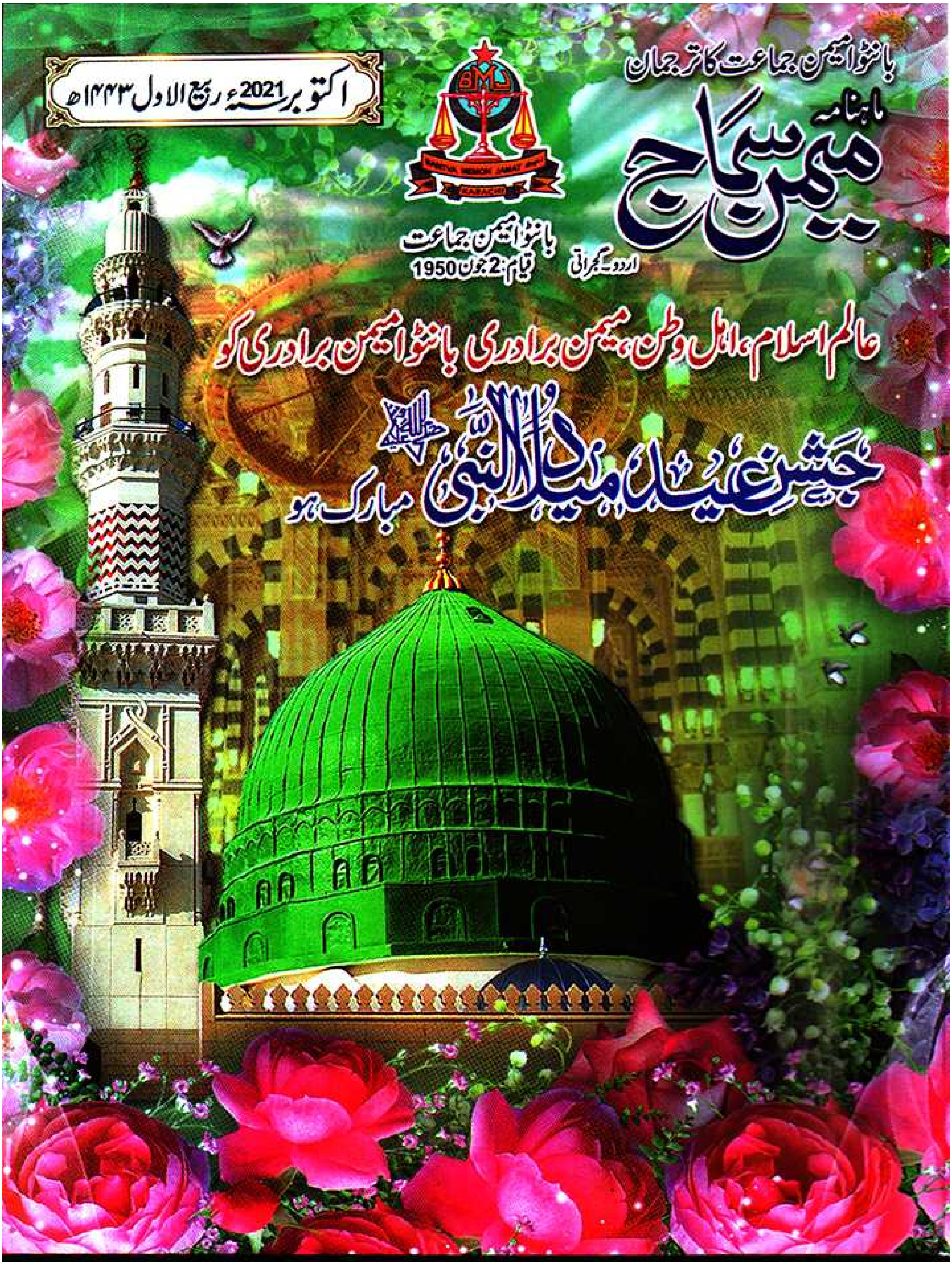
بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان
ماہنامہ
میمن سماج
اردو۔گجراتی
بانٹوا میمن جماعت
قیام: 2 جون 1950
اکتوبر 2021ء ربیع الاول ۱۴۴۳ھ
عالم اسلام، اہل وطن، میمن برادری بانٹوا میمن برادری کو
جشنِ عید میلاد النبی ﷺ
مبارک ہو

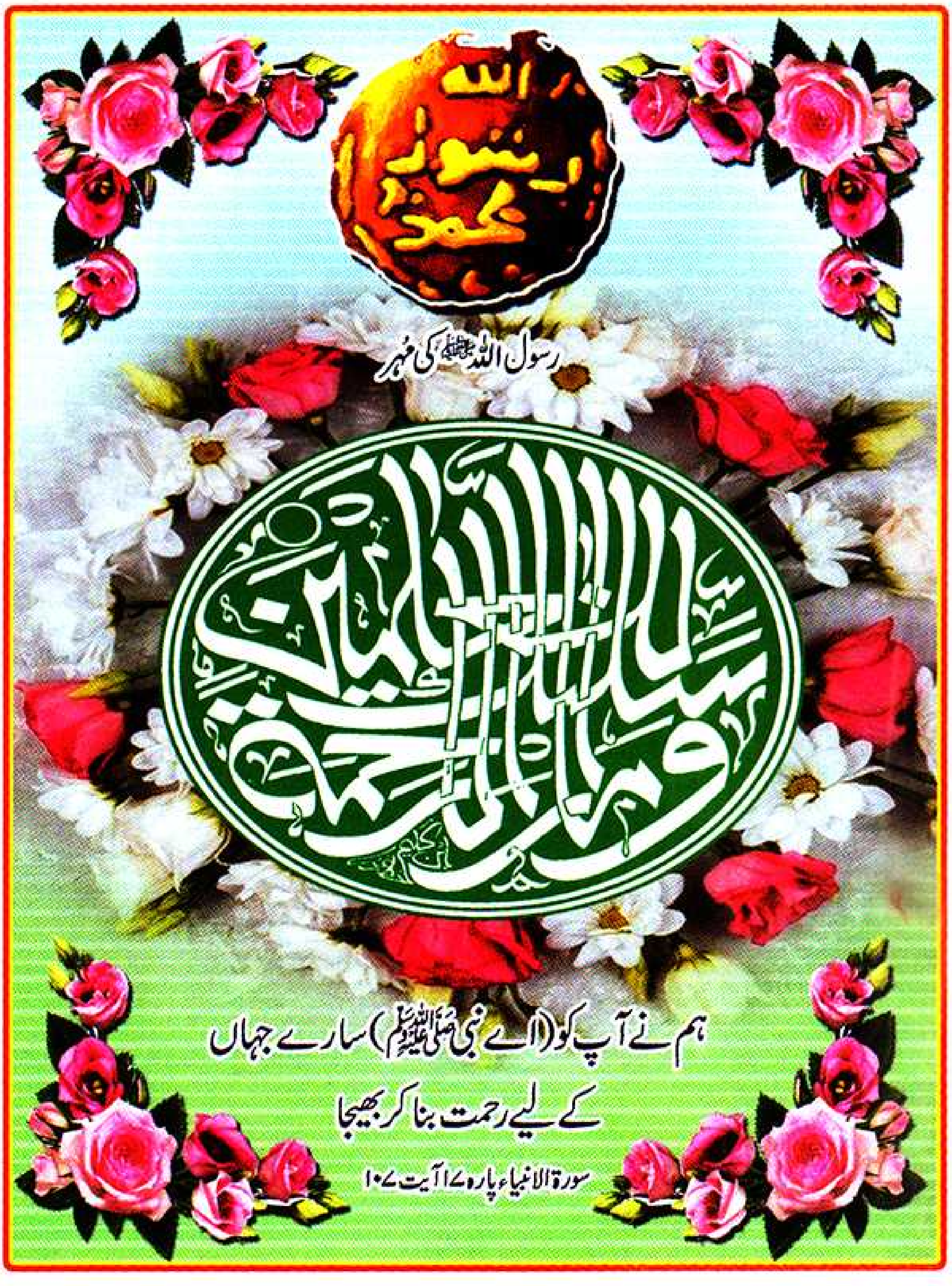
رسول اللہ ﷺ کی مہر
ہم نے آپ کو (اے نبی ﷺ) سارے جہاں
کے لیے رحمت بنا کر بھیجا
سورۃ الانبیاء پارہ ۱۷ آیت ۱۰۷

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

Monthly Memon Samaj Urdu-Gujrati

માસિક મેમણ સમાજ ઉર્દૂ-ગુજરાતી

ماہنامہ

میمن سماج

کراچی

اردو۔ گجراتی

مدیر اعزازی: انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

پبلشر: عبدالجبار علی محمد بدو

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

اکتوبر 2021ء

ربیع الاول ۱۴۴۳ھ

شمارہ: 10

جلد: 66

32768214
32728397

Website : www.bmjr.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

زیرِ نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد ورلجہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ کا شکر احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضور اکرم ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا۔ ہمارے نبی ﷺ نے ساری دنیا کو سادگی کا درس دیا اور خاص طور سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ سادگی کے راستے سے نہ ہٹے۔ سادگی ایمان کی علامت ہے اور عصر حاضر کا اہم تقاضا ہے۔ ہمیں اس معاشرے میں ہر موقع پر چاہے وہ غم کا موقع ہو یا خوشی کا سادگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے راستوں پر اپنی زندگی کو ڈال دیں، دوسروں کے کام آئیں، ان کے دکھ درد کے حصے دار بنیں، سادگی اپنائیں اور دوسروں کو بھی اپنی زندگیاں سادگی سے بسر کرنے کی تلقین کریں۔

برادری کے مخیّر حضرات اس نیک کام میں آگے آکر اپنا کردار ادا کریں۔ سماجی فلاح و بہبود اور معاشرتی رفاہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ضرورت مندوں، غریبوں، مسکینوں، یتیموں، ناداروں محتاجوں اور بیواؤں کی حسب استطاعت سپورٹ اور دادرسی کریں۔ یہ سب کیا ہے؟ یہی تو اسوہ حسنہ حضور اکرم ﷺ ہے۔ جب ہم یہ سب کام کرلیں گے اور ان سرگرمیوں میں اپنا اپنا حصہ بنالیں گے تو ہمارے اقوال و افعال سب رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہوجائیں گے اور پھر امید کی جاسکتی ہے کہ شاید اللہ رب العزت ہماری ان ادنیٰ کوششوں کی وجہ سے اور رسول پاک ﷺ کے نام لیوا ہونے کے سبب شاید بخشش کا سامان فرمادے۔

ملت اسلامیہ بارہ ربیع الاول کو قابل احترام شخصیت اور اس انسان کامل ﷺ کا جشن ولادت مناتی ہے جس کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ نے پوری نوع انسانی کو ہدایت کی راہ دکھائی اور انسانیت کو اس کے شرف سے روشناس کیا۔ دنیا کے تمام مسلمان ہر سال عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم دن نہایت احترام اور بھرپور خوشیوں کے اظہار کے ساتھ مناتے ہیں۔ بے شک حضور اکرم ﷺ کی تمام تر زندگی بنی نوع انسان کے لیے ایک روشن مثال ہے اور یہ آپ ﷺ کی ذات اقدس کا صدقہ ہے کہ صدیوں سے کچلی جانے والی انسانیت کو امن و سلامتی کی ضمانت حاصل ہوئی۔ دنیا میں آپ ﷺ کی تشریف آوری کے باعث انسان جو اندھیری راہوں میں بھٹکا ہوا تھا، ایک روشن اور

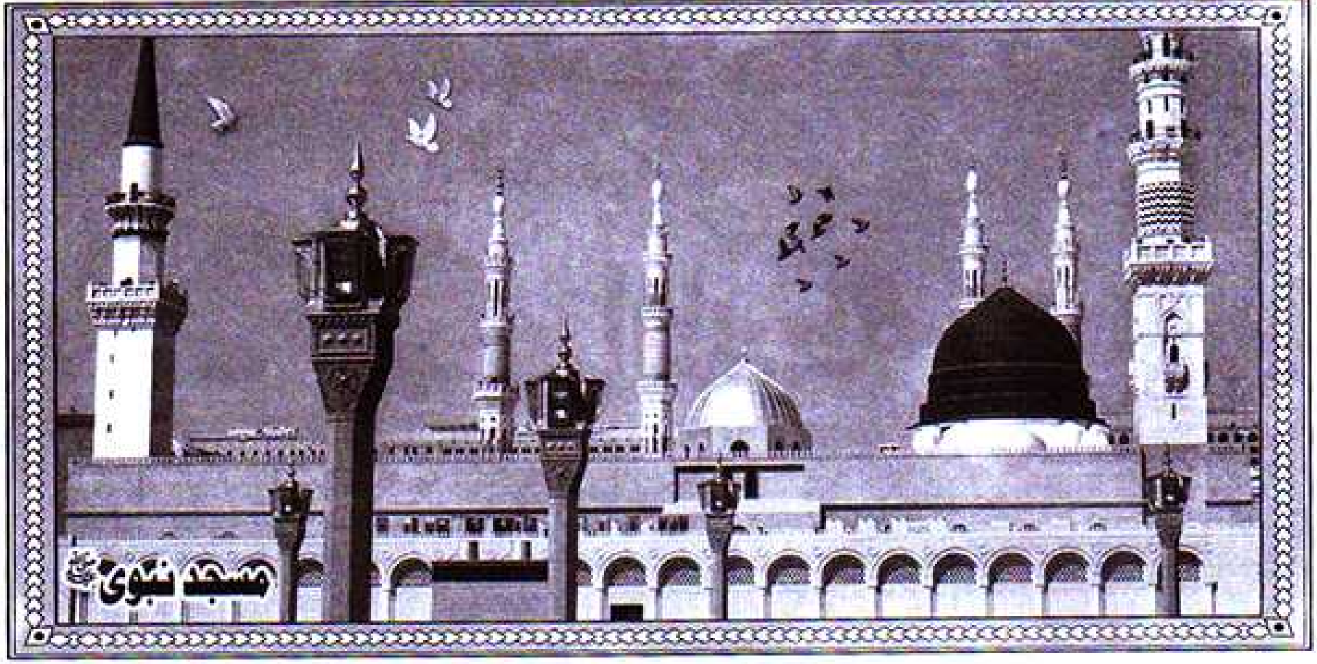

پر امید راہ پر گامزن ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان پر ہم جتنی بھی خوشی کا اظہار کریں کم ہے۔ باری تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی اکرم ﷺ کو دنیا میں بھیج کر نا امیدیوں اور پریشانیوں میں گھرے ہوئے انسان کو زندگی گزارنے کا شعور دیا۔ لیکن آج ہم اردگرد کا جائزہ لیں اور اپنے ضمیر کو ٹٹولیں تو یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب حضور اکرم ﷺ نے ہماری بھلائی اور رہنمائی کے لیے جو راہیں دکھائی تھیں ان سے ہم بھٹک گئے ہیں۔ ہم حضور اکرم ﷺ سے محبت کے دعوے تو کرتے ہیں لیکن اپنے قول و فعل میں حضور اکرم ﷺ کے رہنما اصولوں اور تعلیمات کو ہم نے خود کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اس سے خود ہمارا ذہنی سکون برباد ہو رہا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی چہیتی اور لاڈلی بیٹی حضرت بی بی فاطمہؓ کی شادی کس قدر سادگی سے کی تھی اور جہیز میں کیا دیا تھا۔ اور ہم شادی بیاہ کس طرح کرتے ہیں کہ اس جال سے زندگی بھر نہیں نکل پاتے۔

رسول پاک ﷺ کی یہ سادگی اس وجہ سے نہ تھی کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ نہ تھا۔ نہیں آپ ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا سب کچھ تھا۔ آپ ﷺ عرب میں دین اور دنیا کے بادشاہ تھے۔ آپ ﷺ کی آمدنی اتنی تھی کہ آرام سے امیروں اور بادشاہوں کی طرح رہ سکتے تھے۔ مگر آپ ﷺ جو کچھ خرچ کرتے وہ دوسروں کی بھلائی کے لیے اور اسلام کی ترقی کے لیے کرتے۔ آپ ﷺ اپنی سادہ زندگی سے مسلمانوں کے لیے عملی نمونہ قائم فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین

ادنیٰ خادم

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

نیک خواہشات اور پرخلوص دعاؤں کا طالب

ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ جو مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے پاس خوشی اور مسرت لے کر پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس بندے کو خوش کردے گا۔
(حضور اکرم ﷺ)

☆ اخلاق یہ ہے کہ اچھے اور نیک کام کرے مگر اس کا بدلہ نہ چاہے۔
(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ کسی شخص کے اخلاق وعادات پر اس وقت تک بھروسا نہ کرو جب تک کہ اسے غصے کی حالت میں نہ آزمالو۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆ اگر تو گناہ کرنا چاہتا ہے تو کوئی ایسا مقام تلاش کر جہاں اللہ نہ ہو۔
(حضرت عثمان غنیؓ)

☆ بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم خود نہیں جانتے۔
(حضرت علیؓ)

☆ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

☆ امن کا تعلق خواہش سے نہیں عمل سے ہے۔ (کھتری گرونانک)

☆ ہمیشہ بہادروں کو اپنا رہنما بناؤ، اس لیے کہ بہادروں کی رہنمائی میں قوم کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ (سکندر اعظم)

☆ میرا بہترین استاد میرا اپنا بچہ ہے، جس نے اپنی حرکتوں سے مجھ میں برداشت کا مادہ پیدا کیا۔ (ولیم پیری)

☆ سچائی کی خوبی یہ ہے کہ یہ سادہ لفظوں میں ظاہر ہو کر دل کو فتح کرلیتی ہے۔ (ہومر)

☆ جس طرح ایک چھوٹے دیے کی روشنی بہت دور تک پھیلتی ہے، اسی طرح بری دنیا میں بھلائی دور تک چمکتی ہے۔ (شیکسپیئر)

☆ شکر گزاری نہایت مہذب لوگوں کا شیوہ ہے۔ (سموئیل جانسن)

☆ سمندر کی تعریف کرو لیکن اپنے پاؤں زمین پر ہی رکھو۔ (ہربرٹ)

☆ سب سے زیادہ سکھی معاشرہ وہ ہے، جس میں ہر شخص دوسرے کے لیے دلی احترام کا جذبہ رکھتا ہو۔ (گوئٹے)

☆ آپ خوش ہوں یا غم زدہ، تکلیف اور مصیبت سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ آپ کے پاس وقت نہ ہو۔ (بنجمن فرینکلن)

☆ آج کو کل پر مت ٹالو۔ کل کبھی نہیں ہوتی۔ (نپولین بوناپارٹ)

☆ جب لوگ میری ہاں میں ہاں ملا رہے ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ ضرور مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ (آسکر وائلڈ)

☆ اگر تم ایسی باتیں سنو جو تم کو ناگوار معلوم ہوں تو یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ کہیں یہ صحیح تو نہیں۔ (کنفیوشس)

☆ لگن اور اعتماد انسان کو کامیابی سے ہمکنار کردیتے ہیں۔ (ہٹلر)

☆ میں نے زندگی میں ثابت قدمی کا درس ماں سے سیکھا ہے۔
(کانٹ)

☆ وقت بدل جانے پر لوگوں کی نظریں بدل جاتی ہیں۔ (برنارڈ شا)

☆ تحفہ دینے والے کا دل تحفے کو زیادہ پیارا اور قیمتی بنادیتا ہے۔
(لوتھر)

حمد باری تعالیٰ

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

صدق احساس کی دولت مرے مولا! دے دے
غم امروز بھلا دے غم فروا دے دے

دھن کچھ ایسی ہو، فراموش ہو اپنی ہستی!
دل دیوانہ و سودائی و شیدا دے دے

اپنے میخانے سے اور دست کرم سے اپنے
دونوں ہاتھوں میں مرے ساغر و مینا دے دے

کھول دے میرے لیے علم حقیقت کے در
دل دانا، دل بینا، دل شنوا دے دے

قول میں رنگ عمل بھر کے بنادے رنگیں
لب خاموش بناکر دل گویا دے دے

دل بے تاب ملے دیدہ پر آب ملے
تپ آتش مجھے دے دے نم دریا دے دے

درد دل سینہ میں رہ رہ کے ٹھہر جاتا ہے
جو نہ ٹھہرے مجھے وہ درد خدایا دے دے

نعت ﷺ

علامہ مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

پھر پیش نظر گنبد خضرا ہے حرم ہے
پھر نام اللہ روضہ جنت میں قدم ہے

پھر شکر اللہ سامنے محراب نبی ﷺ ہے
پھر سر ہے مرا اور ترا نقش قدم ہے

محراب نبی ﷺ ہے کہ کوئی طور تجلی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

پھر منت دربان کا اعزاز ملا ہے
اب ڈر ہے کسی کا، نہ کسی چیز کا غم ہے

پھر بارگاہ سید کونین ﷺ میں پہنچا
یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے

یہ ذرہ ناچیز ہے خورشید بداماں
دیکھ ان کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و چشم ہے

ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر
کم ہے بخدا ان کی عنایت سے کم ہے

مرے دل میں ہے یاد محمد ﷺ

سکندر لکھنوی

مرے دل میں ہے یاد محمد مرے ہونٹوں پہ ذکر مدینہ
تاجدار حرم کے کرم سے آگیا زندگی کا قرینہ

دل شکستہ ہے میرا تو کیا غم اس میں رہتے ہیں شاہ دو عالم
جب سے مہماں ہوئے ہیں وہ دل میں دل مرا بن گیا ہے مدینہ

میں غلام غلامان احمد میں سگ آستان محمد
قابل فخر ہے موت میری قابل رشک ہے میرا جینا

ہر خطاء پر مری چشم پوشی ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
مجھ گنہگار پر کس قدر ہیں مہرباں تاجدار مدینہ

مجھ کو طوفاں کی موجوں کا کیا ڈر وہ گزر جائے گا رخ بدل کر
نا خدا ہیں مرے جب محمد کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ

ان کے چشم کرم کی عطا ہے مرے سینے میں ان کی ضیاء ہے
یاد سلطان طیبہ کے صدقے مرا سینہ ہے مثل نگینہ

چل مدینے کو چل غم کے سارے زندگی کو ملیں کے سہارے
آگیا ہے حرم سے بلاوا کوچ کرتے ہیں سوئے مدینہ

دولت عشق سے دل غنی ہے مری قسمت رشک سکندر
مدحت مصطفےٰ کی بدولت مل گیا ہے مجھے یہ خزینہ

Mr. M. Najib Abdul Aziz Balagamwala

جناب نجیب عبدالعزیز بالاگام والا

صدر بانٹوا میمن جماعت کراچی

اسلام دین فطرت ہے۔ یہ زندگی کے ہر معاملے میں فطرت انسانی پر قائم رہنے کا حکم دیتا ہے چاہے وہ خوشی کا موقع ہو یا غمی کا عید ہو یا شب برات یا محرم الحرام یا پھر عید میلاد النبی ﷺ... اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں سادگی اور میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تو اللہ کے حبیب ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ چاہتے تو آپ ﷺ کے ایک اشارے اور ایک فرمائش پر ساری دنیا کے خزانوں کے منہ کھل جاتے۔ آپ ﷺ نے ساری دنیا کے سامنے سادگی کا جو عملی مظاہرہ کیا بعد میں اسی کی امت مسلمہ نے بھی پیروی کی۔ خلافت راشدہ تک یہ سادگی اور رسول کریم ﷺ کی مکمل تقلید برقرار رہی مگر اس کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں نے اس راستے سے الگ ہونا شروع کر دیا جو ان کے آقا ﷺ کا راستہ تھا۔ وہ ان تعلیمات کو فراموش کر بیٹھے جو اسلام کا فخر اور سرمایہ عظیم تھیں۔

ہم ایک اسلامی معاشرے کے رکن ہیں۔ ہمیں اس معاشرے میں ہر موقع پر چاہے وہ غم کا موقع ہو یا خوشی کا سادگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ بلاشبہ آج کل کے اس مہنگائی اور معاشی مشکل دور میں اگر ہم اپنے پیارے رسول کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں اور سادگی کو اختیار کریں تو سب کچھ آسان ہو جائے۔ ہر مشکل کا خاتمہ ہو جائے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا ہوگا۔ اپنی ذہنی فراست کو بیدار کرنا ہوگا اور یہ دریافت کرنا ہوگا کہ سچ اور حق کیا ہے، سیدھا اور سچا راستہ کونسا ہے اور کس راستے پر چلنے میں کامیابی ہے۔

جب ہم اپنے سوالوں کے جواب پالیں گے تو پھر کوئی مشکل باقی نہیں رہے گی۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ہمیشہ نیکی کے راستے پر چلنے اور بدی کے راستے سے بچنے کا درس دیا۔ بلاشبہ یہ وہ راستہ ہے جس پر چلنے والوں کی راہ میں کوئی مشکل حائل نہیں رہتی۔ ہم آج کل دیکھ رہے ہیں کہ ہم ہمہ وقت مشکلات اور دکھوں کا رونا روتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے شکوے بھی کرتے ہیں۔ یہ کس قدر ناسمجھی کی بات ہے کہ جب ہمارے لیے نبی آخرالزماں ﷺ کی تعلیمات بھی موجود ہیں اور قرآن کی صورت میں فائنل دستور بھی۔ تو پھر ہمیں کسی اور طرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہماری راہ نمائی کے لیے ہمارا اللہ، ہمارا پیارا رسول ﷺ اور ہمارا قرآن ہی کافی ہے کہ جس کی تعلیمات کے عمل میں ہمارے لیے فلاح بھی ہے اور سلامتی بھی۔ ہمارے بزرگوں اور دوستوں کو سوچنا چاہیے جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہم جس ہستی کی ولادت کا جشن منا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے سادگی کو عین عبادت بتایا ہے۔ لہٰذا سادگی اپنائیں، دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں، اپنے گھروں میں، پڑوسیوں میں، عزیز واقربا میں سب جگہ سادگی کا عملی نمونہ پیش کریں۔ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہوسکیں۔ رسول پاک ﷺ ہمیشہ سادہ صاف کپڑے پہنتے تھے۔

جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی

Mr. M. Hanif M. Qasim Machiyara Khanani

سینئر نائب صدر اول بانٹوا میمن جماعت کراچی

ملت اسلامیہ بارہ ربیع الاول کو حضور اکرم ﷺ کا جشن ولادت مناتی ہے۔ جس کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ نے پوری نوع انسانی کو ہدایت کی راہ دکھائی۔ دنیا کے تمام مسلمان ہر سال عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم اور معتبر دن نہایت عقیدت واحترام اور بھرپور خوشیوں کے اظہار کے ساتھ مناتے ہیں۔ بے شک حضور اکرم ﷺ کے تمام تر حیات مبارکہ بنی نوع انسان کے لئے روشن مثال ہے۔ آپس میں ہم سب بھائی بھائی بن جائیں اپنے سارے اختلافات بھلادیں۔ بڑوں اور بزرگوں کا احترام کریں۔ بچوں پر شفقت کریں اور اس کردار عمل کا اظہار کریں کہ سارے پاکستان پر، سارے عالم اسلام پر رحمتوں کی بارش ہو۔

حضور اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہمیشہ سادگی کو اپنایا اور سادگی کی تلقین کی۔ ہمیں بھی اپنی شادی بیاہ کی تقریبات میں سادگی کو شعار بنانا چاہیے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک ہم نے اسوۂ رسول ﷺ کو مشعل راہ بنائے رکھا ہماری سربلندی وسرفرازی کا سورج ہر طرف چمکتا رہا۔ آیئے ہم عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر عہد کریں کہ اپنی عملی زندگی کو تعلیمات رسول ﷺ کے مطابق ڈھالیں گے۔ بلاشبہ ذلت و رسوائی سے نجات کا واحد راستہ قرآن وسنت پر عمل کرنے پر ہی ہے۔ آیئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اس ماہ مبارک مہینے میں ہم ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جائیں اور اپنی اسلامی مملکت سے وفا کریں اور ملک اور اپنی میمن برادری کی مخلصانہ خدمت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق اور ہمت عطا فرمائے (آمین)۔

حضور اکرم ﷺ کا ہر گوشہ اور ہر پہلو ہمارے سامنے موجود ہے۔ آپ ﷺ نے انسانیت کو جو حیات افزا پیغام دیا وہ قرآن حکیم کی شکل میں زندہ جاوید ہے۔ یہی عید میلاد کا پیغام ہے اور اسی میں ہم سب کی نجات ہے۔ اگر آج کے مسلمان تعلیمات اسلامی کو اپنی زندگیوں میں شامل کرلیں تو انہیں موجودہ مسائل سے نجات مل جائے گی۔ دین ودنیا میں فلاح وکامرانی حاصل کرنے کے لئے تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ حضرت محمد ﷺ دراصل سردار اعظم تھے۔ انہوں نے اہل عرب کو درس اتحاد سکھایا اور ان کی باہمی تنازعات اور جھگڑے ختم کیے تھوڑی مدت میں آپ ﷺ کی امت نے نصف دنیا فتح کر لی۔ پندرہ سال کے عرصے میں لوگوں کی بڑی تعداد بتوں اور چھوٹے دیوتاؤں کی پرستش سے تائب ہوگئی اور مٹی کے بتوں اور دیوتاؤں کو مٹی میں ملا دیا گیا۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ محض محمد ﷺ کی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے کے سبب انجام پایا رسول اکرم ﷺ محسن انسانیت ہیں، آپ ﷺ کی حیات مبارکہ تمام انسانوں کے لیے امن وآشتی وعفو ودرگزر، رواداری کے حوالے سے مشعل ہدایت ہے۔ آپ ﷺ نے احترام انسانیت کی زندہ مثال پیش کی اے مسلمانوں! میں تم میں دین وہدایت چھوڑ دے جارہا ہوں جب تک تم ان کو پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

جناب محمد سلیم محمد صدیق بکیا

Mr. M. Saleem H. Siddique Bikiya

سینئر نائب صدر دوم بانٹوا میمن جماعت کراچی

اگر ہم اپنے پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنی عملی زندگی میں شامل کرلیں تو کیا کہنے۔ آپ ﷺ نے دوسروں کے ساتھ بھلائی کی ہمیں بھی کرنی چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ نے کبھی کسی کی دل آزاری نہیں فرمائی ہمیں بھی نہیں کرنی چاہیے۔ موجودہ دور میں اپنی میمن برادری میں شادی بیاہ کے موقع پر جس نام ونمود کا اظہار کرتے ہیں اور جو بے جا اسراف کرتے ہیں وہ بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے ہم نے حضور اکرم ﷺ کی سادگی اور کفایت شعاری کو یکسر نظرانداز کردیا ہے۔ عیش وعشرت، بناوٹ اور دکھاوے میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ اس سے ذہنی سکون برباد ہوجاتا ہے۔

میری اپنی بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری کے بزرگوں اور دوستوں سے گزارش ہے کہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہم جس ہستی کو ولادت کا یہ جشن منا رہے ہیں۔ ہمیں اپنی عملی زندگی میں سادگی کا نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہوسکیں۔ اپنی سماجی زندگی میں سادگی اپنا کر حضور اکرم ﷺ سے اپنی دلی محبت وعقیدت کا اظہار کریں۔ الغرض آنحضرت ﷺ کی ذات کامل و اکمل تھی۔ گویا آپ ﷺ مجموعہ صفات تھے۔ آپ ﷺ کے اخلاق عظیمہ وکریمہ کا شاہد خود قرآن پاک ہے۔ آپ کا ہر عمل ہمارے لئے مشعل راہ اور سرمایہ حیات ہیں۔

آپ ﷺ کی تمام صفات زہد وقناعت، صبر وشکر، امانت و دیانت، تواضع وشجاعت، ایثار وتحمل جود وسخا، سیرت وصورت، صداقت و شرافت، شرم وحیا، رحم وکرم، اظہر من الشمس ہیں۔ آج بھی اگر انسان آپ ﷺ کی روشن اور تابندہ تعلیمات کی روشنی میں زندگیاں گزارنے کا فیصلہ کرلیں تو معاشرے کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حضور اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگر ہم حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کو اپنالیں تو ہماری دنیا بھی سنور سکتی ہے اور آخرت بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔ نبی کریم ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل اور آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کی جائے۔ دنیا اور آخرت کی کامرانیاں اسی کے نتیجے میں ملتی ہیں۔ دور اول کے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات پر حقیقی معنوں میں عمل کیا تو اللہ نے انہیں دنیا کی امامت اور قیادت کے منصب پر فائز کردیا۔ مدینے میں بھی شروع میں آپ کو بڑی پریشانیوں کا سامان کرنا پڑا۔ مگر آخر میں اللہ میاں نے آپ ﷺ کو اپنے کام میں کامیاب کردیا۔ وہ یہ کہ سارے عرب نے آپ کی تعلیمات کو مان لیا۔ ہمیں اب یہ عہد کرلینا چاہیے کہ آئندہ ہم اسوۂ نبوی ﷺ پر عمل کرکے اپنے حال کو اپنے ماضی اور اپنے مستقبل کو اپنے حال سے بہتر بنائیں گے اور اس انداز سے زندگی بسر کریں گے کہ ایک بار پھر دنیا کی امامت ہمارے ہاتھوں میں آجائے۔

جناب محمد ارشد محمد ادریس جانگڑا

جونیئر نائب صدر اول بانٹوا میمن جماعت کراچی

Mr. M. Arshad M. Idrees Jangda

نبی آخر الزماں ﷺ کے کردار کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ساری زندگی سادگی اختیار کی۔ امت مسلمہ کو بھی سادگی کا درس دیا اور خود بھی اس کا عملی نمونہ بن کر دکھایا اس طرح ہمیں ایک مجموعی معاشرتی اور سماجی زندگی گزارنے کا سلیقہ اور ڈھنگ عطا کیا اس پر عمل کر کے ہم دنیا میں بالخصوص معاشرتی شعبے کے حوالے سے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ رحم دل اور شفیق انسان تھے۔ نبی مکرم ﷺ سادہ مزاج تھے سادگی کو پسند فرماتے تھے۔ کیا ہم نے بھی سادگی اختیار کرنے کی کوشش کی ہے؟

اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی چہیتی اور لاڈلی لخت جگر بیٹی حضرت فاطمہ الزہرہؓ کی شادی نہایت سادگی سے کی تھی جس میں نہ رسوم و رواج کی زنجیریں تھیں اور نہ معاشرتی وسماجی ضوابط کی رکاوٹیں... کیا ہم بھی اپنی بچیوں کی شادی کے موقع پر یہی سادگی اختیار کرتے ہیں؟ ہم شادی بیاہ کس طرح کرتے ہیں اور جہیز کے نام پر کس طرح معاملات کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں اور دوستوں کو سوچنا چاہیے جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہم جس ہستی کی ولادت کا جشن منا رہے ہیں اس نے سادگی کو عین عبادت بتایا ہے۔ لہٰذا سادگی اپنائیں، دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں، اپنے گھروں میں، پڑوسیوں میں، عزیز اقرباء میں سب جگہ سادگی کا عملی نمونہ پیش کریں۔

نیکی اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہوسکیں۔ ہم سب ایسے نبی اکرم ﷺ کے پیروکار ہیں جس نے ساری دنیا کو امن وسلامتی کا درس دیا۔ دشمن کو معاف کرنے کی تعلیم دی، صبر اور شکر کو اپنا شعار بنائے رکھنے کی نصیحت کی اور سچ بولنے، جھوٹ سے بچنے کا حکم دیا۔ اگر ہم صرف ان بنیادی تعلیمات کو اپنالیں تو ہماری دنیا بھی سنور سکتی ہے اور آخرت بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے (آمین)۔

کھانا ہمیشہ سادہ کھاتے۔ آپ ﷺ کی روز کی غذا جو کی روٹی تھی اور وہ بھی کبھی پیٹ بھر کر نہ کھائی، اس لئے کہ آپ ہمیشہ بھوکوں کو کھلاتے اور خود بھوکے رہتے۔ آپ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہؓ جب آپ ﷺ کے انتقال کے بعد کھانا کھاتیں تو رو دیتیں۔ حضرت عائشہؓ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول پاک ﷺ نے اپنی عمر میں پیٹ بھر کر کبھی کھانا نہ کھایا۔ آپ کے سامنے جو کھانا موجود ہوتا اسے کبھی برا نہیں کہتے۔ اگر آپ کو پسند نہ ہوتا تو چھوڑ دیتے۔ کھجور اور شہد آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ رہنے سہنے میں ہمیشہ صفائی رکھتے تھے۔

رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں جامعیت اور تکمیل کی ایسی شان ہے کہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لئے اس میں رہنمائی کا سامان موجود ہے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے عمل مبارک سے اپنی تمام تعلیمات کے نمونے بھی پیش کیے ہیں۔ خوش اخلاقی انسان کی بنیادی صفات میں سے ایک انتہائی اہم صفت ہے۔ رسول اکرم ﷺ خوش اخلاقی کا مکمل نمونہ تھے۔ آپ ﷺ بڑوں کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹوں پر شفقت کرتے تھے۔ ضرورت مندوں کو ترجیح دیتے تھے اور اجنبی مسافر کی خبر گیری کرتے تھے۔

جناب محمد اعجاز رحمت اللہ بھرم چاری

Mr. M. Aijaz Rehmatullah Bharamchari

جونیئر نائب صدر دوم بانٹوا میمن جماعت کراچی

عید میلاد ﷺ کی خوشیاں پوری برادری اور عالم اسلام کو مبارک ہوں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور قرآن کے ابدی اصول کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ایک ایک شعبہ میں رائج کیا جائے۔یہی عید میلاد النبی ﷺ کا پیغام ہے اور اسی میں ہم سب کی نجات ہے۔لیکن آج ہم اپنے اردگرد کا جائزہ لیں اور اپنے ضمیر کو ٹٹولیں تو یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے ہماری بھلائی اور رہنمائی کے لئے جو راہیں دکھائی تھیں ان سے ہم دور ہو گئے ہیں۔

ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ ذکر رسول ﷺ کو صرف شیوہ زبان ہی نہیں بنائیں گے بلکہ اپنی انفرادی اور اجتماعی سیرت و کردار کے ہر گوشے میں تعلیمات رسول ﷺ سے عملی رہنمائی حاصل کریں گے۔سماجی زندگی میں سادگی اپنا کر رسول پاک ﷺ سے اپنی دلی محبت وعقیدت کا اظہار وقت کی اہم ضرورت ہے۔ہادی اعظم حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات نے پوری انسانیت کا رخ بدل ڈالا اور کرہ ارض پر حریت ومساوات کا نیا سورج طلوع ہوا۔کالے گورے اور عربی وعجمی کی تفریق ختم ہو کر اقوام مکمل اخوت اور وحدت کے روح پرور رشتہ میں جڑ گئیں۔آنحضرت ﷺ کی عظیم شخصیت کا ہر گوشہ اور ہر پہلو ہمارے سامنے موجود ہے۔آپ ﷺ نے انسانیت کو جو حیات افزا پیغام دیا، وہ قرآن حکیم کی شکل میں زندہ جاوید ہو چکا ہے۔بزرگوں اور دوستوں سے گزارش ہے کہ جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہم جس ہستی کی ولادت کا یہ جشن منا رہے ہیں اسی نے سادگی کو عین عبادت قرار دیا ہے۔لہٰذا خود بھی سادگی اپنائیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں، اپنے گھروں میں، پڑوسیوں میں، عزیز اقرباء میں سب جگہ سادگی کا عملی نمونہ پیش کریں۔

نیکی اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہو سکیں۔اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔اس نبی محترم نے دنیا کو ایک اللہ کا پیغام دیا، اس کی کتاب دی اور پھر خود اپنے کردار، سیرت اور تعلیمات سے دنیا کے لیے ایک ایسا مکمل نمونہ پیش کر دیا کہ جو رہتی دنیا تک بھٹکتی ہوئی انسانیت کی فلاح کا باعث بنا رہے گا۔

رسول اکرم ﷺ نے تو اپنا کام مکمل کر دیا مگر اس کے بعد آپ ﷺ کے امتیوں پر یہ ذمے داری دی آ گئی کہ وہ ایک اللہ، ایک قرآن اور نبی پاک ﷺ کی تعلیمات اور پیغام کو ساری دنیا میں عام کریں۔آج کے دور میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنے تمام مسائل کے حل کے لیے قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کریں۔اپنی بے چینیوں، بے قراریوں اور بے تابیوں کے حل کے لیے رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات سے سپورٹ حاصل کریں۔امن وامان اور دل کی خوشی کے حصول کے لیے رسول پاک ﷺ کی سیرت طیبہ سے بڑھ کر اور بھلا کیا نعمت ہو سکتی ہے۔

Mr. Anwar Haji Kassam Kapadia

جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت کراچی

ماہ ربیع الاول کا مقدس اور متبرک مہینہ ہے۔ ہر طرف رحمت ہے۔ اس مہینے میں نبی پاک ﷺ کے امتی خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں۔ بے شک خاتم الانبیا ﷺ کی ولادت کا مہینہ بڑا مبارک، باسعادت اور برکتوں والا ہے۔ ہمیں حضور اکرم ﷺ کی ولادت کا جشن نہایت شایان شان طریقے سے منانا چاہئے۔ مگر دوسری جانب حضور اکرم ﷺ کی زندگی ہمیں سادگی کا درس دیتی ہے۔ آپ ﷺ خود سادہ رہے، آپ ﷺ کے تمام رفقاء وصحابہ کرامؓ سب نے آپ ﷺ کی ہدایات کے مطابق سادگی سے زندگی بسر کی اور دنیا کے سامنے سادگی کا وہ نمونہ پیش کیا جو رہتی دنیا تک نہیں پیش کیا جا سکے گا۔

آپ ﷺ کی معاشرتی اور سماجی حیات مبارکہ سادگی کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دی۔ خود بھوکے رہے مگر دوسروں کا پیٹ بھروایا۔ خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو آرام پہنچایا۔ اگر ہم اپنے پیارے نبی اکرم ﷺ کے طریقے کو اپنی عملی زندگی میں شامل کرلیں تو کیا کہنے؟ آپ ﷺ نے دوسروں کے ساتھ جس طرح بھلائی کی، اسی طرح ہمیں بھی کرنی چاہیے۔

آپ ﷺ جس طرح برائی سے دور رہے، اسی طرح ہمیں بھی رہنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے کبھی کسی کی دل آزاری نہیں فرمائی، اسی طرح ہمیں بھی نہیں کرنی چاہئے۔ غرض آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے کسی بھی پہلو کو دیکھیں، اس میں دنیا کے لئے ایک نمونہ ہے، ایک سبق ہے جس پر ہم سب کو عمل کرنا چاہیے۔ آج ہم اپنی برادری میں شادی بیاہ کے موقع پر جس نام و نمود کا اظہار کرتے ہیں اور جو بے جا اسراف کرتے ہیں وہ بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے۔

ہم نے رسول پاک ﷺ کی سادگی کی ہدایات کو بالکل نظر انداز کردیا ہے اور عیش و عشرت، بناوٹ اور دکھاوے میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ حضور پاک ﷺ عورتوں اور بچوں پر سب لوگوں سے زیادہ رحم دل تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ تمام عالم کے لیے قابل تقلید ہے۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ از ابتدا تا انتہا ایک کھلی ہوئی کتاب ہے جس کا ہر کوئی مطالعہ کرسکتا ہے اور رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔

آپ ﷺ کی زندگی کے کسی دور کا حال پوشیدہ نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا معمولی سے معمولی واقعہ بھی مستند ذرائع اور عینی شاہدوں کے ذریعے تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ یہ واقعات ہر طبقے کے انسان کے لیے اس کی زندگی کے ہر شعبے میں مشعل ہدایت کا کام دے سکتے ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کی یہ خصوصیت بھی قابل غور ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات کو پیش کرنے سے پہلے خود ان پر عمل کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ آپ کی عملی زندگی کا ہر گوشہ نمایاں ہے بلکہ آپ ﷺ کی تعلیمات عملی نمونہ ہے کہ جب آپ ﷺ کی عملی زندگی سے اس کا ثبوت ملتا ہے جسے شرعی اصطلاح میں سنت نبوی ﷺ کہا جاتا ہے اور چونکہ شریعت میں سنت نبوی ﷺ کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات ہمارے لئے رہنمائی اور نجات کا ذریعہ ہیں۔

جناب فیصل محمد یعقوب دیوان

جوائنٹ سیکریٹری اول بانٹوا میمن جماعت کراچی

Mr. Faisal M. Yaqoob Diwan

بانٹوا میمن برادری، میمن برادری اور عالم اسلام کو عید میلاد ﷺ کی خوشیاں مبارک ہوں۔ پس حب نبی ﷺ کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کی عزت ہمارے دل میں ہو اور ہم آپ ﷺ کے احکامات کو دل سے تسلیم کریں، ان کی قبولیت اور تعمیل میں ذرا بھی تامل نہ کریں۔ تاج دار انبیا ﷺ کا ذکر خیر ہماری زبان پر جاری رہے۔ ہر مسلمان وہ آپ ﷺ کی آل سے محبت کرے۔ مہاجرین و انصار سے محبت رکھنا، حب نبی ﷺ ہے۔ صحابہ اور خلفائے راشدین کے راستے پر چلنا عین محبت رسول ﷺ ہے۔

عدل اور معاشرے سے ظلم و بدامنی کے خاتمے کا یہ وہ فلسفہ ہے، جو ہمیں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عطا کیا ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ ہمارے لیے مینارہ نور اور مشعل راہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آج معاشرے سے ظلم و بدامنی، دہشت گردی اور لاقانونیت کے خاتمے کے لیے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی سنہری تعلیمات پر عمل کیا جائے، انہیں نافذ العمل بنایا جائے کہ درحقیقت یہی مظلوموں کی دادرسی، عدل کی بالادستی، معاشرے سے ظلم و بدامنی اور لاقانونیت کے خاتمے کا موثر اور یقینی ذریعہ ہے۔

اس حوالے سے دین کی اتباع اور اسوہ نبوی ﷺ کی پیروی ہی ہمارے نجات کی کلید اور دین و دنیا کی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ محسن انسانیت، حضرت محمد ﷺ نے دین اسلام کی دعوت اور اس کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ عدل و مساوات، انسانی عزت و وقار کی بحالی، امن کے قیام، ظلم کے خاتمے اور مظلوموں کی دادرسی (سپورٹ) کو بنیادی اہمیت دی۔

آپ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری اور بعثت سے ایک مثالی اور مہذب دور کا آغاز ہوا، جس میں عدل و مساوات کے قیام، ظلم و بدامنی کے خاتمے اور مظلوموں کی دادرسی کو بنیادی اہمیت دی گئی۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے اور نام و نمود کی خاطر دوسروں پر رعب جھاڑنے کی خاطر وہ راستے استعمال کئے ہیں جو اسلامی تعلیمات اور رسول پاک ﷺ کی تعلیمات و ہدایات کے سراسر خلاف ہیں اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے راستے سے انحراف کر کے ہم نہ صرف روز قیامت رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے محروم ہوں گے بلکہ دنیا میں بھی رسوائی اور ذلت ہمارا مقدر بن جائے گی۔ ہم ایک اسلامی معاشرے کے رکن ہیں۔

ہمیں اس معاشرے میں ہر موقع پر چاہے وہ غم کا موقع ہو یا خوشی کا، سادگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے راستوں پر اپنی زندگی کو ڈال دیں، دوسروں کے کام آئیں، ان کے دکھ درد کے حصے دار بنیں، سادگی اپنائیں اور دوسروں کو بھی اپنی زندگیاں سادگی سے بسر کرنے کی تلقین کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

جناب محمد شہزاد ایم ہارون کوٹھاری

جوائنٹ سیکریٹری دوم بانٹوا میمن جماعت کراچی

Mr. M. Shahzad M. Haroon Kotharri

آپ سب کو عید میلاد النبی ﷺ کی خوشیاں مبارک ہوں۔ مظلوموں کی داد رسی، کمزوروں محتاجوں اور مفلوک الحال طبقے کی اعانت کے حوالے سے محسن انسانیت ﷺ کی حیات طیبہ اور اسوۂ حسنہ کو ایک خاص امتیاز اور اہمیت حاصل ہے۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ نے بعثت نبوی ﷺ کے اس اہم اور تاریخی موڑ پر، جب آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی، آپ ﷺ کی تائید اور حوصلہ افزائی کے طور پر جو کلمات کہے، وہ آپ ﷺ کی شخصی عظمت، انسان دوستی اور مظلوموں کی دادرسی کے حوالے سے آپ ﷺ کی صفت رحمۃ للعالمین کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ہم درحقیقت بے راہ روی کی روش پر چل پڑے ہیں جس کی وجہ سے ہماری معاشرتی اصلاح کی جو بھی کوششیں انفرادی یا اجتماعی طور پر کی جارہی ہیں، ان میں خاطر خواہ کامیابی نہیں مل پارہی۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ ذکر رسول ﷺ کو صرف شیوہ زبان ہی نہیں بنائیں گے بلکہ اپنی انفرادی اور اجتماعی سیرت و کردار کے ہر گوشے میں تعلیمات رسول ﷺ سے عملی رہنمائی حاصل کریں گے۔

آنے والا وقت بہت سخت ہوگا۔ ہمیں موجودہ اکیسویں صدی کے چیلنج کے لئے تیار رہنا ہے اور حالات کے مطابق اپنے آپ کو اس طرح بدلنا ہوگا کہ ہماری اسلامی اور معاشرتی اقدار متاثر نہ ہوں۔ اس کا سب سے آسان اور موثر حل یہ ہے کہ ہم صرف ''سادگی'' اپنائیں، سادگی بانٹیں اور سادگی کی تبلیغ کریں اور حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں اور اپنے دلوں میں عشق مصطفی ﷺ پیدا کریں۔ ماہ ربیع الاول شریف کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارک کا مہینہ ہے۔

اس ماہ مقدس میں بڑے عقیدت واحترام کے ساتھ عالم اسلام میں حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے تذکرے کئے جاتے ہیں۔ یہ ماہ حضور ﷺ کے نام لیواؤں کے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کا حامل ہوتا ہے۔ جس طرح ماہ رمضان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی عظمت و شان کے طفیل و دیگر مہینوں پر انفرادیت اور امتیاز عطا فرمایا، اسی طرح ماہ ربیع الاول کے امتیاز اور شان کی بدولت کی وجہ بھی اس میں صاحب قرآن ﷺ کی تشریف آوری ہے۔ یہ ماہ مبارک بلاشبہ حضور نبی کریم ﷺ کے ولادت باسعادت کی نسبت سے ایک انفرادی حیثیت کے ساتھ سال کے جملہ مہینوں پر نمایاں فضیلت اور امتیاز رکھتا ہے۔ جس طرح ہر ماہ کی انفرادیت اور فضیلت کی ایک جداجہت ہے، اسی طرح ہر شہر ہر علاقے اور ہر دن کی اپنی اپنی امتیازی صفات اور خصوصیات ہیں۔ عالم انسانیت کے لیے سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ اس لیے اہم ہے کہ آپ ﷺ کی عظیم ترین شخصیت جامع تھی۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کا ہر دور، ہر عمر اور ہر طبقے کے لیے مشعل ہدایت ہے۔ اس مختصر پیغام میں سیرت نبوی ﷺ کے ہر گوشے کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت کے ہر گوشے کو بیان کرنے کے لیے وسیع مطالعہ اور علمیت درکار ہے۔

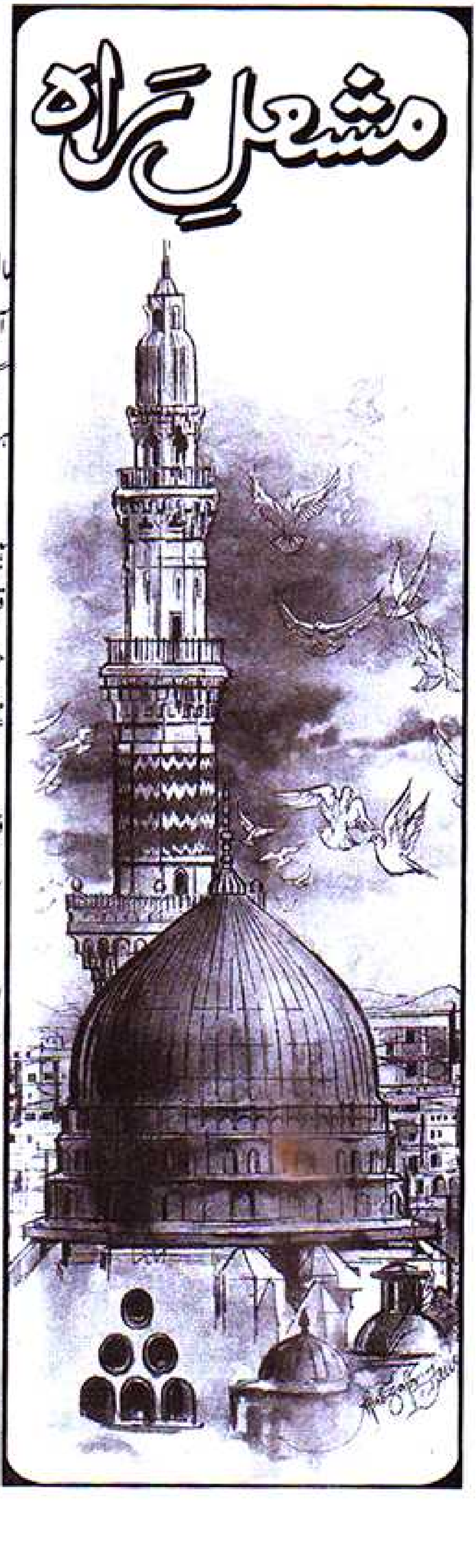

نبی کریم ﷺ کی سخاوت

تحریر: علامہ شاہ تراب الحق قادریؒ

جود و کرم اور سخاوت وہ اوصاف ہیں جن سے رسول کریم ﷺ اس قدر مالا مال تھے کہ بلا شک و شبہ ایسی ذات صفحۂ ہستی پر نہ ہے اور نہ ہوگی۔ جس شخص نے بھی آپ ﷺ کو جانا اور پہچانا وہی آپ ﷺ کا مداح ہوگیا۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا: ''اور اپنی جانوں پر ان (مستحقین) کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ انھیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہے۔'' (سورۃ الحشر 9)

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ جود و کرم فرمانے والے نبی کریم ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کسی کے سوال کو رد نہ فرماتے جو موجود ہوتا تو عطا فرماتے اور نہ ہوتا تو قرض لے کر دیتے یا عطا کرنے کا وعدہ فرماتے اور سائل سے معذرت فرماتے۔

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آقا مولیٰ ﷺ سے جس چیز کا بھی سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے اس کے جواب میں کبھی انکار نہیں فرمایا۔ (شمائل ترمذی)

حضور اقدس کی شان سخاوت بیان کی محتاج نہیں ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ تمام انسانوں سے بڑھ کر سخی تھے اور آپ ﷺ کی سخاوت ماہ رمضان میں بہت زیادہ ہو جاتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

آپ ﷺ کی سخاوت کسی سائل کے سوال ہی پر محدود و منحصر نہیں تھی، بلکہ بغیر مانگے بھی آپ ﷺ نے لوگوں کو اس قدر مال عطا فرما دیا کہ عالم سخاوت میں اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ بزاز (کپڑے والے) کے ہاں تشریف لے گئے اور اس سے چار درہم کی قمیص خریدی اور اسے پہن کر حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ ایک انصاری نے دیکھا تو عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ازراہ کرم یہ قمیص مجھے پہنا دیجیے، اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کا لباس پہنائے۔''

رحمت عالم ﷺ نے بلا تامل وہ قمیص اس انصاری کو مرحمت فرما دی۔ پھر دکان میں تشریف لے گئے اور اپنے لیے چار درہم کی ایک اور قمیص خریدی اور وہ پہن کر باہر تشریف لائے تو ایک اور انصاری آ گیا اور اس نے بھی وہی عرض کی کہ یہ قمیص

مجھے پہنا دیجیے، اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کا لباس پہنائے۔ اس بار بھی رحمت عالم ﷺ نے بلا تامل وہ قمیص انصاری کو مرحمت فرمادی اور حسب سابق پھر دکان پر تشریف لے گئے اور اپنے لیے چار درہم کی ایک اور قمیص خرید لی۔ جب حضور پُر نور ﷺ گھر سے تشریف لائے تھے، اس وقت آپ ﷺ کے پاس دس درہم تھے جن میں سے آٹھ درہم خرچ ہو گئے تھے اور اب صرف دو درہم باقی رہ گئے تھے۔ اچانک حضور ﷺ نے دیکھا کہ ایک لونڈی راستے پر کھڑی رو رہی ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! میری مالکہ نے آٹا خریدنے کے لیے مجھے دو درہم دیے تھے جو مجھ سے گم ہو گئے ہیں۔ اب اس لیے رو رہی ہوں کہ میری مالکہ مجھے سزا دے گی۔''

سرکار دو عالم ﷺ کے پاس جو دو درہم باقی رہ گئے تھے، وہ آپ ﷺ نے بلا تامل اس لونڈی کو عطا فرما دیے۔ کچھ دیر بعد جب آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اب بھی رو رہی تھی۔ حضور ﷺ نے وجہ دریافت کی تو اس نے عرض کیا: ''مجھے ڈر ہے کہ میرا مالک مجھے مارے گا۔''

چناں چہ غریب نواز آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سفارشی بن کر اس کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جب اس کی مالکہ کے گھر کے باہر پہنچے تو حسب معمول اہل خانہ کو سلام کیا۔ انھوں نے آواز سن بھی لی اور وہ پہچان بھی لی کہ سلام کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ ہیں، لیکن انھوں نے کوئی جواب نہ دیا تو حضور ﷺ نے دوبارہ سلام کیا اور کچھ دیر جواب کا انتظار کیا، لیکن کوئی جواب نہ آیا۔ تیسری بار سلام فرمایا تو اس بار اہل خانہ نے سلام کا جواب دیا۔ سرور عالم ﷺ نے پوچھا: ''جب میں نے پہلی بار تمھیں سلام کیا تو تم نے سنا تھا؟''

انھوں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! ہم نے سنا تھا۔ ہم دانستہ خاموش رہے، تاکہ آپ ﷺ ہمیں بار بار سلام فرمائیں اور آپ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آفت سے سلامتی عطا فرمائے۔'' پھر اس گھر والوں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ نے کیسے قدم رنجہ فرمایا؟''

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ بچی ڈر رہی تھی کہ تم اسے مارو گے، میں اس کی سفارش کے لیے آیا ہوں۔''

اس بچی (لونڈی) کے مالک نے عرض کیا: ''آپ ﷺ کے اس کے ساتھ تشریف لانے کے باعث ہم نے اسے آزاد کر دیا ہے۔''

کریم آقا ﷺ نے انہیں بھلائی اور جنت کی خوش خبری عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس دن دس درہموں میں بڑی برکت ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھی اس سے قمیص پہنائی، دو انصاریوں کو بھی قمیص پہنائی اور ایک لونڈی کو بھی اس کی وجہ سے آزاد کیا۔ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت سے ہمیں یہ رزق عطا فرمایا۔'' (طبرانی)

ایک بار نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے ارشاد فرمایا: ''اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تب بھی میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین راتوں تک رہ جائے سوائے اس کے جو قرض ادا کرنے کے لیے ہو۔'' (بخاری)

ایک دفعہ کسی شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں سوال کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے، لیکن تم میرے نام پر اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لو، جب میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کروں گا۔''

اس موقع پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اس شخص کو آپ ﷺ پہلے بھی دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں بنایا ہے۔''

ایک انصاری نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! آپ ﷺ خرچ کرتے جائیں، کیوں کہ مالک عرش آپ کو مال کی کمی کا اندیشہ کبھی بھی لاحق

نہیں ہونے دے گا۔'' یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔'' (شمائل ترمذی)

حضرت بلالؓ جو حضور ﷺ کے مالی امور کے نگراں تھے فرماتے ہیں: '' رحمت عالم ﷺ کے پاس کوئی مال جمع نہ رہتا۔ وصال ظاہری تک مالی معاملات میرے سپرد رہے۔ جب کوئی بھوکا اور پریشان حال مسلمان آپ ﷺ کے پاس آتا، آپ ﷺ مجھے حکم دیتے اور میں کسی سے قرض لے کر اس کے کھانے اور پہننے کا انتظام کرتا۔'' (کتاب الشفا)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بارگاہ نبوی ﷺ میں چادر کا ہدیہ پیش کیا۔ آپ اس چادر کو تہہ بند کے طور پر باندھ کر تشریف لائے تو کسی صحابیہ نے عرض کیا: '' کتنی اچھی چادر ہے! یہ مجھے عطا فرما دیجیے۔''

آپ ﷺ جب مجلس سے تشریف لے گئے تو چادر اتار کر اس صحابیہ کو بھجوادی۔ صحابہ کرام نے اس سے کہا: '' تم نے اچھا نہیں کیا کہ یہ چادر مانگ لی، جب کہ تمھیں معلوم ہے کہ حضور ﷺ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔'' اس صحابیہ نے کہا: '' اللہ کی قسم! میں نے یہ چادر صرف اس لیے مانگی کہ یہ میرا کفن ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ وہ چادر اس صحابیہ کا کفن ہی بنی۔ (بخاری)

آقائے دو جہاں ﷺ نے حضرت جابرؓ سے ارشاد فرمایا: '' اے جابر! اپنا اونٹ مجھے بیچ دو۔''

انھوں نے عرض کیا: '' میرے آقا! مفت حاضر ہے۔''

ارشاد فرمایا: '' مفت نہیں چاہیے، بیچ دو۔''

انھوں نے ارشاد کی تعمیل کی۔ حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ کو اونٹ کی قیمت ادا کرنے کا حکم دیا اور حضرت جابر سے ارشاد فرمایا: '' اے جابر! قیمت اور اونٹ دونوں لے جاؤ، اللہ تعالیٰ تمھیں یہ دونوں مبارک کرے۔''

حضرت نبی پاک ﷺ کی سخاوت صرف مسلمانوں کے لیے ہی خاص نہ تھی۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے بہت بڑے دشمن امیہ بن خلف کا بیٹا صفوان بن امیہ، جعرانہ کے مقام پر حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو اتنی کثیر تعداد میں اونٹوں اور بکریوں کا ریوڑ عطا فرمایا کہ دو پہاڑیوں کے درمیان کا میدان بھر گیا۔ چناں چہ صفوان مکہ جا کر چلا چلا کر اپنی قوم سے کہنے لگا: '' اے لوگو! دامن اسلام میں آجاؤ، محمد ﷺ اس قدر زیادہ مال عطا فرماتے ہیں کہ فقیری کا کوئی اندیشہ ہی باقی نہیں رہتا۔ اس کے بعد صفوان خود بھی مسلمان ہوگئے۔ حضور نبی پاک ﷺ کے جود و کرم اور سخاوت کے احوال اس قدر عدیم المثال اور اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا تذکرہ مختصر تحریر میں ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی شانِ و سخاوت کی پیروی کرنے اور آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

(بشکریہ: روزنامہ ایکسپریس بدھ 16 فروری 2011ء)

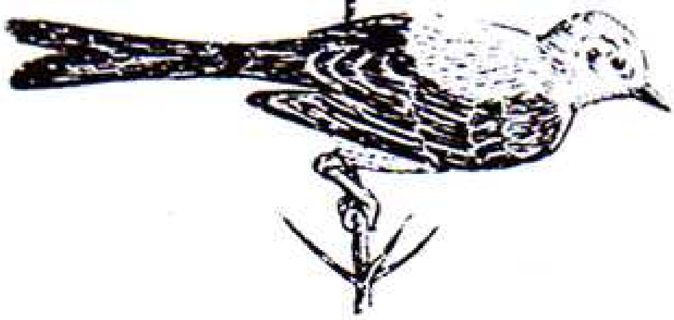

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے

منور بدایونی

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ در حبیب ﷺ کی بات ہے

جسے چاہا در پہ بلالیا جسے چاہا اپنا بنالیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

وہ اللہ نہیں بخدا نہیں وہ مگر اللہ سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر وہ ہیں کیا نہیں یہ محب حبیب ﷺ کی بات ہے

وہ مچل کے راہ میں رہ گئی یہ تڑپ کے در سے لپٹ گئی
وہ کسی امیر کی شان تھی یہ کسی غریب کی بات ہے

میں بروں سے لاکھ برا سہی مگر ان سے ہے میرا واسطہ
میری لاج رکھ لے میرے اللہ یہ تیرے حبیب ﷺ کی بات ہے

تیرے حسن سے تیری شان تک ہے نگاہ و عقل کا فاصلہ
یہ ذرا بعید کا ذکر ہے وہ ذرا قریب کی بات ہے

تجھے اے منور بے نوا در شہ سے چاہئے اور کیا
جو نصیب ہو کبھی سامنا تو بڑے نصیب کی بات ہے

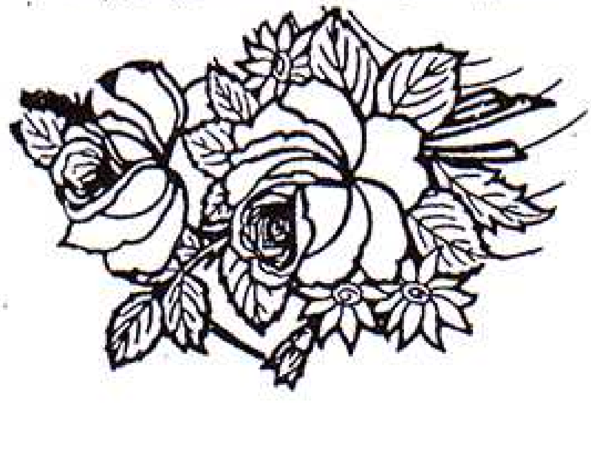

حضور اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت

تحریر: الحاج احمد عبداللہ غریب (بمبئی) مرحوم، مذہبی ریسرچ اسکالر

رسول اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت ہمیں ہمیشہ نیکی کے راستے پر چلنے اور بدی کے راستے سے بچنے کا درس دیتی ہے۔ بلاشبہ یہ وہ راستہ ہے جس پر چلنے والوں کی راہ میں کوئی مشکل حائل نہیں رہتی۔ اسلام دین فطرت ہے اور یہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں انسانی فطرت پر قائم رہیں یعنی انسانیت کی اصل اور سچی روح کو بیدار کریں تا کہ صحیح معنی میں انسانیت کا پرچار ہو سکے۔ اسلام نے خوشی کا موقع ہو یا غمی کا، ہر معاملے میں اعتدال کا دامن تھامے رہنے کی تلقین کی ہے۔ نہ خوشی کے موقع پر آپے سے باہر ہوں کہ ہر حد توڑ ڈالیں اور نہ غم کے وقت اس قدر نوحہ کریں کہ دوسروں کی خوشیاں غارت ہو جائیں۔ ہر معاملے میں توازن اور اعتدال کی حد قائم رکھنے کا حکم ہمیں اسلام دیتا ہے۔

ہم ہمہ وقت مشکلات اور دکھوں کا رونا روتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے شکوے بھی کرتے ہیں۔ یہ کس قدر نا سمجھی کی بات ہے کہ جب ہمارے لیے نبی آخرالزماں ﷺ کی تعلیمات بھی موجود ہیں اور قرآن پاک کی صورت میں جامع اور مکمل دستور بھی۔ تو پھر ہمیں کسی اور طرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہماری راہ نمائی کے لیے ہمارا اللہ، ہمارا رسول ﷺ اور ہمارا قرآن پاک ہی کافی ہے کہ جس کی تعلیمات میں ہمارے لیے فلاح بھی ہے اور سلامتی بھی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شخصیت و سیرت ازل سے ابد تک زمان و

ہر چیز رسالت مآب ﷺ کی نبوت کے بے کراں جمال کے سمندر میں ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ حضور اکرم ﷺ کی مدحت کا شاہد ہے۔"ورفعنا لک ذکرک" کی صدا سے زمین وآسماں کو گونج رہے ہیں۔ یہ ذکر اتنا بلند ہوا کہ ساری رفعتیں اس کے سامنے پست ہو کر رہ گئیں۔ فرشِ زمیں سے عرش بریں تک سب اس کے ذکر سے معمور ہیں۔

دنیا بھر میں بسنے والے مسلمان دن میں پانچ مرتبہ ہر نماز میں رحمۃ للعالمین ﷺ پر درود وسلام پڑھتے ہیں۔ ہر اذان کے وقت دنیا سنتی ہے کہ محمد ﷺ ہی انسانیت کے رہبر ہیں اور اللہ کے اس وعدے کے پورے ہونے پر مہر تصدیق ثبت ہوتی رہتی ہے کہ "ورفعنا لک ذکرک"۔ رسول اکرم ﷺ کی عقیدت ومحبت دین وایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ آپ ﷺ کی محبت کو بندۂ مومن سرمایہ ایمان سمجھتا ہے۔ آپ کی اطاعت کے بغیر دین وایمان کا دعویٰ بے معنی ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت و محبت اہل ایمان کا سرمایہ ایمان ہے۔ آپ ﷺ کی عظمت ورفعت کا اظہار ارض وسما اور لوح وقلم کرتے نظر آتے ہیں۔

ہمارا مقصد حیات فلسفہ زندگی، ہماری ہر سانس کی گواہی، ہر حرف کی شہادت آپ ﷺ کی ناموس کا تحفظ اور آپ ﷺ سے عقیدت ومحبت کا اظہار ہے۔ عقیدت ومحبت کے اس روح پرور سفر کا آغاز عہد رسالت ﷺ میں صحابہ کرامؓ سے ہوا اور آج تک جاری ہے۔ محبوب دو عالم ﷺ سے عقیدت ومحبت کی یہ قابل افتخار میراث امتِ محمدیہ کو صحابہ کرامؓ سے ملی، محبت ہی ادب سکھاتی ہے اور محبت ہی اطاعت پر آمادہ کرتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی محبت ووارفتگی کو دیکھیے کہ یہی ناموس رسالت ﷺ کی اساس ہے۔

عروہ بن مسعود ثقفی کو قریش مکہ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اپنا سفیر مقرر کر کے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا۔ اسے سمجھایا گیا کہ مسلمانوں کے حالات غور سے دیکھے اور قوم کو آگاہ کرے۔ اس نے دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ وضو کرتے ہیں تو گرنے والے پانی پر صحابہؓ یوں گرتے ہیں گویا ابھی لڑ پڑیں گے۔ استعمال شدہ پانی کو زمین پر گرنے نہیں دیتے، وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر ہی روک لیا جاتا ہے، جسے وہ منہ پر مل لیتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کوئی حکم دیتے ہیں، تو وہ تعمیل کے لیے دوڑ پڑتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کچھ ارشاد فرماتے ہیں، تو وہ سب لب بہ مہر ہو جاتے ہیں، تعظیم کا یہ حال ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے، انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا اور قوم سے آ کر یوں بیان کیا۔ لوگو! میں نے کسریٰ کا دربار بھی دیکھا اور قیصر کا دربار بھی، نجاشی کا دربار بھی دیکھا، مگر اصحاب محمد ﷺ جو تعظیم محمد ﷺ کی کرتے ہیں، وہ تو کسی بادشاہ کو بھی حاصل نہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ سے عقیدت ومحبت کی یہ قابل افتخار میراث آج بھی مسلم امہ کا سرمایہ ہے، عقیدت ومحبت اور جاں نثاری کے یہ جذبات آج بھی امت محمدیہ ﷺ کے دلوں کی دھڑکن اور سرمایہ افتخار ہیں۔ جاں نثاری کا یہ سفر انشاء اللہ تعالیٰ ابد کی آخری ساعتوں تک جاری رہے گا۔ ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ احترام وتکریم انسانیت اور بذات خود انسانیت اور انسانی حقوق کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔ یہ پوری دنیا میں بسنے والی

ڈیڑھ ارب امت محمد ﷺ کا مسئلہ ہے، جو ہادی برحق ﷺ کی عقیدت و محبت، حرمت و ناموس کے تحفظ میں کسی مصلحت اور رواداری کے قائل نہیں۔

جب عالم انسانیت کا عام فرد انسان ہونے کے ناتے احترام و تکریم کا مستحق ہے تو دنیا میں بسنے والے ڈیڑھ ارب جاں نثاروں کے دلوں کے حاکم اور عالم انسانیت کے ہادی اور رہبر نبی ﷺ اس احترام و تکریم انسانیت کے بدرجہا مستحق ہیں۔

نامور امریکی ماہر فلکیات اور دانشور ڈاکٹر میخائیل ایچ ہارٹ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''دی ہنڈریڈ'' میں محسن انسانیت ﷺ کو عالم انسانیت کا سب سے برتر، لائق احترام و تکریم اور دنیائے انسانیت کے سو عظیم انسانوں میں عظیم تر قرار دیتے ہوئے پیغمبر اسلام ﷺ کو سرفہرست رکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''پوری انسانی تاریخ میں محمد ﷺ واحد شخصیت ہیں، جو دینی اور دنیوی اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب و کامران اور سرفراز ٹھہرتے ہیں۔''

مشہور فرانسیسی مصنف ڈاکٹر گستاولی بان لکھتا ہے ''اگر افراد کی زندگی، بزرگی اور وقعت کا اندازہ ان کے کارناموں سے لگایا جاسکتا ہے تو ہم کہیں گے کہ محمد ﷺ انسانی تاریخ میں سب سے عظیم شخصیت گزرے ہیں۔''

لہٰذا عالم انسانیت کے سب سے زیادہ لائق احترام و تکریم محسن انسانیت ﷺ کا احترام انتہائی اہم اور اولیت کا حامل ہے۔

آپ ﷺ کا احترام اور تکریم پوری انسانیت کا احترام و تکریم ہے۔ انبیائے کرام علیہ السلام کی ناموس و عظمت کے تحفظ کے حوالے سے یہ فیصلہ اسلام ہی کا نہیں، بلکہ مقدس آسمانی کتب، الہامی مذاہب اور دنیا بھر کے مجموعہ قوانین آج بھی اس کی تائید کرتے نظر آتے ہیں۔ آپ ﷺ محسن انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ کا احترام پوری انسانیت کا اجتماعی فریضہ ہے۔ بیروت کے مسیحی اخبار الوطن نے 1911ء میں دنیا کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان کون ہے؟

اس کے جواب میں ایک عیسائی عالم داور مجاعص نے لکھا ''دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس کے مختصر عرصے میں ایک عظیم مذہب، ایک نئے فلسفے، مثالی شریعت اور ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی۔ یہ ہیں محمد بن عبداللہ ﷺ اسلام کے پیغمبر۔''

مغربی دانشور ''اے گیلیوم رقم طراز ہے: ''تاریخ انسانی میں محمد ﷺ کا مقام سب سے بلند اور منفرد ہے۔''

اب اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ نور حق اور رسول اکرم ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں، پیکر تسلیم و رضا بن کر اتباع اور اطاعت میں پہلے سے بھی زیادہ کمربستہ ہو جائیں اور پورے عالم پر واضح کر دیں کہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور کتاب اللہ پوری انسانیت کی مشترکہ میراث ہے، آپ ﷺ سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کئے گئے۔ کائنات کی ہر شے آپ ﷺ کے دم قدم سے وجود میں آئی اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق ہر کوئی اس رحمت پاک سے فیضیاب ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار ہمارے دین و ایمان کا لازمی اور بنیادی تقاضا ہے، جس کے بغیر دین و ایمان کا تصور بھی ممکن نہیں۔ (بشکریہ: ماہنامہ مشعل راہ، بمبئی (انڈیا)۔ جولائی 1966ء)

یارحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

مظفر وارثی

الہام جامہ ہے ترا قرآن عمامہ ہے ترا
منبر ترا عرش بریں یا رحمۃ العالمین

آئینہ رحمت بدن سانسیں چراغ علم و فن
قرب الٰہی ترا گھر الفقر فخری ترا دھن

خوشبو تری جوئے کرم آنکھیں تری باب حرم
نور ازل تیری جبیں یا رحمۃ العالمین

تری خامشی بھی اذاں نیندیں بھی تیری رت جگے
تیری حیات پاک کا ہر لمحہ پیغمبر لگے

خیرالبشر رتبہ ترا آواز حق خطبہ ترا
آفاق تیرے سامعین یا رحمۃ العالمین

تو آفتاب غار بھی تو پرچم یلغار بھی
عجز و وفا بھی پیار بھی شہ زور بھی سالار بھی

دعوی ہے تری چاہ کا اس امت گمراہ کا
رب کے سوا کوئی نہیں یا رحمۃ العالمین

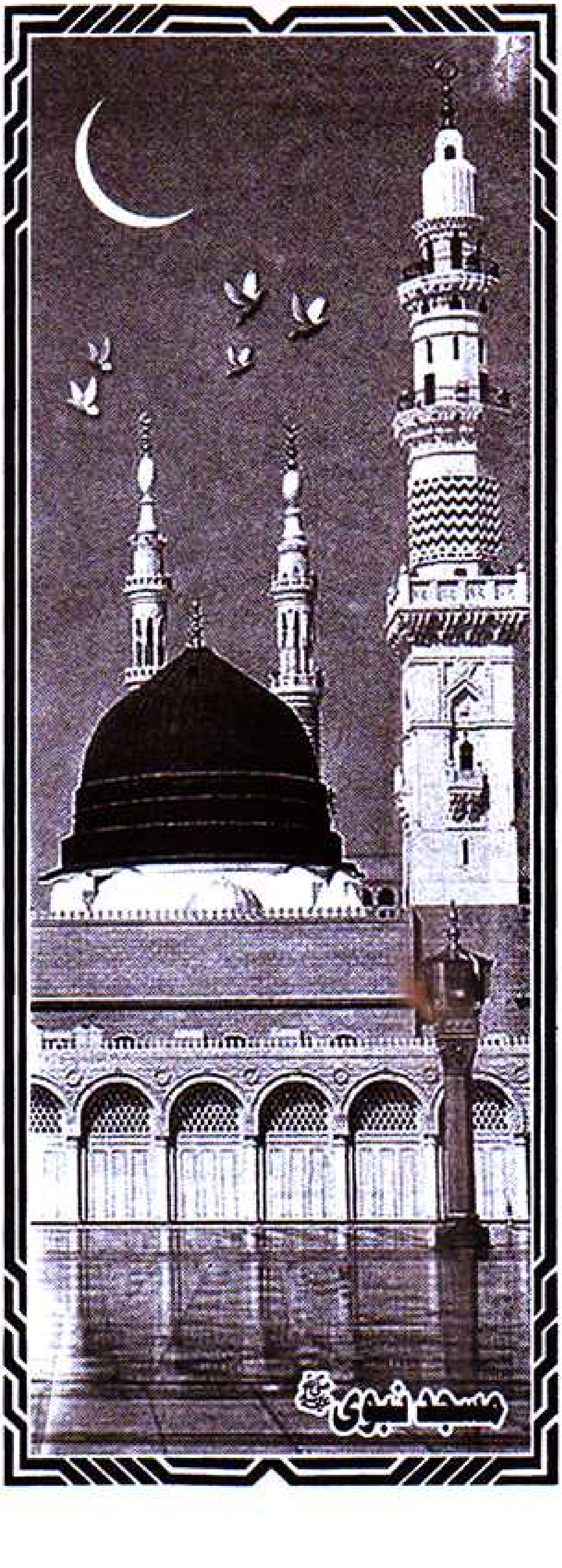

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیہ کلام

(مع) ترجمہ

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

بلغ العلیٰ بکمالہ

پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے

کشف الدجیٰ بجمالہ

دور کر دیا اندھیرے کو اپنے جمال سے

حسنت جمیع خصالہ

حسین ہیں ان کی سب خصلتیں

صلوا علیہ وآلہ

درود بھیجو ان پر اور ان کی آل پر

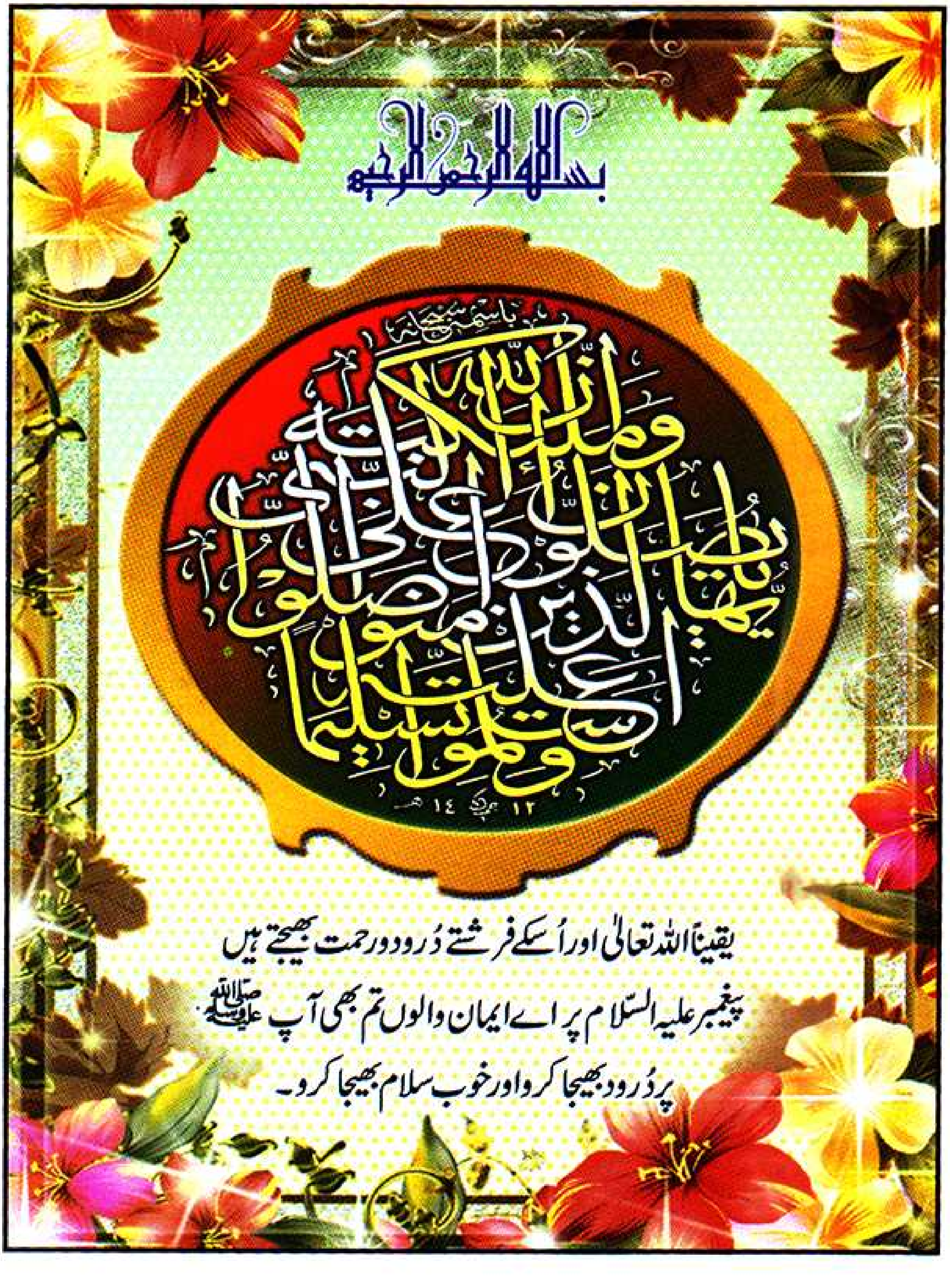
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یقیناً اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے دُرود و رحمت بھیجتے ہیں
پیغمبر علیہ السّلام پر اے ایمان والوں تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پر دُرود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

مانڈویا صاحب کی تحقیقی تصنیف ''حیات النبی ﷺ'' پر اسلام آباد میں صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے دست مبارک سے صدارتی ایوارڈ 9 جنوری 1982ء میں پیش کیا گیا

حیات النبی ﷺ

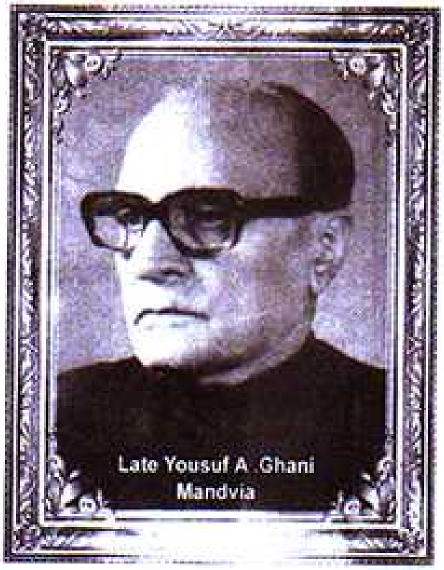

گجراتی زبان کے ممتاز اور صف اول کے قلمکار

گجراتی تحریر : یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم)

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کو رب العالمین نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ رسول پاک ﷺ کی یہ رحمت تا قیامت تمام انسانوں پر نازل ہوتی رہے گی، قرآن کریم فرقان مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں (جہانوں) کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

ویسے تو اس دنیا میں اللہ رب العزت نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار یا ایک لاکھ پچیس ہزار (صحیح تعداد اللہ کو معلوم ہے) رسول اور نبی بنا کر اس دنیا میں بھیجے ہیں اور ان سب انبیاء اور رسل نے اپنی اقوام کو نبی آخری الزماں ﷺ کی آمد کی خوش خبری سنائی ہے اسی لیے ہمارے پیارے نبی، آقائے نامدار ﷺ تمام انبیاء کے سردار اور تاج دار ہیں۔ رسول مکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ خوبیاں اور خواص عطا فرمائے ہیں کہ کسی انسان میں وہ استطاعت نہیں اور نہ ہی کسی فرد واحد میں وہ صلاحیت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خوبیوں کو بیان کر سکے۔ نبی پاک ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور دل و جان سے لکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ مشعلِ راہ ہے

چھٹی قومی سیرت کانفرنس

افتتاحی خطاب

اسلامی جمہوریہ پاکستان

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق

اسلام آباد۔ ۹ر جنوری ۱۹۸۲ء

گیا ہے، اس کے باوجود آپ ﷺ کی سیرت بیان کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

ولادت اور آمد رسول ﷺ : حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول کو مکۃ المکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا۔ آپ ﷺ کا شجرہ نسب حضرت اسماعیل علیہ السلام سے جاملتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحب زادے تھے اور ذبیح اللہ کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ چونکہ حضور اکرم ﷺ کے والد حضرت عبداللہ آپ ﷺ کی ولادت سے قبل ہی وفات پاچکے تھے اس لیے آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ نے آپ ﷺ کی پرورش کی اور ان کی رحلت کے بعد حضرت ابو طالبؓ نے رسول اکرم ﷺ کی پرورش کی جس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا جان طرح تجارت کے پیشے سے وابستگی اختیار کی۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے شادی : جب رسول آخر الزماں کی عمر 25 سال ہوئی تو آپ ﷺ کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے ہوا جن کا مال تجارت لے جانے کے لیے آپ ﷺ شام جاتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو نہایت دیانت دار پایا تو آپ ﷺ سے شادی کی خواہش ظاہر کی اور اس طرح یہ شادی انجام پائی۔ شادی کے وقت حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک 25 سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر 40 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایک بیٹے اور چار بیٹیوں کی دولت سے نوازا تھا۔

دیگر امہات المومنین : حضور پاک ﷺ کی 12 ازواج مطہرات تھیں جن میں سب سے چھوٹی عمر کی حضرت عائشہؓ تھیں جو خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحب زادی تھیں۔

صادق اور امین : تاج دار انبیاء اور نبیوں کے سردار حضور پاک ﷺ کم عمر سے ہی صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔ سارا عرب جانتا تھا کہ آپ ﷺ سچے ہیں اور ہمیشہ سچ بولتے ہیں اور اسی طرح بڑے امانت دار ہیں۔ کبھی کسی کی امانت میں خیانت نہیں کرتے۔ چنانچہ اہل عرب بڑے احترام سے آپ ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔

نبی مکرم ﷺ کی معاشرتی زندگی : ساری اسلامی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرتی زندگی بے مثال تھی۔ آپ ﷺ نے ساری حیات سادہ زندگی بسر کی، عام اور سادہ لباس پہنتے تھے۔ سفید کرتا یا جبہ زیب تن کیا جس کی آستینیں نہ زیادہ تنگ ہوتی تھیں اور نہ زیادہ کھلی ہوتی تھیں۔ حضور پاک ﷺ کرتے یا جبے کے ساتھ تہبند پسند فرماتے تھے، نیا لباس ہمیشہ جمعۃ المبارک کے دن پہننا پسند فرماتے تھے۔ سفید رنگ آپ ﷺ کا پسندیدہ رنگ تھا۔ سرخ رنگ آپ ﷺ کو پسند نہیں تھا، اپنے ہاتھوں سے اپنے لباس میں پیوند لگالیتے تھے۔ سوکھی روٹی بڑے شوق سے تناول فرماتے تھے۔

نبوت کب ملی؟ حضور پاک ﷺ اپنا کافی وقت شہر سے دور ایک پہاڑی پر غار حرا میں بسر فرماتے تھے۔ اپنے ساتھ کچھ اشیاء لے کر وہاں تشریف لے جاتے اور تنہائی میں اللہ کی وحدانیت پر غور فرماتے تھے۔ اسی دوران غار حرا میں ایک روز جبرائیل امین اللہ کے حکم سے آئے اور حضور پاک ﷺ کو پیغام الٰہی پہنچایا۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ کی عمر 40 برس ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ حسب معمول غار حرا میں اللہ کے حضور عبادت میں مصروف تھے کہ یہ پیغام الٰہی پہنچا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو نبوت کے لیے چُن لیا ہے اور اس طرح نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔

اہل مکہ دشمن ہوگئے : جب حضور پاک ﷺ نے اہل عرب کو ایک اللہ کا پیغام دیا اور دعوت اسلام دی تو وہ سب آپ ﷺ کے دشمن ہوگئے اور آپ ﷺ کو اس حد تک پریشان کیا کہ آپ ﷺ کو مکے سے مدینے ہجرت کرنا پڑی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیزانِ گرامی ۔ میرے پیارے ہم وطنو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام سلامتیاں آپ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور نعمتیں آپ کے لیے فراواں۔

سب سے پہلے میں بارگاہ رب العزت میں اپنے دلی شکریہ کا اظہار کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں اپنے رسول مقبول ﷺ کا یہ یوم ولادت دیکھنا نصیب فرمایا اور ہمیں اس قابل بنایا کہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اس تقریب کا اہتمام کر کے اپنا ہدیہ عقیدت پیش کریں اور آپ ﷺ کی حیات پر انوار سے بصیرت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

جس سنجیدہ اور باوقار ماحول میں یہ تقریب منعقد ہو رہی ہے وہ ہر لحاظ سے قابل قدر اور باعث اطمینان ہے۔ یہ ماحول پیدا کرنے میں جاں نثاران رسول اکرم ﷺ کی اتنی بڑی تعداد میں موجودگی اور بارگاہ رسالت ﷺ میں جذبہ و عقیدت کے ساتھ پیش کئے گئے ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ کا بہت بڑا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محفل پاک ﷺ کے تمام شرکاء کو اس محفل کی برکتوں سے مستفید فرمائے۔ آمین

میں نے ابھی ابھی ان کتابوں پر بھی انعامات تقسیم کئے ہیں جو سیرت پاک رسول ﷺ پر بہترین کتابیں قرار دی گئی ہیں۔ میں !!

☆ الحاج حافظ عبدالمجید شاکر چغتائی (ملتان) — اردو زبان — سیرت سید المرسلین ﷺ

☆ حاجی محمد یوسف عبدالغنی مانڈویا (کراچی) — گجراتی زبان — حیات النبی ﷺ

☆ پروفیسر عبدالرؤف (مردان) — براہوی زبان — سیرت النبی ﷺ

کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان کا قلم آئندہ بھی اس خزینہ عقل و ہدایت کو موضوع بناتا رہے گا۔

مجھے یہ سن کر دکھ ہوا کہ سیرت جیسے موضوع پر وزارت مذہبی امور کو کل دس کتابیں موصول ہوئیں جن میں سے سات کتابیں اردو میں اور ایک ایک کتاب انگریزی، براہوی اور گجراتی زبان میں تھی۔ جبکہ پشتو، پنجابی اور سندھی میں کوئی کتاب نہیں تھی۔ میں جہاں انعام پانے والے تینوں خوش نصیبوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں وہاں دوسرے اہل قلم سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ سیرت رسول پاک ﷺ پر زیادہ سے زیادہ کتابیں لکھیں۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو خاتم الانبیاء حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے (آمین)

جنرل محمد ضیاء الحق
صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان
اسلام آباد

9 جنوری 1982ء

حضور اکرم ﷺ بعد از وفات اپنی قبر میں زندہ ھیں : رسول کریم حضور پُر نور ﷺ وفات پانے کے بعد بظاہر اس عالم مٹی و ہوا سے پردہ فرما گئے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں زندہ ہیں اور بالکل اسی طرح زندگی بسر کرتے ہیں جس طرح دنیا میں اپنی حیات مبارکہ میں بسر کرتے تھے۔اس حوالے سے حضرت ابوبکر صدیقؓ (خلیفۂ اول) کا واقعہ بطور ثبوت پیش کیا جارہا ہے۔حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ جب میرے والد بیمار ہوئے تو انہوں نے وصیت کی کہ مجھے حضور انور ﷺ کی قبر کے پاس لے جانا اور عرض کرنا کہ یہ ابوبکرؓ ہیں یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ کے پاس دفن کردیں؟ اگر اجازت مل جائے تو وہاں دفن کردینا اور اگر نہ ملے تو مجھے جنت البقیع میں لے جانا۔بس آپ کو حجرہ مبارک کے دروازے پر لے جایا گیا اور کہا گیا کہ یہ ابوبکرؓ ہیں اور آپ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کے خواہش مند ہیں۔ انہوں نے ہمیں وصیت کی تھی کہ اگر آپ ﷺ ہمیں اجازت دیں تو ہم انہیں آپ ﷺ کے پہلو میں سپرد خاک کردیں ورنہ واپس چلے جائیں۔ پس آواز آئی کہ انہیں دفن کردو۔ہم نے آواز سنی مگر دیکھا کسی کو نہیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ھیں : میں نے دروازہ دیکھا کہ وہ کھل گیا اور میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا کہ دوست کو دوست سے ملادو۔ بے شک دوست دوست سے ملنے کا مشتاق ہے۔

ایک اور حوالہ : حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کی وفات کو تین روز ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ) ''میں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ ﷺ میرے لیے بخشش طلب کریں۔ پس قبر انور سے آواز آئی کہ تجھے بخش دیا گیا۔'' (تحقیق)

گویا حضرت علی کا استدلال ہے کہ رسول مکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ و جاوید ہیں آپ ﷺ ہماری باتوں کو سنتے ہیں اور ان کے جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ : حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جب آپ کبھی کسی سفر سے واپس آتے تو مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور قبر اقدس کے پاس کھڑے ہو کر عرض کرتے: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔'' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کے لیے محال ہے کہ وہ کسی ایسے آدمی کو سلام کرے جو کہ عقل و شعور اور علم نہیں رکھتا ہو۔ جب ایک عام مسلمان کے لیے یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے تو ایک ایسی ہستی جو براہ راست نبی کریم ﷺ سے ہدایت و راہ نمائی حاصل کرتی رہی ہو، اس کے بارے میں ایسا کیسے سوچا یا تصور کیا جاسکتا ہے۔

حضرت بلال بن حارثؓ : لکھا گیا ہے کہ ایک بار حضرت بلال بن حارث حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یارسول اللہ! اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمایئے!'' آپ ﷺ نے وہ دعا فرمائی جس سے حیات النبی ﷺ کی دلیل ملتی ہے۔

حضرت عائشہؓ کا اعتراض: تحریر میں بھی آیا ہے اور مستند حوالے بھی موجود ہیں کہ جب حضرت عائشہؓ مسجد کے ساتھ متصل گھروں سے کیلیں وغیرہ ٹھونکنے کی آوازیں سنتیں تو انہیں کہلا بھیجتیں کہ اس طرح کے شور سے حضور اکرم ﷺ کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ تکلیف کا تصور زندگی یا حیات کے بغیر نہیں ہے۔اس بات سے حضرت عائشہؓ کا تصور حیات النبی ﷺ واضح ہورہا ہے۔

قرآن کریم سے حیات طیبہ ﷺ کی دلیلیں : قرآن کریم میں شہید کے حوالے سے آیا ہے: ''وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمھیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔'' (سورۃ البقرہ)

ویسے تو یہ آیت شہداء کے حوالے سے ہے لیکن انبیائے کرام کا درجہ شہیدوں سے بھی بڑھ کر ہے اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کی شان کے تو کیا کہنے! اس لیے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ اس آیت سے ثابت ہے۔ اللہ کے آخری رسول خود تو شہید نہیں ہوئے مگر آپ ﷺ کے دونوں نواسے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں ہی شہید کیے گئے تھے۔ احادیث مبارکہ سے یہ بات بھی واضح ہوئی ہے کہ شہیدوں کو جو اجر و ثواب ملے گا، وہی ثواب نبی آخرالزماں ﷺ کو بھی عطا کیا جائے گا اور یہ ثواب اللہ رب العزت کی طرف سے ہوگا کیونکہ کتابوں میں آیا ہے کہ اللہ کے آخری نبی ﷺ کو شہادت عظمیٰ کا مرتبہ نصیب ہوا گو کہ آپ ﷺ کو ظاہری شہادت نصیب نہیں ہوئی۔

حضرت سعید بن مسیب کا ارشاد : مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب کا کہنا ہے کہ ''کوئی دن ایسا نہیں جس میں صبح و شام حضور ﷺ کی خدمت میں اُمت کے اعمال پیش نہ کیے جاتے ہوں۔ پس حضور اکرم ﷺ اپنے امتیوں کو ان کی صورتوں اور اعمال کے ساتھ جانتے ہیں، اس لیے روز حشر اس پر گواہی دیں گے۔ اس سے بھی حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ (زندگی) کی روشن دلیل ملتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کہتے ہیں : مجھے پتا چلا آپ کی روح کو جسم کی صورت میں قائم کرنا آپ ﷺ کا خاصا ہے۔ اس لیے ارشاد ہوا: ''انبیاء نہیں مرتے اور اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں، حج ادا کرتے ہیں اور وہ زندہ ہیں۔''

حضور اکرم ﷺ نے وصال نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ زندہ ہیں : اس بات پر طویل عرصے سے بحث ہوتی آئی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے وصال نہیں فرمایا اور آپ ﷺ زندہ ہیں اور اپنے روضۂ اطہر میں آرام فرما رہے ہیں۔ اس کی دو وجوہ ہیں جو قرآن سے ثابت ہیں۔

پہلی وجہ : آپ ﷺ کی ظاہری حیات کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ سے نکاح کی ممانعت ہے۔ ان کے ساتھ نکاح جائز ہونے کے لیے ضروری تھا کہ آپ ﷺ کی موت واقع ہو۔

دوسری وجہ : آپ ﷺ کی ظاہری موت کے بعد آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے (مال) میں وراثت کے احکام جاری نہیں ہوئے، یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ کے نبی زندہ ہیں۔

پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات طیبہ میں سب سے نمایاں وصف جو ہمیں ملتا ہے وہ آپ ﷺ کا محسن انسانیت ہونا اور رحمۃ للعالمین بن کر آنا ہے کیونکہ ہم جس اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں وہ خود بھی تو رحمٰن اور رحیم ہے اور جس پیارے نبی ﷺ کے ہم امتی ہیں، رب کریم نے انہیں رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ سراپا رحمت ہے اور آپ مجسم رحمت۔ آپ ﷺ کے پیغام میں بھی انسانیت سے پیار و محبت، شفقت اور مہربانی کی تعلیم ہے، آپ ﷺ کا پیغام امن اور سلامتی ہے۔

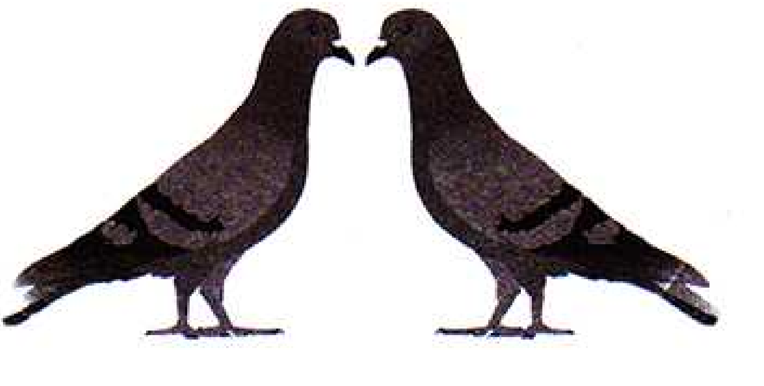

رسول اکرم ﷺ کی خوش طبعی

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے دل لگی کے طور پر ایک شخص سے پوچھا ''بتاؤ تمہارے ماموں کی بہن تمہاری کیا لگی؟''

وہ شخص سادہ لوح واقع ہوا تھا، سر جھکا کر سوچنے لگا۔ حضور اکرم ﷺ مسکرائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہوش کر! کیا تجھے اپنی ماں بھول گئی؟ وہی تو تیرے ماموں کی بہن ہے۔''

ایک دفعہ ایک نابینا شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میری بخشش ہو جائے گی؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ''بھائی کوئی اندھا جنت میں نہیں جائے گا۔''

اندھا شخص رونے لگا۔ حضور اکرم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: ''بھائی کوئی اندھا، اندھے کی حیثیت سے جنت میں داخل نہ ہوگا۔ سب کی آنکھیں روشن ہوں گی۔''

☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ عبدالمطلب جو بہت بوڑھی تھیں، ایک دفعہ خدمت اقدس حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں: ''حضور اکرم ﷺ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے۔''

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی۔'' وہ حیران رہ گئیں اور اسی حیرانی میں رونے لگیں۔ حضور اکرم نے فرمایا: ''بڑی اماں روتی کیوں ہو؟ کیا قرآن نہیں پڑھا۔ بوڑھے لوگ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہ ہوں گے بلکہ وہ جوان ہو کر جنت میں جائیں گے۔''

ایک روز رسول اکرم ﷺ چند صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ ایک صاحب کچھ کھجوریں لے کر آئے اور بطور تحفہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ حضور ﷺ نے سب صحابہؓ کو کھجوریں کھانے کا حکم دیا اور خود بھی میں تشریف فرما تھے۔ حضرت علیؓ جو عمر میں سب سے چھوٹے تھے، آپ ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے۔ حضور ﷺ ازراہ مذاق کھجوریں کھا کر گٹھلیاں حضرت علیؓ کے آگے رکھنے لگے۔ جب صحابہؓ نے دیکھا تو وہ بھی کھجوریں کھا کر گٹھلیاں حضرت علیؓ کے سامنے رکھنے لگے، یہاں تک کہ ان کے سامنے بہت سی گٹھلیاں جمع ہوگئیں۔ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آپؓ نے اتنی زیادہ کھجوریں کھائی ہیں۔'' حضرت علیؓ نے فوراً کہا'' میں نے تو صرف کھجوریں کھائی ہیں۔ آپ ﷺ تو گٹھلیاں بھی کھا گئے ہیں۔'' یہ سن کر حضور اکرم مسکرا دیے۔

☆☆☆

رسول اکرم ﷺ کے ایک صحابی نعمانؓ تھے۔ ان کا قاعدہ یہ تھا کہ جب شہر میں کوئی نئی چیز آتی تو وہ شے خرید کر حضور اکرم ﷺ کی خدمات میں بطور ہدیہ پیش کرتے اور جب دکان دار اس چیز کی قیمت طلب کرتا تو اس کو ساتھ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آجاتے عرض کرتے: ''حضور ﷺ! فلاں شے کی قیمت اس شخص کو عنایت فرمادیجئے۔''

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے تھے: ''تم نے وہ چیز بطور تحفہ مجھے دی تھی'' نعمانؓ عرض کرتے: ''واللہ! اس کی قیمت میرے پاس نہ تھی چاہتا تھا کہ وہ شے سب سے پہلے آپ کی خدمت میں ہدیے کے طور پر پیش کروں۔'' حضور اکرم ﷺ مسکرا دیتے اور اس کی قیمت دکان دار کو ادا کر دیتے۔

نبی ﷺ کی محبت میں اور کہیں جی نہیں لگتا

حاجی عبدالرزاق جانگڑا

جائیں کہیں نام نہ لیں نبی ﷺ کا تو جی نہیں لگتا
جیسے چاند کو دیکھ لیا تو ستاروں میں جی نہیں لگتا

راہ رسول ﷺ پر چلنے سے تو آپ ﷺ نے اپنی منزل پالی
مدینہ جانے کے سوا اور کہیں بھی اب جی نہیں لگتا

مدینہ کی بہاریں اور نظارے دیکھ لئے ہوں جس شخص نے
دنیا کی عیش و آرام اور چمک دھمک میں جی نہیں لگتا

جو سچے عاشق رسول ﷺ ہیں اپنی دھن میں ہوتے ہیں مست
کھو جاتے ہیں نبی ﷺ کی محبت میں اور کہیں جی نہیں لگتا

بھیجا اللہ نے بھی اپنے دلدار ﷺ کو دنیا میں نفرت مٹانے
رکھو یاد خدا کے دلدار ﷺ کی نصیحتیں دوسری میں جی نہیں لگتا

جو شخص بری عادتیں چھوڑ دے وہ رکھے محبت نبی ﷺ کی دل میں
اس کا اپنے خاندان کے سوا باہر عیش عشرت میں جی نہیں لگتا

ٹھنڈا مشروبات اور شربت وغیرہ بہت پیتے رہتے ہیں
پی لیا آب زم زم تو اور مشروبات میں جی نہیں لگتا

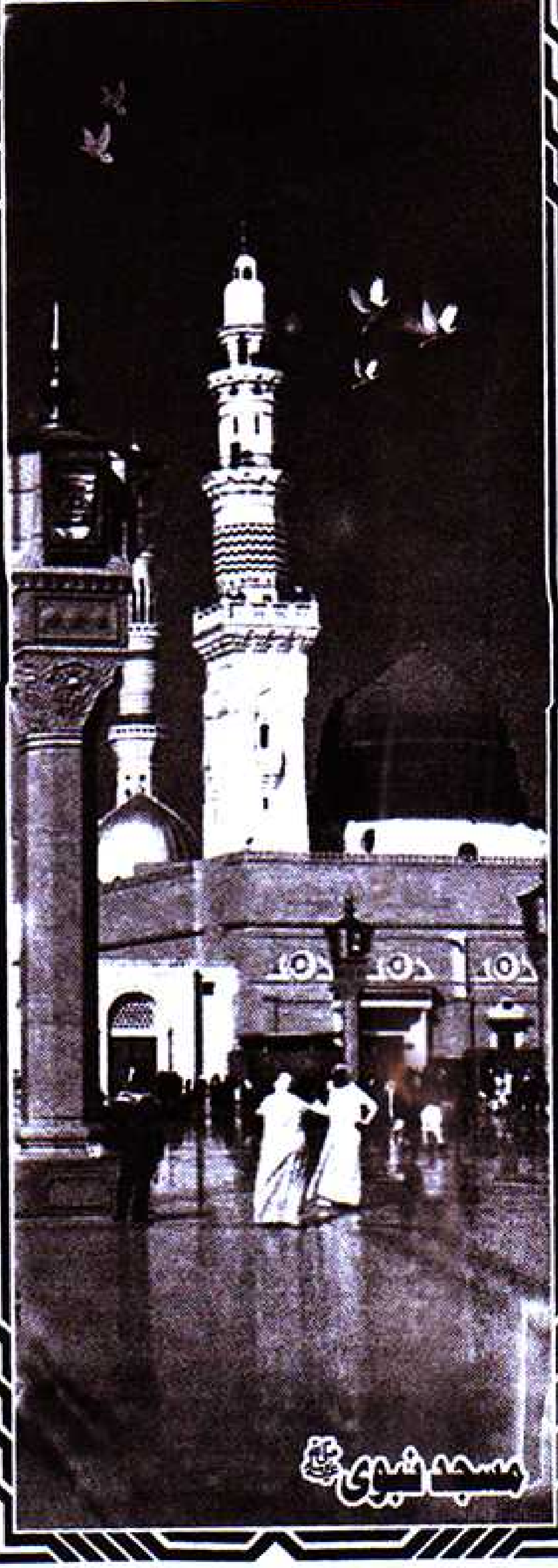

پیارے رسول ﷺ کے آخری ایام

ملک کے ممتاز ایٹمی سائنس داں اور دانشور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے قلم سے

Mr. Abdul Qadeer Khan

جو لوگ میرا کالم بہت شوق و محبت سے پڑھتے ہیں۔ ان کی خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے چند آخری ایام کی تفصیلات پیش کر رہا ہوں۔ وفات سے تین روز قبل جبکہ حضور اکرم ﷺ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے گھر تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ ''میری بیویوں کو جمع کرو۔'' تمام ازدواج مطہرات جمع ہو گئیں تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا ''کیا تم سب مجھے اجازت دیتی ہو کہ بیماری کے دن میں عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں گزار لوں؟''

سب نے کہا ''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو اجازت ہے۔''

پھر اٹھنا چاہا لیکن اٹھ نہ پائے تو حضرت علی ابن ابی طالبؓ اور حضرت فضل بن عباسؓ آگے بڑھے اور نبی ﷺ کو سہارے سے اٹھا کر سیدہ میمونہؓ کے حجرے سے سیدہ عائشہؓ کے حجرے کی طرف لے جانے لگے۔ اس وقت صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم ﷺ کو اس (بیماری اور کمزوری) حال میں پہلی بار دیکھا تو گھبرا کر ایک دوسرے سے پوچھنے لگے رسول اللہ (ﷺ) کو کیا ہوا؟ چنانچہ صحابہ کرام مسجد میں جمع ہونا شروع ہو گئے اور مسجد شریف میں ایک رش ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ کا پسینہ شدت سے بہہ رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کسی کا اتنا پسینہ بہتے نہیں دیکھا۔ اور فرماتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کو پکڑتی اور اس کو چہرہ اقدس پر پھیرتی کیونکہ نبی ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے کہیں زیادہ محترم اور پاکیزہ تھا۔

مزید فرماتی ہیں کہ اللہ کے حبیب ﷺ سے بس یہی ورد سنائی دے رہا تھا کہ ''لا الہ الا اللہ، بیشک موت کی بھی اپنی سختیاں ہیں'' اسی اثناء میں مسجد کے اندر آنحضرت ﷺ کی بیماری کے بارے میں خوف کی وجہ سے لوگوں کا شور بڑھنے لگا۔ آپ ﷺ سے دریافت فرمایا یہ کیسی آوازیں ہیں۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ لوگ آپ کی حالت سے خوف زدہ ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو۔ پھر اٹھنے کا ارادہ فرمایا لیکن اٹھ نہ سکے تو آپ ﷺ پر سات مشکیزے پانی کے بہائے گئے، تب کہیں جا کر کچھ افاقہ ہوا تو سہارے سے اٹھا کر منبر پر لایا گیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا آخری خطبہ تھا اور آخری کلمات تھے۔

فرمایا: ''اے لوگو! شاید تمہیں میری موت کا خوف ہے؟''

سب نے کہا: ''جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ''

ارشاد فرمایا! ''اے لوگو! تم سے میری ملاقات کی جگہ دنیا نہیں، تم سے میری ملاقات کی جگہ حوض (کوثر) ہے، اللہ کی قسم گویا کہ میں یہیں سے اسے (حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں، اے لوگو! مجھے تم پر تنگدستی کا خوف نہیں بلکہ مجھے تم پر دنیا کی فراوانی کا خوف ہے کہ تم اس کے معاملے میں ایک دوسرے سے مقابلے میں لگ جاؤ جیسا کہ تم سے پہلے والے لگ گئے، اور یہ دنیا تمہیں بھی ہلاک کرے جیسا کہ انہیں ہلاک کر دیا۔'' پھر مزید ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! نماز کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔'' (یعنی عہد کرو کہ نماز کی پابندی کرو گے، اور یہی بات بار بار دہراتے رہے)۔

پھر فرمایا: ''اے لوگو! عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، میں تمہیں عورتوں سے نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔'' مزید فرمایا: ''اے لوگو! ایک بندے کو اللہ نے اختیار دیا کہ دنیا کو چن لے یا اسے چن لے جو اللہ کے پاس ہے، تو اس نے اسے پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے'' اس جملے سے حضور اکرم ﷺ کا مقصد کوئی نہ سمجھا حالانکہ ان کی اپنی ذات مراد تھی۔ جبکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ وہ تنہا شخص تھے جو اس جملے کو سمجھے اور زار و قطار رونے لگے بلند آواز سے گریہ کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پکارنے لگے۔'' ہمارے باپ دادا آپ ﷺ پر قربان، ہماری مائیں آپ ﷺ پر قربان، ہمارے بچے آپ ﷺ پر قربان، ہمارے مال و دولت آپ ﷺ پر قربان'' روتے جاتے ہیں اور یہی الفاظ کہتے جاتے تھے۔ صحابہ کرامؓ (ناگواری سے) حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرف دیکھنے لگے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی بات کیسے قطع کردی؟ اس پر نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کا دفاع ان الفاظ میں فرمایا ''اے لوگو! ابو بکر کو چھوڑ دو کہ تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس نے ہمارے ساتھ کوئی بھلائی کی ہو اور ہم نے اس کا بدلہ نہ دے دیا ہو، سوائے ابو بکر کے کہ اس کا بدلہ نہیں دے سکا۔ اس کا بدلہ میں نے اللہ جل شانہ پر چھوڑ دیا۔

مسجد نبوی ﷺ میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابو بکر کے دروازے کے کہ جو کبھی بند نہ ہوگا۔'' آخر میں اپنی وفات سے قبل مسلمانوں کے لیے آخری دعا کے طور پر ارشاد فرمایا: ''اللہ تمہیں ٹھکانہ دے، تمہاری حفاظت کرے، تمہاری مدد کرے، تمہاری تائید کرے۔'' اور آخری بات جو منبر سے اترنے سے پہلے امت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمائی اور یہ کہ ''اے لوگو! قیامت تک آنے والے میرے ہر ایک امتی کو میرا اسلام پہنچا دینا۔'' پھر آنحضرت ﷺ کو دوبارہ سہارے سے اٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ اسی اثناء میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، نبی اکرم ﷺ مسواک کو دیکھنے لگے مگر شدت مرض کی وجہ سے طلب نہ کر پائے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ حضور اکرم ﷺ کے دیکھنے سے سمجھ گئیں اور انہوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے مسواک لے کر نبی اکرم ﷺ کے دہن مبارک میں رکھ دی، لیکن حضور اکرم ﷺ اسے استعمال نہ کر پائے تو سیدہ عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے مسواک لے کر اپنے منہ سے نرم کی اور پھر حضور اکرم ﷺ کو لوٹا دی۔ دہن مبارک اس سے تر رہے۔ فرماتی ہیں: آخری چیز جو آپ نبی کریم ﷺ کے پیٹ میں گئی وہ میرا لعاب تھا، اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا مجھ پر فضل ہی تھا کہ اس نے وصال سے قبل میرا اور نبی کریم ﷺ کا لعاب دہن یکجا کر دیا۔

اُم المومنین حضرت عائشہؓ مزید ارشاد فرماتی ہیں: ''پھر آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ تشریف لائیں اور آتے ہی رو پڑیں کہ نبی کریم ﷺ اٹھ نہ سکے، کیونکہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب بھی فاطمہؓ تشریف لاتیں حضور اکرم ﷺ ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ! ''قریب آجاؤ'' پھر حضور ﷺ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہؓ اور زیادہ رونے لگیں، انہیں اس طرح روتا دیکھ کر حضور ﷺ

نے پھر فرمایا! اے فاطمہ!'' قریب آؤ'' دوبارہ ان کے کام میں کوئی بات ارشاد فرمائی تو وہ خوش ہونے لگیں۔ حضورﷺ کے وصال کے بعد میں نے سیدہ فاطمہؓ سے پوچھا تھا کہ وہ کیا بات تھی، جس پر روئیں اور پھر خوشی کا اظہار کیا تھا، سیدہ فاطمہؓ کہنے لگیں کہ:'' پہلی بار (ب میں قریب ہوئی) تو فرمایا فاطمہ! میں آج رات (اس دنیا سے) کوچ کرنے والا ہوں جس پر میں رودی۔ جب انہوں نے مجھے بے تحاشا روتے دیکھا تو فرمانے لگے فاطمہ! میرے اہل خانہ میں سب سے پہلے تم مجھ سے آملو گی جس پر میں خوش ہوگئی''۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: پھر آنحضرتﷺ نے سب کو گھر سے باہر جانے کا حکم دیکر مجھ سے فرمایا'' عائشہ! میرے قریب آجاؤ'' پھر آنحضرتﷺ نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمانے لگے، مجھے وہ اعلیٰ وعمدہ رفاقت پسند ہے۔ (میں اللہ کی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت کو اختیار کرتا ہوں)۔ صدیقہ عائشہؓ فرماتی ہیں'' میں سمجھ گئی کہ انہوں نے آخرت کو چن لیا ہے۔'' جبرئیلؑ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر گویا ہوئے:'' یارسول اللہﷺ! ملک الموت دروازے پر کھڑے شرف باریابی چاہتے ہیں۔ آپ سے پہلے انہوں نے کسی سے اجازت نہیں مانگی۔'' آپﷺ نے فرمایا'' جبریل! اسے آنے دو'' ملک الموت نبی کریمﷺ کے گھر میں داخل ہوئے، اور کہا السلام علیک یارسول اللہ! مجھے اللہ نے آپ کی چاہت جاننے کیلئے بھیجا ہے کہ آپ دنیا میں رہنا چاہتے ہیں یا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس جانا پسند کرتے ہیں؟''۔

فرمایا'' مجھے اعلیٰ وعمدہ رفاقت پسند ہے، مجھے اعلیٰ وعمدہ رفاقت پسند ہے۔'' ملک الموت آنحضرتﷺ کے سرہانے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے! اے پاکیزہ روح۔ اے محمد بن عبداللہ کی روح۔! اللہ کی رضا خوشنودی کی طرف روانہ ہو، راضی ہوجانے والے پروردگار کی طرف جو غضبناک نہیں۔''

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: پھر نبی کریمﷺ کا ہاتھ نیچے آن رہا، اور سر مبارک میرے سینے پر بھاری ہونے لگا، میں سمجھ گئی کہ آنحضرتﷺ کا وصال ہوگیا۔ مجھے اور تو کچھ سمجھ نہیں آیا سو میں اپنے حجرے سے نکلی اور مسجد کی طرف دروازہ کھول کر کہا'' رسول اللہﷺ کا وصال ہوگیا! رسول اللہﷺ کا وصال ہوگیا'' مسجد آہوں اور نالوں سے گونجنے لگی ادھر علی اکرم اللہ وجہہ جہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے پھر ہلنے کی طاقت نہ رہی۔ ادھر عثمان بن عفانؓ معصوم بچوں کی طرح ہاتھ ملنے لگے۔ اور سیدنا عمرؓ تلوار بلند کر کے کہنے لگے:'' خبردار! جو کسی نے کہا رسول اللہﷺ وفات پا گئے، میں ایسے شخص کی گردن اڑا دوں گا...... میرے آقا تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے گئے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ملاقات کو گئے تھے، وہ لوٹ آئیں گے، بہت جلد لوٹ آئیں گے۔ اب جو وفات کی خبر اڑائے گا، میں اسے قتل کر ڈالوں گا۔''

اس موقع پر سب سے زیادہ ضبط، برداشت اور صبر کرنے والی شخصیت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی تھی۔ آپ حجرہ نبویﷺ میں داخل ہوئے، رحمت دو عالمﷺ کے سینہ مبارک پر سر رکھ کر رو دیئے۔ کہہ رہے تھے: ہائے میرا پیارا دوست! ہائے میرا مخلص ساتھی! ہائے میرا محبوب! ہائے میرا نبی۔ پھر آنحضرتﷺ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کہا:'' یارسول اللہﷺ! آپ پاکیزہ جئے اور پاکیزہ ہی دنیا سے رخصت ہوگئے۔'' سیدنا ابوبکرؓ باہر آئے اور خطبہ دیا'' جو شخص محمدﷺ کی عبادت کرتا ہے سن رکھے آنحضرتﷺ کا وصال ہوگیا اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی شانہ کی ذات ہمیشہ زندگی والی ہے جس کو موت نہیں۔'' سیدنا عمرؓ کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں کوئی تنہائی کی جگہ تلاش کرنے لگا جہاں اکیلا بیٹھ کر روؤں۔ آنحضرتﷺ کی تدفین کر دی گئی۔ سیدہ فاطمہؓ فرماتی ہیں:'' تم نے کیسے گوارا کرلیا کہ نبیﷺ کے چہرہ انور پر مٹی ڈالو؟، پھر کہنے لگیں: ہائے میرے پیارے بابا جان، کہ اپنے رب کے بلاوے پر چل دیے، ہائے میرے پیارے بابا جان، کہ جنت الفردوس میں

اپنے ٹھکانے کو پہنچ گئے، ہائے میرے پیارے بابا جان، کہ ہم جبریل کو ان کے آنے کی خبر دیتے ہیں۔ اللھم صلی علی محمد کما تحب وترضی۔

یہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کے آخری ایام، آپ ﷺ کی رحلت تک تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمودات (قرآن مجید) کی جیتی جاگتی مثال تھے۔ آپ ﷺ نے بنی نوع انسان پر جو احسان کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے محبوب ترین پیغمبر کا رحلت کے بعد محافظ و امین ہے۔ آپ ﷺ پر درود بھیجئے۔

(بشکریہ: روزنامہ جنگ کراچی۔ مطبوعہ بروز پیر 26 فروری 2018ء)

ضروری ہدایات

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

جشن عید میلاد النبی ﷺ

کی خوشیاں مبارک ہوں

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کے تمام معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

کی جانب سے عالم اسلام، اہل وطن، میمن برادری اور پوری بانٹوا میمن برادری کو

جشن عید میلاد النبی ﷺ

کی تہہ دل سے پرخلوص مبارک باد

پیش کرتے ہیں

نعمت عظمیٰ، اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرتِ طیبہ

تحریر: حاجی محمد حنیف طیب، سابق وفاقی وزیر، ممتاز سماجی، سیاسی اور مذہبی رہنما

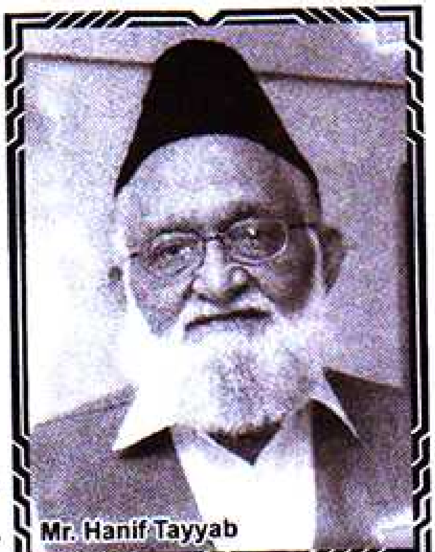
Mr. Hanif Tayyab

اللہ تعالیٰ نے تمام عالم پر اپنی ہزارہا نعمتیں عطا کیں، لیکن کسی نعمت کا احسان نہیں جتایا، جب نعمت مصطفیٰ ﷺ سے نوازا تو رب کریم نے احسان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں ان ہی میں سے پاک رسول بھیجا۔ جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلے گمراہی میں تھے۔'' (سورہ آل عمران) بلاشک وشبہ نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت عظمیٰ ہے۔

دنیا کی دیگر نعمتیں عارضی اور فانی ہیں کہ وہ ملتی تو ہیں مگر انہیں فنا ہے یا انسان مرجاتا ہے اور یہ نعمتیں خود بخود چھوٹ جاتی ہیں۔ ماں، باپ، بھائی، بہن، بیوی، بچے، گھر، دولت، سامان آسائش سب نعمتیں ہیں لیکن سب ہی فنا ہوجانے والی ہیں۔ رب تعالیٰ نے دنیوی نعمتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے اور آخرت زیادہ بہتر ہے۔'' جب اس بات کی وضاحت خود قرآن نے دے دی کہ دنیوی ساز و سامان کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور آخرت ہی سب سے بہتر ہے تو پھر ہم اس نعمت عظمیٰ کا چرچا خوب کریں گے کہ جس کی بارگاہ میں سیدنا

حضرت ابوبکرؓ آئے اور صدیق کے لقب سے معروف ہوئے، سیدنا حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو فاروق اعظمؓ بن گئے، سیدنا حضرت عثمانؓ غلامی مصطفیٰ ﷺ میں آئے تو غنی وذوالنورین بن گئے، سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ اسلام کی آغوش میں آئے تو شیر خدا بن گئے۔ نعمت عظمیٰ ایسی نعمت ہے جس کے صدقے ہمیں ابدی نعمتیں ایمان، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور تمام نیکیاں ملیں اور مرنے کے بعد بھی ان ہی کا ثواب ہمیں ملتا رہے گا اور یہی نعمت عظمیٰ قیامت کے دن ہمارے کام آئے گی۔

چنانچہ رب تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ اور ہمارے آقا ومولیٰ سید عالم نور مجسم ﷺ سے حضرت انسؓ نے ایک دن عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ قیامت کے دن ہم آپ کو کہاں تلاش کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تین مقامات میں سے کسی ایک پر موجود ہوں گا یا تو میزان پر جہاں میری امت کے اعمال وزن ہوں گے اگر کسی کی نیکیاں کم ہوں گی تو میں انہیں پورا کردوں گا یا پھر تم مجھے حوض کوثر پر پاؤ گے کہ میں اپنی پیاسی امت کو برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید پانی پلا رہا ہوں گا جس کے پینے کے بعد پھر کبھی پیاس نہ لگے گی یا پھر تم مجھے پل صراط پر دیکھو گے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ایک راستہ ہے، جس پر سے خیریت کے ساتھ گزرنے والے جنت میں داخل ہوں گے اور اس سے کٹ جانے والے جہنم میں گر پڑیں گے میں یہاں اپنی امت کے خیریت سے گزر جانے کی دعا کرتا رہوں گا، اے میرے رب میری امت کو سلامتی سے گزار دے (مدارج النبوۃ)

سورہ آل عمران کی آیت مبارکہ میں پروردگار نے مسلمانوں پر احسان جتایا، احسان اسی پر جتایا جاتا ہے جو اس نعمت سے پورا پورا فیض یاب ہوا اور وہ مسلمان ہی ہیں جنھوں نے رسول اکرم ﷺ کی رسالت کا اعتراف کیا، ان کی اتباع وپیروی کا عہد کیا اور خیر امت جیسی صفت سے موصوف ہوئے۔ جب بھی حضور اکرم ﷺ کی عظمت کو کفار نے کم کرنے کی کوشش کی تو نبی کریم ﷺ کی طرف سے رب تعالیٰ نے ایسا جواب دیا کہ وہ تا قیامت پڑھا جائے گا۔ کافروں نے سید عالم ﷺ پر یہ اعتراض کیا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوئے تو دنیا ترک کردیتے، بیوی بچوں سے کچھ واسطہ نہ رکھتے۔ اس مالک بحر وبر عزوجل نے کفار کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے یہ آیت مبارکہ اپنے محبوب کبریا ﷺ پر نازل فرمائی: ''بے شک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور بچے کیے۔'' یعنی بیوی، بچے اور دنیوی تعلقات کا ہونا عین کمال ہے۔ محبوب رب العالمین ﷺ کی ذات مبارکہ سے جو منسوب ہوا اسے رب العالمین نے دائمی عظمت بخش دی۔

ذکر نعمت: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذکر نعمت کے حوالے سے اپنی لاریب کتاب میں وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ قوم کو وہ خصوصی ایام یاد دلائے جانا چاہئیں، جن میں اسے رب العزت کا کوئی خاص انعام ملا جیسا کہ ارشاد ہوا: ترجمہ ''اور انہیں یاد دلایئے اللہ کے دن'' (سورۂ ابراہیم) یہاں بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے کہ انہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو اللہ کے وہ خاص دن یاد دلایا کریں جن میں انہیں فرعون کے ظلم وستم سے نجات ملی۔ ان میں من سلویٰ نازل ہوا اور اسی قسم کے دوسرے دن جن میں انہیں انعامات سے نوازا گیا تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی قوم سے اللہ کے خاص دنوں کو یاد کرائیں تو یقیناً اس نعمت عظمیٰ کا ذکر عین مرضی الٰہی کے مطابق ہے جس کے ذکر کو رب تعالیٰ نے بلند بھی فرمایا اور اسے اپنا ہی ذکر قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: ترجمہ ''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کردیا۔'' (سورہ الانشراح) دوسری جگہ مالک عرش وفرش نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔'' (سورۃ الانشراح)

شکر نعمت: نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ کو معلوم ہوا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ جب کچھ یہودیوں سے

اس روزے کی وجہ معلوم کی گئی تو انہوں نے بتایا کہ یہ عاشورہ وہ تاریخ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلائی تو ہم اس نعمت پر شکر کرتے ہوئے یہ روزہ رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ جاننے کے بعد ارشاد فرمایا: ''ہم تمہاری بہ نسبت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں تو آپ نے خود روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔'' اسی لیے عاشورہ کا روزہ مستحب ہونا باقی ہے، کسی نے اسے حرام قرار نہیں دیا، رحمۃ اللعالمین ﷺ نے خود اپنے پیشرو نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یاد کو باقی رکھنے اور ان کی نجات کا دن منانے کی اجازت دی تو نعمت مصطفیٰ ﷺ کہ جن کے صدقے دنیوی واخروی نعمتیں ملیں تو اس دن فرحت و مسرت کا اظہار کرنا کتنی بڑی نیکی اور شکر گزاری ہے۔ خود صاحب شریعت ﷺ نے بھی اپنی پیدائش کا دن یاد رکھا۔

حضرت ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ نبی آخرالزماں ﷺ پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ سے اس روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہوا'' یعنی یہ روزہ اس دن میں کسی خوبی کی وجہ سے نہیں رکھا جاتا ہے جو پیر کے دن نصیب ہوئیں۔ ایک میری (حضور اکرم ﷺ کی) پیدائش دوسرے نزول قرآن کی ابتدا۔ یعنی خود نعمت عظمیٰ ﷺ کی سنت ہے کہ اس دن فرحت و مسرت کا اظہار کیا جائے۔ رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ اس دن ہمیں شکر ادا کرنے کی توفیق مرحمت عطا فرمائے (آمین)

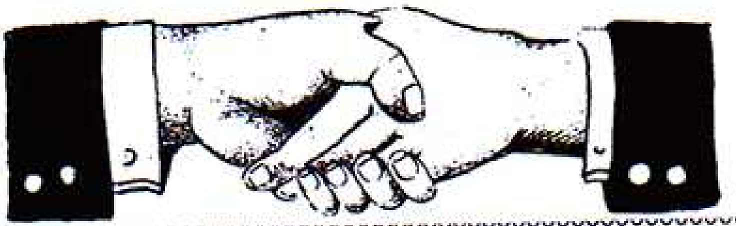

نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ ﷺ پنہاں بگیر

(علامہ محمد اقبال)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا منگتا ہوں اور تو دو عالم کو عطا کرنے والا ہے، روز محشر میرا عذر قبول فرمانا، اگر میرے اعمال کا حساب ناگزیر ہو جائے تو پھر اے مالک و مولیٰ! اسے میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا۔

یاد میں سرکار ﷺ کی ڈوبا دل

کوثر جوناگڑھی

شاہ والا کا کرم ہو اور پھر کیا چاہیے
ان کی رحمت دم بدم ہو اور پھر کیا چاہیے

سر درِ اقدس پہ خم ہو اور پھر کیا چاہیے
بارش ابر کرم ہو اور پھر کیا چاہیے

آسماں جن کا، زمین جن کی ہو، جن کی کائنات
ان کا سایہ ہر قدم ہو اور پھر کیا چاہیے

جس خوشی میں غم ہو پنہاں، کیوں اسے اپنائیں ہم
جاوداں جب ان کا غم ہو اور پھر کیا چاہیے

یاد میں سرکار ﷺ کی ڈوبا ہے دل صبح و شام
چشم بھی فرقت میں نم ہو اور پھر کیا چاہیے

گر عطا ہو ان کی الفت اور سلیقہ نعت کا
اور اک اچھا قلم ہو اور پھر کیا چاہیے

سانس میں کوثر بسی ہو زلف عنبر کی مہک
اور خوشبو دم بدم ہو اور پھر کیا چاہیے

پانچواتحاد پانچی ترقی نے
خوشحالی جوضامن آئیے

زیارتِ رسول اللہ ﷺ

تحریر و تدوین : کھتری عصمت علی پٹیل

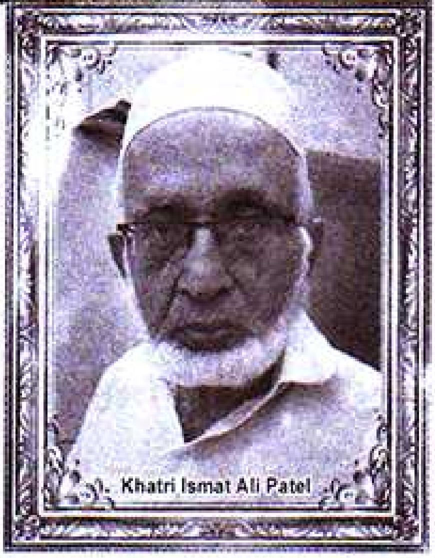

سرکار دو عالم ﷺ گو کہ دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں مگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ ﷺ نہ صرف دنیاوی حالات سے باخبر ہوتے ہیں بلکہ اپنے پسندیدہ اور دین دار امتیوں کو حالت خواب میں اپنا دیدار بھی کرواتے ہیں۔ انہیں اچھے کاموں کی تلقین فرماتے ہیں اور آنے والے حالات سے آگاہ فرما دیتے ہیں۔ ذیل میں حضور اکرم ﷺ کی وہ حدیث بھی نقل کی جا رہی ہے۔ آپ ﷺ حالت خواب میں لوگوں کو اپنی زیارت سے مشرف کرواتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختصر تاریخی اور سچے واقعات بھی نقل کیے جا رہے ہیں جن سے خواب کی حالت میں دیدار نبی ﷺ کی تصدیق ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو رحمۃ اللعالمین یعنی جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''نیک خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔'' (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا' کیوں شیطان میری صورت اختیار نہیں

کر سکتا۔'' (بخاری ومسلم)

امام بخاریؒ کی شہادت (گواھی) : ایک شب حضرت امام بخاریؒ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ لیٹے ہوئے آرام فرما رہے ہیں' اور امام صاحب قریب بیٹھے ہوئے پنکھا جھل جھل کر مکھیاں اڑا رہے ہیں۔ صبح کو آپ نے اپنے عالی قدر اور شفیق استاد حضرت اسحاق راہو یہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس مبارک خواب کا ذکر کیا۔ جسے سن کر استادِ محترم نے فرمایا: ''مبارک ہو' تمہیں کلام رسول اللہ ﷺ کی تدوین کے لئے چن لیا گیا ہے اور یہ سعادت تمہارا مقدر ہے۔'' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ خواب اور اس کی تعبیر حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔ (سیرت امام بخاری، دیباچہ صحیح بخاری شریف)

انتقال کی بشارت : جناب عبدالواحد طوسی رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے اور اپنے زمانے کے اکابر اولیاء اللہ میں شمار ہوتے تھے۔ ایک شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ سرِ راہ کسی کے منتظر کھڑے ہیں۔ انہوں نے سلام کے بعد عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! کس کا انتظار ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔'' حضرت عبدالواحد طوسیؒ فرماتے ہیں کہ چند روز بعد ہی مجھے امام بخاریؒ کی وفات کی خبر ملی تو میں نے اس کی تحقیق کی۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ جس وقت میں نے خواب دیکھا تھا ٹھیک اسی وقت امام بخاریؒ کا انتقال ہوا تھا۔ (امام بخاریؒ مصنف مغیث احمدؒ روزنامہ جسارت ص 2.....30 اکتوبر 1971ء)

حضور ﷺ کی سنت : حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جو اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں اور جن کا نام تاریخ تصوف اور تزکیہ نفس میں ایک مستقل منارۂ نور کی حیثیت اختیار کر چکا ہے' انہوں نے شادی نہیں کی تھی۔ انہوں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک بہت ہی عظیم الشان اور نورانی عمارت ہے جس میں اولیاء اللہ آتے جاتے ہیں، مگر جب وہ اندر جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو دروازہ بند پاتے ہیں۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ نبی ﷺ ہے۔ انہوں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے بہت سے انعامات سے نوازا ہے مگر آج مجھے اس دربار میں جانے کی اجازت کیوں نہیں ملتی۔ اسی وقت آنحضرت ﷺ نے عمارت کے ایک حصے سے سر مبارک نکال کر فرمایا: ''یہاں صرف اس کو باریابی کی اجازت ہے یا ہو سکتی ہے جو میری سنت ادا کرے۔'' آنکھ جو کھلی تو حضرت بایزید بسطامیؒ آبدیدہ تھے۔ فرمایا کہ حکم نبوی ﷺ سے چارہ نہیں اور ضعیف العمری میں شادی کر لی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام۔ جلد دوم۔ مولانا نجم الدین اصلاحی' ص ۱۸۱۔۱۸۲)

تین شک : ایک بار سلطان محمود غزنوی کو تین باتوں کے بارے میں شک ہو گیا۔ اس حدیث کے بارے میں تھا جس میں یہ حقیقت بیان ہوئی ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ دوسرا شک قیامت کے بارے میں تھا اور تیسرا شک امیر ناصر الدین سبکتگین سے اپنی نسبت کے بارے میں تھا۔ یہ تین شکوک سلطان محمود غزنوی کے لئے کوفت اور اضطراب قلب کا باعث تھے۔ انہی ایام میں ایک مرتبہ سلطان محمود غزنوی کہیں سے آ رہا تھا۔ فراش' شمع اور سونے کا شمع دان لیے ہوئے ہمراہ تھا۔ ایک جگہ دیکھا کہ ایک طالب علم مدرسہ میں اپنا سبق یاد کر رہا ہے اور اندرون مدرسہ اندھیرا ہے۔ اس کو کتاب کی تحریر دیکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہاں سے اٹھ کر باہر آ جاتا ہے اور ایک دکان دار کے چراغ کے قریب ہو کر تحریر دیکھ کر پھر اپنی جگہ لوٹ جاتا ہے۔ اس منظر نے سلطان کے دل پر گہرا اثر کیا۔ اس نے فوراً اپنا شمع دان طالب علم کو دے دیا۔ اس شب اسے آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ سلطان نے دیکھا کہ سرور کونین ﷺ فرما رہے ہیں: ''اے امیر سبکتگین کے بیٹے! اللہ تجھے دونوں جہانوں میں ایسی عزت

دے جیسی تو نے میرے وارث کو دی ہے۔''

اس طرح اس زیارت نبوی ﷺ اور گفتگو نبوی ﷺ سے سلطان محمود کے تینوں شک کافور ہو گئے اور طمانیت قلب پیدا ہو گئی۔

سخت مصیبت میں گرفتار کی مصیبت رفع ہوگئی : حضرت ابو عبداللہ مغربیؒ ایک مرتبہ سخت مصیبت میں گرفتار تھے۔ ایک شب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زیارت ہوئی تو عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! میں کیا پڑھوں؟ سخت بلا میں گرفتار ہوں۔'' آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھو اور چاروں سجدوں میں چالیس چالیس مرتبہ 'لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین'' پڑھو۔ انشاء اللہ مصیبت رفع ہو جائے گی۔'' (طب روحانی۔ ص 92 مولف مولانا محمد ابراہیم دہلوی)

امام ابو حنیفہؒ کو نصیحت : ایک شب امام ابوحنیفہ کو رسول اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے دیکھا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی ہڈیوں کو لحد مبارک سے جمع کر رہے ہیں اور بعض ہڈیوں کو وہ ہڈیوں کے مقابلے میں ترجیح دے رہے ہیں۔ بیدار ہوئے تو آپ اس خواب سے سخت پریشان ہوئے اور پھر جناب محمد بن سیرین کے ایک ساتھی سے اس کی تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے بشارت دی اور بتایا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی سنت میں حفاظت میں اس درجہ اور مقام پر پہنچیں گے کہ صحیح کو غلط سے جدا کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے تجھے میری سنت کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کیا ھے : ایک اور مرتبہ امام ابوحنیفہ کو زیارت رسول ﷺ کی فضیلت نصیب ہوئی۔ اس مرتبہ آپ نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ آپ سے فرما رہے ہیں: ''اے ابوحنیفہ! اللہ تعالیٰ نے تجھے میری سنت کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ گوشہ نشینی کا قصد مت کر۔'' (کشف المحجوب ص 153 'مصنف حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ)

حوض شمسی۔۔ شمسی تالاب (آب شیریں) : حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ فرماتے ہیں: ''سلطان شمس الدین التمش کو ایک یادگار حوض بنانے کی تمنا تھی۔ وہ اکثر اپنے مصاحبوں کے ہمراہ موزوں اور عمدہ جگہ کے لئے سرگرداں رہتا تھا۔ آخر ایک دن اس نے اپنے ذوق کے مطابق عمدہ جگہ تلاش کر لی اور پھر وہاں نشان لگا کر واپس اپنے محل میں آ گیا۔ التمش بڑا ذہین' شجاع' متقی' پرہیزگار اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا حکمراں تھا۔ اس بات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک کشیدہ قامت اور صاحب جمال ہستی' جن کی تعریف بیان کرنے کے لئے انسانی ذخیرہ الفاظ عاجز ہیں ایک گھوڑے پر سوار ہیں۔ چند اور ہستیاں بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ انہوں نے سلطان کو اپنے پاس بلایا اور دریافت کیا: ''کیا ارادہ رکھتا ہے؟'' سلطان نے عرض کی: ''نیت تو یہ ہے کہ ایک عمدہ حوض بنواؤں۔'' اس اثناء میں کسی نے التمش سے کہا: ''اے التمش! آپ ﷺ سرور کونین ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ سے التجا کر کہ گوہر مقصود حاصل ہو جائے۔''

یہ سنتے ہی سلطان نے اپنا سر آنحضرت ﷺ کے قدم مبارک پر رکھ دیا۔ اسی وقت آپ ﷺ نے زمین پر لات ماری اور وہاں سے چشمہ آب پھوٹ پڑا۔ اب آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے التمش' اس جگہ حوض بنا۔ یہاں سے ایسا پانی نکلے گا کہ اس جیسا'' آب شیریں'' کہیں سے بھی نہیں ملے گا۔'' اس وقت سلطان کی آنکھ کھل گئی۔ وہ سرعت کے ساتھ اٹھا اور خواب والی جگہ پر پہنچا تو دیکھا کہ فی الواقع زمین سے پانی ابل رہا تھا۔ چنانچہ اس نے اسی جگہ حوض بنوایا جو آگے چل کر حوض شمسی یا شمسی تالاب کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اپنی خواہش کے مطابق اسی حوض سے چند کلومیٹر دور دفن ہوئے۔ یہ حوض مہرولی پرانی دلی میں آج بھی موجود ہے۔

بادشاہت کی نوید : سلطان محمود غزنوی کے والد امیر سبکتگین غزنی کی سلطنت پانے سے قبل اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ ان ایام میں وہ عسرت اور جدوجہد کی زندگی گزار رہے تھے۔ ان کا اکثر وقت سیر وشکار میں صرف ہوتا تھا۔ ایک دن شکار کھیلنے کے لئے جا رہے تھے تو ایک ہرنی اور اس کا بچہ چرتے ہوتے دکھائی دیئے۔ امیر سبکتگین نے اپنے تیز رفتار گھوڑے کو ایڑیاں لگائیں اور تیزی کے ساتھ اس کے پیچھے چلے۔ ماں بچہ یہ صورت حال دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

ہرنی تو تیزی سے بھاگ کر کہیں سے کہیں پہنچ گئی مگر بچہ زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ سبکتگین نے آلیا اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد اسے زندہ پکڑ لیا۔ پھر گھورے پر ڈال لیا اور گھر کی راہ لی۔ واپسی کے وقت سبکتگین کو یہ احساس ہوا کہ کوئی چپکے چپکے اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ ایک بار جو اچانک انہوں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ بچے کی بدنصیب ماں ہرنی تھی جو پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھی۔ امیر نے اسے غور سے دیکھا تو ان کا دل ہل گیا۔ ہرنی کا سارا وجود غم واندوہ کا مرقع بنا ہوا تھا۔ اس کا انگ انگ ''رحم رحم'' پکار رہا تھا۔ وہ اپنے بچے کے لئے بری طرح بے چین ہو رہی تھی اور ملتجی نگاہوں سے گویا امیر سبکتگین سے کہہ رہی تھی۔''''میرے بچے کو چھوڑ دے۔ میرے بچے کو چھوڑ دے۔'' امیر سبکتگین ممتا کی ماری ہرنی کو زیادہ دیر غم زدہ نہ دیکھ سکا۔ اسے اپنے آپ پر اور اپنی اس حرکت پر شرمندگی ہوئی۔ اس نے بچے کو آزاد کر دیا۔ بچہ چھلانگیں مارتا ہوا اپنی ماں کے پاس پہنچ گیا۔ اب ہرنی بہت مطمئن توانا اور مسرور دکھائی دینے لگی او راپنے بچے کو لے کر جنگل کی طرف چل پڑی۔ مگر بار بار وہ پلٹ کر سبکتگین کو دیکھتی رہی۔ بلاشبہ وہ امیر کی رحم دلی کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔ جب وہ گھنے جنگل میں غائب ہوگئی تو امیر سبکتگین نے بھی گھر کی راہ لی۔ اس وقت امیر کا وجود انتہائی سبک 'لطیف اور مطمئن ہوگیا تھا۔

اس شب کو امیر سبکتگین نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے سبکتگین کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: ''سبکتگین! تم نے ہرنی پر رحم کیا۔ تمہارا یہ کام رب العالمین کو بہت پسند آیا۔ تمہارا نام فہرست سلاطین میں درج کرلیا گیا ہے۔ اب تم عنقریب بادشاہ بنا دیئے جاؤ گے۔ لیکن سلطنت ملنے پر مغرور مت ہوجانا اور اپنی رعایا کے ساتھ اسی طرح مہربانی کا سلوک کرنا۔'' اس کے بعد امیر سبکتگین کی آنکھ کھل گئی۔ تاریخ شاہد ہے کہ ایک معمولی قبیلے کا سردار ایک غیر معمولی اور عظیم الشان سلطنت کا بانی بنا۔ (اخلاقی کہانیاں۔ جلد دوم۔ ص ۱۵۔۱۶)

بادشاہ کی تبدیلی : ایک بار شیر شاہ سوری نے خواب میں دیکھا کہ وہ دربار رسول ﷺ میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ مغل شہزادہ نصیر الدین ہمایوں بھی موجود ہے۔ ہمایوں نے تاج شاہی پہن رکھا ہے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمایوں کے سر سے تاج شاہی اتارا اور اسے شیر شاہ سوری کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا: ''شیر شاہ! عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرنا۔'' اسی وقت شیر شاہ کی آنکھ کھل گئی۔ اس زیارت کو ابھی زیادہ ایام نہیں گزرے تھے کہ شیر شاہ سوری کی قلیل اور ہمایوں کی کثیر افواج میں بڑے غضب کا معرکہ ہوا۔ ہمایوں نے شکست کھائی اور بہ مشکل جان بچا کر بھاگا۔ وہ ایران چلا گیا' اور تقریباً پندرہ برس وہاں رہا اور شیر شاہ سوری برصغیر کا بادشاہ بنا۔ (معارف اعظم گڑھ)

اندلس تمہارا ھے : موسیٰ بن نصیر نے طارق بن زیاد کو اندلس پر لشکر کشی کا حکم دیا۔ طارق اپنا سات ہزار کا لشکر چار کشتیوں میں سوار کر کے آبنائے جبل الطارق کے پاس اندلس کے جنوبی راس پر جا اترا۔ طارق ابھی آبنائے کے وسط میں ہی تھا اور اندلس کے ساحل پر نہیں پہنچا تھا کہ اس پر غنودگی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس عالم میں اس کو خواب میں زیارت نبوی ﷺ نصیب ہوئی۔ اس نے خواب میں دیکھا اور سنا کہ حضور اکرم ﷺ سرور کائنات ﷺ اس سے فرما رہے ہیں: ''اندلس تمہارے ہاتھ پر فتح ہوجائے گا۔'''' اس کے فوراً بعد طارق کی آنکھ کھل گئی اور اس کو اپنی فتح کا یقین کامل ہوگیا۔ (تاریخ اسلام۔ جلد سوم۔ مولف مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

حاجی محمد حنیف بلو شہید کی ایک یادگار تحریر

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت با سعادت بلاشبہ اہل دنیا کے لئے رب العزت کا ایک عظیم انعام ہے۔ محسن انسانیت ﷺ کی آمد سے قبل عرب اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا لیکن جب آپ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو کفر و شرک کے اندھیروں میں اسلام و توحید کا چراغ جل اٹھا۔ فسق و فجور کے اندھیروں میں نیکی و شرافت کا نور پھیل گیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے تو باغ ہستی میں بہار آگئی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ عز و جل نے نبی آخر الزماں کا ذکر مبارک مفصل بیان فرمایا ہے۔ کہیں آپ ﷺ کے حسن و جمال کی تصویر ہے، کہیں آپ کے خلق عظیم کا تذکرہ ہے۔ کہیں آپ ﷺ کے لطف و کرم کا ذکر اور کہیں تمام انبیاء علیہ السلام سے آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے کا عہد لیا جا رہا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: "اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

یہ حضور ﷺ کا ہی فیضان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کو بہترین امت قرار دیا اور آپ ﷺ کے سبب اس امت کو اکرام و فضیلت اور ایسے فضائل و خصائل عطا فرمائے جو کسی اور امت میں نہیں۔ اسے سب سے بہتر امت بنایا۔ اس کا نام مسلمان رکھا دین اسلام کے ساتھ اسے مخصوص فرمایا۔ یہ دین اس کا پسندیدہ ہے۔ اس دین کو امت کے لئے مکمل فرمایا۔ اس امت کو سابقہ انبیاء علیہ السلام کے حق میں ان کی امتوں کے خلاف گواہ بنایا۔ ان میں ایک گروہ تا قیامت حق پر قائم رہے گا۔ پل صراط پر سے سب سے پہلے یہ امت گزرے گی۔ سب سے پہلے یہ ہی امت

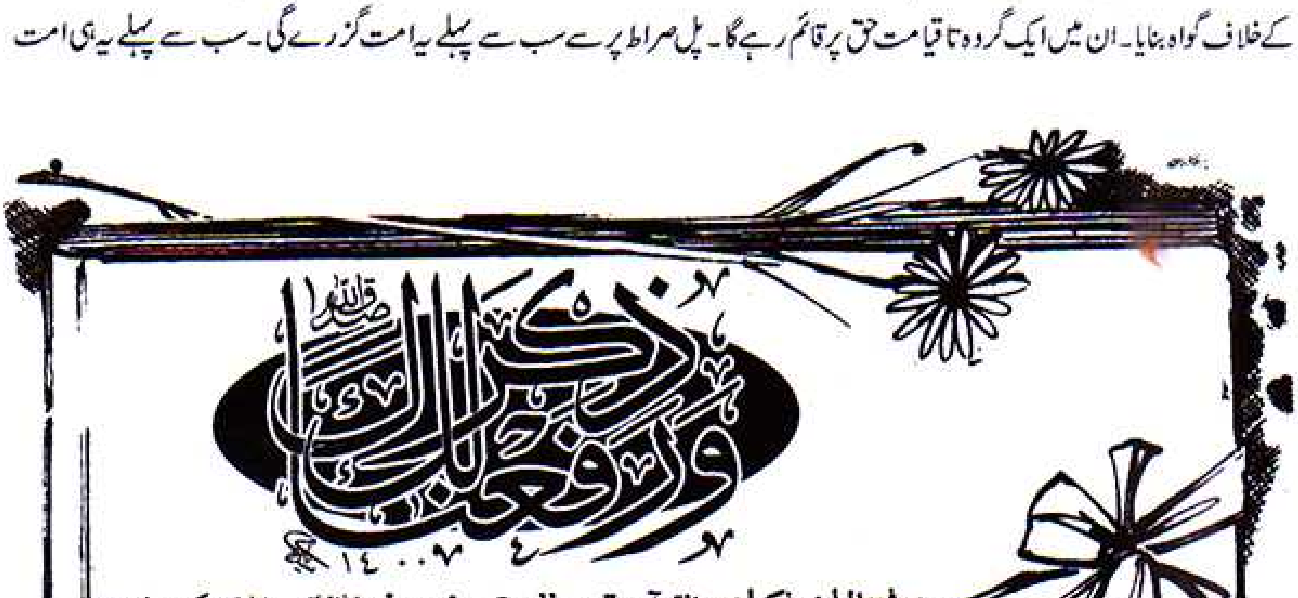

جنت میں داخل ہوگی دوسرے لوگوں کو اس کا فدیہ بنایا جائے گا۔ جنت میں اکثریت اسی امت کی ہوگی۔ جنت کا سربراہ اس امت سے ہوگا۔ کفار تمنا کریں گے کہ کاش! ہم اس امت سے ہوتے۔ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''تم بہترین ہو ان سب امتوں میں سے جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

اگر رسول اللہ ﷺ نہ ہوتے تو امت محمدیہ کو یہ انعامات ہرگز نہ ملتے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دنیا میں تشریف لاتے ہی کفر کے بادل چھٹ گئے۔ کعبۃ اللہ میں جہاں عبادت کے لئے بت رکھ دیئے گئے تھے، وہ بھی نبی اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کی گواہی دے رہے تھے۔ حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ جس رات آقائے نامدار ﷺ کا ظہور ہوا، میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ کعبہ سجدے میں گر گیا ہے اور کعبے سے آواز آئی کہ ''اے آمنہ تجھے مبارک ہو! تیرے گھر امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔ کعبہ کے اندر جو ہبل نامی بڑا بت تھا، اس کے اندر سے بھی آواز آئی۔ کہ خبردار نبی آخرالزماں ﷺ دنیا میں تشریف لے آئے ہیں اور ان کا نور مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل گیا ہے اور یہ اس ہی نور کی کرنیں ہیں کہ آج طویل صدیاں گزرنے کے باوجود بھی مسلم تو مسلم غیر مسلم بھی حضور اکرم ﷺ کی عظمت کے گن گاتے ہیں اور آپ ﷺ کے حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ جس دین کا تعارف ایک لاکھ سے زیادہ پیغمبروں کے ذریعے ہوا، اس کی تکمیل کا فریضہ نبی اکرم ﷺ نے انجام دیا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرے محبوب تو کہہ دے کہ اللہ کسی فرشتے کسی قوم اور کسی جماعت کا رب نہیں بلکہ وہ نسل انسانی کا رب ہے اور ہم نے آپ ﷺ کو بھی نسل انسانی کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور یہ کہا اے محمد ﷺ تم اخلاق کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز ہو۔ آپ ﷺ کے اخلاق و عادات قرآن کریم کی عملی تفسیر ہیں۔ آپ ﷺ کو سخت کلامی سے نفرت تھی۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ سخت کلامی سے امت کو منع فرمایا۔ آپ ﷺ نہ صرف ملازمین کے کاموں میں مدد دیتے تھے بلکہ ان کے ساتھ کھانا بھی تناول فرماتے۔ سلام میں ادنیٰ و اعلیٰ سب پر سبقت لے جاتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں دس سال حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے کبھی بھی سخت لفظ نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ ہمیشہ معاف فرمادیا کرتے تھے۔ فتح خیبر کے بعد ایک یہودی عورت نے آپ ﷺ کی دعوت فرمائی اور کھانے میں زہر ملا دیا۔ آپ ﷺ نے ایک ہی لقمہ لیا تھا کہ زہر کا معلوم ہوگیا۔ آپ ﷺ نے وہ لقمہ اگل دیا۔ اس عورت نے بھی اقبال جرم کرلیا۔ لیکن آپ ﷺ نے اس عورت کو معاف فرمادیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عورت آپ ﷺ کے حسن اخلاق سے متاثر ہوکر ایمان لے آئی۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں ایسی ہزارہا مثالیں ملتی ہیں حضور ﷺ نے ملت اسلامیہ کو اخلاق و کردار سنوارنے کے لئے بہترین بصیرت افروز نصیحتیں فرمائی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی تحقیر یا تذلیل نہ کرے، جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ جو میری امت میں سے اللہ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرے گا تو اس نے گویا مجھے خوش کیا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔

ایک اور جگہ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو ایذا پہنچائی اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ آج ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم واقعی محسن انسانیت ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں۔ کہیں ہم اپنے دین سے تو دور نہیں ہوگئے؟ کیا یہ تمام مصیبتیں ہمارے اعمال کا نتیجہ تو نہیں ہیں؟ آئیں عہد کریں کہ ہم آقائے نامدار حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے ملک اور معاشرے کو بہترین بنائیں گے۔

☆☆☆☆☆

رحمت عالم ﷺ کی دلنوازی اور خوش اخلاقی

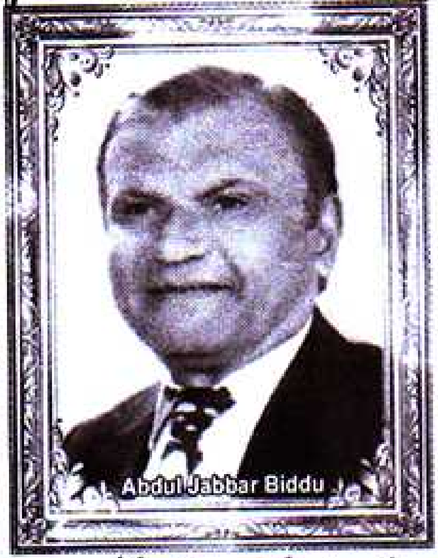

از : جناب عبدالجبار علی محمد بدو

حضور رحمت عالم ﷺ جیسا خوش مزاج اور ہنس مکھ انسان اس روئے زمین پر نہیں تھا۔ کسی سے بھی نفرت نہیں فرماتے تھے بلکہ دلوں کی تسخیر فرمایا کرتے تھے۔ ہر قوم کے معزز افراد کا احترام فرماتے اور ایسے ہی افراد کو ان پر حاکم مقرر فرماتے۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈراتے تھے۔ کسی کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہ آتے۔ اپنے اصحاب کے ہاں تشریف لے جاتے اور محفل میں شریک ہر فرد کو اس کی شان کے مطابق عزت و تکریم سے نوازتے۔ لوگوں سے آپ ﷺ ایسا معاملہ فرماتے کہ شمع رسالت ﷺ کا ہر پروانہ یہی گمان کرتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ کی خصوصی نظر کرم میری ہی جانب ہے۔ جب کسی کو اپنے پاس بٹھاتے یا کوئی شخص اپنی حاجت لے کر حاضر خدمت ہوتا تو آپ ﷺ اس وقت تک وہیں ٹھہرے رہتے جب تک وہ شخص خود اجازت لے کر نہ اٹھ جاتا۔ اگر کوئی حاجت پیش کرتا تو اسے خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ کچھ بھی میسر نہ ہوتا تو دل نواز باتوں اور گفتگو سے مالا مال فرما دیتے۔

حضرت ابن ابی ہالہ حضور اکرم ﷺ کی توصیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ پھول کی مانند کھلے رہتے تھے۔ آپ ﷺ خوش اخلاق اور نرم خو تھے۔ اس دور میں عرب میں بد اخلاقی، سنگدلی، بازاروں میں آوازیں بلند کرنا مگر آپ ﷺ ان تمام چیزوں سے تاحیات پاک رہے۔ جس چیز کی ضرورت نہ ہوتی، اس کی جانب توجہ نہ فرماتے۔ کوئی طلب گار اس بارگاہ سے کبھی مایوس نہ لوٹتا تھا۔

اگر کوئی آپ ﷺ کی خدمت میں دعوت پیش کرتا تو قبول فرمالیتے۔ ہدیہ اگرچہ کوئی کتنا ہی معمولی کیوں نہ دیتا، قبول فرمالیتے اور بدلے میں خود بھی کسی نہ کسی ہدیہ یا تحفے سے نوازتے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی لیکن حضور اکرم ﷺ نے مجھے کبھی اف تک نہ کہا۔ جب بھی میں نے کوئی کام کیا تو آپ ﷺ نے کبھی یہ نہ فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اور اگر کوئی کام مجھ سے کرنے سے رہ گیا تو کبھی یہ نہیں فرمایا کہ فلاں کام کیوں نہیں کیا؟

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ سے بہتر کسی کا اخلاق نہیں تھا۔ جب کبھی آپ ﷺ کے صحابہ اور اہل بیت میں سے کسی

نے بلایا تو فوراً تشریف لے گئے۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ جب سے میں مسلمان ہوا، اس وقت سے کبھی مجھے آپ ﷺ نے اپنے پاس آنے سے منع نہیں فرمایا اور جب بھی میں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کو تبسم فرماتے ہی دیکھا۔ حضور اکرم ﷺ اپنے اصحاب کی خاص دلنوازی فرماتے تھے۔ ان سے خندہ پیشانی کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ ان کے بچوں کی دلجوئی کرتے اور انہیں اپنی گود میں بٹھا کر شفقت فرماتے۔ ایک مرتبہ عید کا دن تھا۔ حضور اکرم ﷺ اور حضرت عمر فاروقؓ تشریف فرما تھے اور سامنے بچے خوشیاں منا رہے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے بچوں کو شور مچانے پر تنبیہ فرمائی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''چھوڑ و عمر! ان بچوں کو چھوڑ دو۔ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔ آج ہماری عید ہے۔''

حضور اکرم ﷺ ہر آزاد، غلام، لونڈی اور مسکین کی دعوت قبول فرماتے تھے۔ مدینہ منورہ کے کسی گوشے میں بھی کوئی بیمار ہوتا اور آپ ﷺ کو خبر ہوتی تو اس کی عیادت کرنے ضرور تشریف لے جاتے اور عذر کرنے والے کا عذر قبول فرمالیا کرتے تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص آپ ﷺ سے کان میں کوئی بات کرنے کی کوشش کرتا تو آپ ﷺ سر کو اس وقت پیچھے نہیں ہٹاتے، جب تک کہ وہ شخص خود نہ ہٹ جاتا۔ جب بھی کسی نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو پکڑا تو آپ ﷺ نے اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ چھڑایا جب تک وہ خود نہ چھوڑتا۔ حضور ﷺ صحابہ کرامؓ سے مصافحہ کرنے میں پہل فرماتے تھے۔ جب بھی کوئی شخص ملتا تو اسے سلام کرنے میں پہل فرماتے۔ صحابہ کرامؓ کے درمیان کبھی اس طرح پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے کہ جس سے دوسروں کو تنگی ہو۔

جو شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا، اس کی عزت فرماتے۔ بعض اوقات آنے والوں کے لیے اپنا کپڑا بچھا دیتے اور اپنا تکیہ عنایت فرمادیتے۔ اگر کوئی احتراماً انکار کرتا تو آپ ﷺ اصرار کر کے عزت سے اسے بٹھاتے اور اکرام و مہمان نوازی فرماتے تھے۔ حضور ﷺ اپنے نام صحابہ کرامؓ کو پیارے پیارے ناموں سے پکارتے، کسی کی بات نہ ٹالتے تھے اور سب پر یکساں توجہ فرماتے تھے۔

صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنائیے

کھانے سے پہلے اور بیت الخلاء سے آنے کے بعد
اگر صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنالیں تو جان لیجئے کہ
آپ نے نصف سے زیادہ بیماریوں سے نجات پالی

یاد رکھیے ہماری زیادہ تر بیماریاں منہ کے ذریعے ہی جسم کے اندر داخل ہوتی ہیں
صحت مند عادات، خوشیوں بھری زندگی

کاوش انتخاب

کھتری عصمت علی پٹیل

طب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

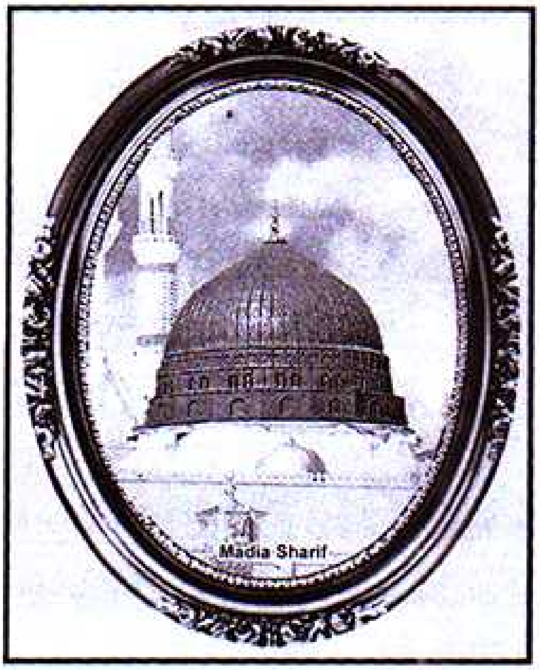

☆ اللہ تعالیٰ نے سوائے موت کے کسی بھی مرض کو بغیر علاج کے خلق نہیں کیا۔

☆ ہر بیماری کی جڑ سر کا درد ہے۔

☆ جب تک بھوک نہ لگے کھانا مت کھاؤ اور اسی طرح جب کچھ بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لو۔

☆ انسان کا معدہ تمام بیماریوں کا مرکز ہے۔

☆ اپنے نفس کو جو عادت ڈال دی ہے اسے اسی حال پر چھوڑ دو۔

☆ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اُس دستر خوان کو پسند فرماتا ہے جس کے ارد گرد کھانے والے زیادہ سے زیادہ ہوں۔

☆ گرم کھانے میں برکت کم ہوتی ہے اس کے برعکس ٹھنڈے کھانے میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

☆ کھانا کھاتے وقت اپنے جوتوں کو اتار دیا کرو کیونکہ یہ بہترین طریقہ ہے۔ اس سے پیروں کا سکون ملتا ہے۔

☆ جو لوگ اپنے نوکروں کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں، جنت ایسے لوگوں کی مشتاق ہے۔

☆ برکت کھانے کے درمیان رکھی گئی ہے اس لئے کھانے کے دوران کھانے سے ہاتھ مت کھینچو۔

☆ ایک ہی دستر خوان پر مختلف غذائیں کھانے سے اجتناب کرو کیونکہ اس طرح کی غذا بابرکت نہیں ہوتی۔

☆ جو کوئی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمانوں کی عزت کرے۔

☆ جو کم کھاتا ہے، روز قیامت اُس کا حساب بھی ہلکا ہوگا۔

☆ پینے والی چیزوں کو کھڑے ہو کر پینے سے اجتناب کرو۔

☆ سحر میں بیدار ہو جاؤ تاکہ آسمانوں کی برکت پالو۔

☆ تمھاری غذا میں بہترین غذا روٹی اور پھلوں میں بہترین پھل انگور ہے۔

☆ روٹی کو چھری سے مت کاٹو۔ جس طرح اللہ نے اسے محترم قرار دیا ہے تم بھی اسی طرح اس کا احترام کرو۔

☆ پیاس کی حالت میں پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پیو۔ ایک دم سے ہرگز نہ پیو۔

☆ جن لوگوں کو زیادہ کھانے اور پینے کی عادت ہوتی ہے وہ سنگ دل ہوتے ہیں۔

☆ جس حد تک ہو سکے بھیڑ کا گوشت استعمال کرو۔

☆ جو شخص صرف پھل کھائے تو وہ کوئی نقصان نہیں اُٹھائے گا۔

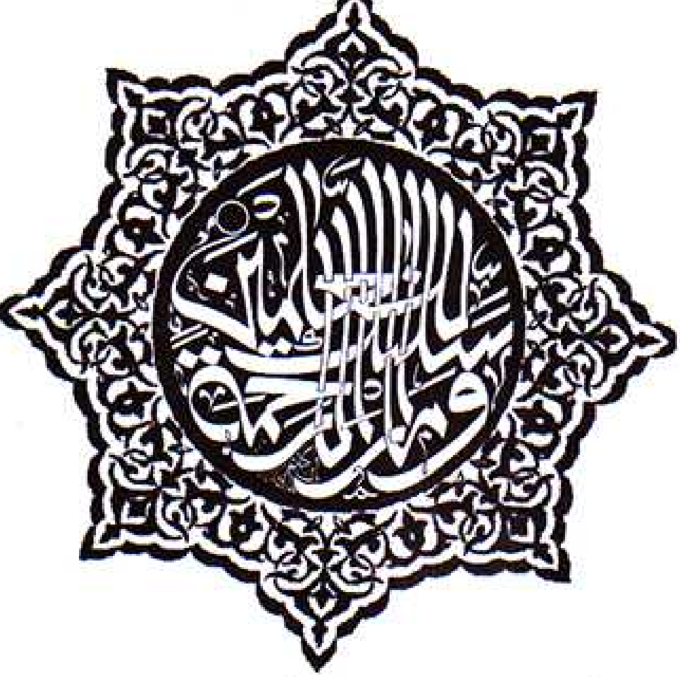

☆ شہد بہترین غذا ہے۔ یہ دل کو تروتازگی عطا کرتا ہے اور حافظے کو قوی کرتا ہے۔

☆ حمل کے بعد عورت کو پہلی غذا کھجور دیں۔

☆ کھجور کو ناشتے میں کھاؤ تا کہ تمہارے اندرونی جراثیم کا خاتمہ ہو جائے۔

☆ انجیر فالج کی دوا ہے۔

☆ نئے پھلوں میں بہت فوائد ہوتے ہیں نئے پھل کھانے سے جسم تندرست ہو جاتا ہے۔

☆ خربوزہ جنت کا پھل ہے لہٰذا اس کے کھانے سے غفلت نہ کرو۔

☆ پھل کو چھری سے ٹکڑے کرنے کی بجائے دانتوں سے کھانا زیادہ بہتر ہے۔

☆ خربوزہ مثانے کو صاف کرتا ہے معدے کو ہلکا کرتا ہے جسم کی جلد کو تروتازہ رکھتا ہے۔

☆ انار کا رس جسم کے اندرونی حصے کو صاف کرتا ہے۔

☆ ترنج (بڑا لیموں) دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔

☆ انجیر نقرس اور بواسیر کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ کشمش صفرا کو اُبھرنے سے روکتی ہے اور بلغم کو کم کرتی ہے۔

☆ کدو کھاؤ، یہ سبزی دماغ کو قوت دیتی ہے۔

☆ اپنے دسترخوان کو سبزی سے زینت دو، اس لئے کہ سبزی دسترخوان سے شیاطین کو دور کر دیتی ہے۔

☆ جس شہر میں بھی جاؤ تو وہاں کی سبزی کھاؤ بیماری سے بچ جاؤ گے۔

☆ زکام سے مت گھبراؤ کیونکہ یہ تمہیں جنون سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ کلونجی ہر درد کی دوا ہے سوائے موت کے۔

☆ اجوائن کثرت سے استعمال کرو کیونکہ یہ عقل کی تقویت کے لئے انتہائی موثر ہے۔

☆ جو شخص بھوکا ہوتے ہوئے اپنی عزت نفس کی خاطر اپنی بھوک کو دوسروں سے چھپائے تو اللہ اس کے لئے ایک سال کا حلال رزق عطا فرما دیتا ہے۔

☆ کھانے کے بعد اپنے دانتوں میں خلال کرو کیونکہ خلال کرنا ایک قسم کی پاکیزگی ہے، ایمان کا جزو ہے اور ایمان مومن کے ساتھ جنت میں ہوگا۔

☆ جس حد تک ممکن ہو لہسن استعمال کرو کیونکہ یہ بیماریوں کی دوا ہے لیکن اس کی بو کے ساتھ مسجد میں جانے سے پرہیز کرو اور لوگوں کی محفل میں بھی جانے سے پرہیز کرو۔

پانجو اتحاد پانجی ترقی نے
خوشحالی جو ضامن آئیے

صحت عامہ

ویکسین سے وبا کے پھیلاؤ میں کمی

کووڈ 19 کے خلاف ویکسینز بنانے کا مقصد شرح اموات کو کم کرنا اور لوگوں کو شدید صحیح پیچیدگیوں سے بچانا تھا۔ ان پیچیدگیوں نے طبی نگہداشت کے نظام پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالا ہے۔ ہنگامی استعمال کے لیے بنائی جانے والی تمام ویکسینز ہی یہ کام کرتی رہی ہیں۔ یہ ساری ویکسینز طبی معائنوں کے دوران مفید و موثر ثابت ہوئیں۔ یعنی یہ وائرس کے خلاف زبردست مزاحمت پیدا کرتی ہیں، لیکن لوگوں کی اکثریت اب بھی یہ سوال کررہی ہے کہ کیا ویکسین لگوانے سے کووڈ 19 کا اول، دوم، سوم اور چہارم پھیلاؤ پوری طرح ختم جائے گا اور زندگی معمول پر آجائے گی؟

تو اس کا جواب ہے۔ جی ہاں! کئی سائنس دان وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ آیا یہ ویکسینز ایک شخص سے دوسرے تک وائرس کے پھیلاؤ کو روکتی ہیں یا نہیں؟ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ویکسینز وائرس کے خلاف غیر موثر ہیں۔ محدود پیمانے پر دستیاب اعداد و شمار کے مطابق ویکسینز نہ صرف وائرس کے خلاف مدافعتی قوت پیدا کرتی ہیں بلکہ کسی حد تک اس کے پھیلاؤ کو بھی روکتی ہیں۔ اس حوالے سے مزید تحقیقات کی جارہی ہیں لیکن اس وقت تک ضروری ہے کہ ویکسین لگوانے کے بعد بھی ماسک کا باقاعدگی سے استعمال کیا جائے اور سماجی فاصلہ بھی برقرار رکھا جائے۔

آخر سائنس دان کیوں ایسی ویکسینز بنائیں گے جو صرف بیماری سے بچاؤ فراہم کرتی ہوں نہ کہ وائرس سے؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس

طرح ویکسین کی طبی جانچ میں آسانی ہوجاتی ہے اور ویکسین کے بارے میں یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ آیا یہ بیماری کے خلاف موثر ہے بھی یا نہیں؟ تاریخ شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ ویکسینز اگرچہ تعدیے سے نہ بھی بچاتی ہوں مگر پھر بھی وبا کو روکنے میں معاون ثابت ہوسکتی ہیں جیسے پولیو کے خلاف ویکسین جو جونس سالک (Jonas Salk) نے بنائی تھی وہ بھی جراثیم کش مدافعتی قوت تو فراہم نہیں کرتی مگر اپریل 1950ء کے آغاز میں امریکہ میں بڑے پیمانے پر پولیو کے خاتمے میں بہت معاون ثابت ہوئی اسی طرح کووڈ 19 کی ویکسینز کی ایجاد بھی صحت عامہ کے لیے فتح کا باعث ہے یعنی جتنے زیادہ لوگ اس ویکسین سے فیض یاب ہوں گے اتنی ہی جلد زندگی معمول پر آجائے گی۔

دنیا بھر میں صرف اشیائے ضروریہ ایک ملک سے دوسرے ملک نہیں جاتیں بلکہ بعض اوقات وبائی امراض بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوجاتے ہیں۔ عوامی جمہوریہ چین جو دنیا میں مصنوعات کی درآمدات و برآمدات کے حوالے سے ایک بڑی منڈی ہے، اس وقت دنیا کو کورونا وائرس کے خطرے میں مبتلا کرچکا ہے۔ اس سے قبل 2003ء میں سارس (SEVERE ACUTE RESPIRATORY SYSTEM) نامی وائرس سے چین میں بڑی تعداد میں انسانی جانیں لقمہ اجل بن گئیں تھیں۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق، تیزی سے مریضوں کی بڑی تعداد کے پیش نظر جب چینی حکام نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ کورونا وائرس بھی سارس کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ کورونا وائرس کو ''ناول کورونا وائرس (ncov-2019)'' کا نام دیا گیا ہے۔

جس میں نام کا مطلب ''نیا'' ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے کورونا وائرس سے لگنے والی بیماری کو باقاعدہ نام دے دیا ہے، جو'' کووڈ 19'' کہا جاتا ہے۔ سارس سے تعلق رکھنے کی وجہ سے کورونا کو SARS-cov2 بھی کہا جاسکتا ہے۔ کورونا وائرس کی تباہ کاریوں کا آغاز دسمبر 2019ء کے آخر ووہان شہر سے ہوا تھا جب اسپتال میں بظاہر معمولی نزلہ زکام اور بخار کے مریض لائے گئے۔ ان مریضوں کو معمول کے طبی علاج کے بعد گھر بھیج دیا گیا۔ لیکن گھر جاکر وہ صحتیاب ہونے کے بجائے مزید بیمار ہوگئے۔ ان کی سانس لینے میں دشواری بڑھتی چلی گئی اور کھانا پینا مشکل ہوگیا۔ ان کا پھر ٹیسٹ ہوا لیکن کوئی غیر معمولی بیماری سامنے نہیں آئی۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق 31 دسمبر کو ایک مریض میں کورونا وائرس کی تشخیص ہوئی۔ اس کے بعد چینی حکام نے ملک بھر میں انتباہ جاری کردیا کہ نمونیہ جیسی بیماری پھیلانے والا مرض پھیل رہا ہے۔ سانس کی تکلیف میں مبتلا ان مریضوں سے ملنے والے معلومات کی تحقیق کی گئی تو ان سب کا تعلق ''ہوانان سی فوڈ'' مارکیٹ سے نکلا، جہاں سمندری اور جنگلی جانور جیسے سانپ، ریکون، چمگادڑ اور خارپشت وغیرہ فروخت ہورہے تھے۔

اگر کسی کو کورونا وائرس کی علامات ظاہر ہوجائیں جس سے یہ لگے وہ کورونا کا مریض ہے تو اس کا اپنے موجودہ وسائل میں علاج کیسے کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کا بے پناہ رش ہے اور ویسے بھی دور دراز علاقوں میں عوام کی اسپتالوں تک رسائی نہیں ہوتی۔ کورونا وائرس کی تشخیص کے لیے ٹیسٹ کی قیمت بھی آٹھ سے دس ہزار روپے تک ہے اور اس کے بعد جب مریض کچھ ریکور ہوجائے تو اسے دوبارہ بھی ٹیسٹ کروانا پڑے گا تاکہ معلوم ہوسکے کہ وہ کورونا وائرس سے نجات پاچکا ہے یا نہیں۔ یوں دیکھا جائے تو کورونا کے مریض کو کم از کم دو ٹیسٹ تو لازمی کرانا پڑیں گے اور ان ٹیسٹوں پر اس کا سولہ سے بیس ہزار روپیہ خرچ ہوجائے گا۔ اس کے علاوہ جو اسے میڈیسنز دی جائیں گی ان کے اخراجات الگ ہوں گے۔ بہرحال پاکستان کی حکومت اپنے وسائل اور صلاحیت کے مطابق اقدامات کررہی ہے اور ان اقدامات کو سراہا بھی جانا چاہیے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ حکومت عوام کو ریلیف پہنچانے کے لیے دیگر اہم اقدامات بھی کرے مثلاً بجلی کے نرخوں میں پچیس فیصد تک کمی کا

اعلان کرے کیونکہ گرمی کا موسم شروع ہوگیا ہے گھروں میں قرنطینہ اختیار کرنے کی وجہ سے بجلی کا استعمال بہت بڑھ جائے گا۔ دوسرا مریضوں، بوڑھوں اور بچوں کے لیے پنکھوں اور اے سی وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ملک کے کاروباری حضرات اور دیگر شعبوں سے وابستہ متمول افراد دل کر جدوجہد کریں تو کورونا وائرس پر قابو پانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وبائی مرض کرونا سے ہر ایک کو محفوظ رکھے (آمین)۔ بانٹوا میمن اسپتال کے عہدیداران، مجلس عاملہ کے اراکین اور اسٹاف کے بھرپور تعاون سے دیگر اسپتالوں کی طرح یہ بھی کرونا ویکسین لگانے کا موثر اور بھرپور سہولتیں بلامعاوضہ فراہم کر رہا ہے۔ اب تک ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد اس ویکسین لگانے کے عمل سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ حکومت کی سطح پر اس فلاحی اور طبی کام کو کافی سراہا گیا ہے۔

ناول کورونا وائرس وباء سے اپنا بچاؤ اور احتیاط کریں

بانٹوا میمن جماعت آفس میں تشریف لانے والوں (مرد اور خواتین) کے لئے

ضروری گزارش

موجودہ ناول کورونا وائرس وباء کے باعث ہم سب کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔ جماعت کے معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے ہدایت کی جاتی ہے۔ جماعت کے دفتر میں داخلہ کی اجازت فیملی کے ایک فرد کو ہے اور بچوں کا داخلہ سخت منع ہے۔ داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ اس نے ماسک پہنا ہو اور ہاتھوں کو Sanitizer کرکے دفتر میں داخل ہوں۔ دوسری بات یہ کہ خواتین اپنے مرحومین کے گھر ''سوئم۔ قرآن خوانی'' میں جانے کے بعد وہاں فاصلہ رکھیں اور ماسک پہن کر شرکت کریں۔ احتیاط بے حد ضروری ہے۔

نیک خواہشات

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا کثیر الاشاعت ترجمان

ماہنامہ میمن سماج کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ترجمان ماہنامہ میمن سماج کراچی میں تاریخ وثقافت کے تحقیقی وعلمی مضامین، انٹرویو، فیچر، احوال، سماجی وفلاحی موضوعات پر معیاری معلومات کے خزانوں کو شائع کیا جاتا ہے۔ ماہنامہ میمن سماج، بانٹوا میمن برادری کا واحد ترجمان ہے جو گزشتہ 66 سال سے برادری کی صحافتی، معاشرتی، سماجی اور ادبی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس مفید اور معلومات افزا ماہنامے کو یہ وصف حاصل ہے کہ یہ میمن اور خصوصاً بانٹوا میمن برادری کی نوجوان نسل کی رہنمائی کرتا اور علم وآگہی دیتا ہے۔ رسالے کو جاری وساری رکھنے کے لئے اس کی ایک سال کی سالانہ خریداری، پیٹرن فیس، لائف ممبر شپ حاصل کر کے تعاون فرمائیں۔

اس رسالے کے چند اہم فیچر

☆ مذہبی مضامین	☆ اہم شخصیات کے تعارف	☆ کتابوں اور مجلوں پر تبصرے
☆ آئی ٹی، کیریئر گائیڈنس، جاب کے موضوع پر مضامین	☆ انٹرویو، فیچر، یوتھ کے موضوع پر اہم مضامین	☆ نظمیں اور غزلیں
☆ مضامین اور دلچسپ کہانیوں کے ترجمے	☆ خوش ذائقہ کھانوں کی ترکیبیں	☆ طنز ومزاح کے مضامین
☆ برادری کے فلاحی اور رفاہی اداروں کا تعارف	☆ تاریخی اور سائنسی مضامین	☆ تقاریب کی رپورٹیں

ماہنامہ میمن سماج، بانٹوا میمن جماعت کا ایک اہم جریدہ ہے۔ اس کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کیجئے۔ اس کو مالی طور پر مستحکم کرنے اور اس کے ادارتی اور اشاعتی کام کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے اپنی مصنوعات کے اشتہارات عنایت فرمایئے تاکہ ایک طرف اس کی سرپرستی بھی ہو جائے اور دوسری طرف آپ کی مصنوعات کی تشہیر بھی۔

☆ آپ ازراہ کرم اس نیک کام میں آگے آیئے اور رسالے کی ممبر شپ حاصل کیجئے۔
☆ آپ اپنی فرصت میں صرف اپنی برادری کے رسالے ماہنامہ میمن سماج کا مطالعہ کیجئے۔
☆ فی شمارہ ------------------------ 50/- (پچاس روپے)
☆ ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ) بننے کے لئے 500/- (پانچ سو روپے)
☆ لائف ممبر بننے کے لئے 4,000/- (چار ہزار روپے)
☆ پیٹرن (سرپرست) بننے کے لئے 10,000/- (دس ہزار روپے)

ماہنامہ میمن سماج کی طباعت میں اخراجات کے اضافے کی وجہ سے رقم (قیمت) میں تبدیلی کی گئی ہے چونکہ کاغذ کی شدید گرانی اور پرنٹنگ کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی رسالے کی قیمت میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جماعت کی جانب سے برادری کے خواتین وحضرات سے مودبانہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ ماہنامہ میمن سماج کے سالانہ خریدار، لائف ممبر اور پیٹرن بن کر اس کو مضبوط اور مستحکم بنانے میں ہم سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ لہٰذا ماہنامہ میمن سماج کراچی کے خریدار بنیئے۔ اس کا مطالعہ کیجئے اور برادری کی سماجی اور فلاحی سرگرمیوں سے واقفیت حاصل کیجئے۔

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

فون: 32728397 - 32768214

ای میل: bantvamemonjamat01@gmail.com

نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ ایک نظر میں

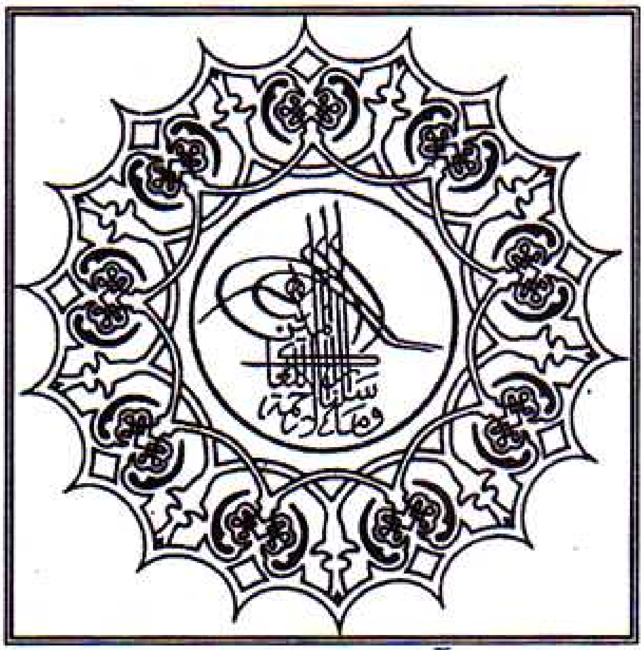

پیدائش سے آغاز وحی تک:

☆ آپ ﷺ کی ولادت 9 یا 12 ربیع الاول بروز پیر ہوئی۔

☆ آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی وفات ہوگئی۔

☆ پانچ سال کی عمر تک آپ ﷺ قبیلہ بنو سعد میں حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے پاس رہے۔

☆ جب آپ ﷺ کی عمر 6 برس کی ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ انتقال فرما گئیں۔

☆ جب آپ ﷺ کی عمر 8 برس کی ہوئی تو دادا حضرت عبدالمطلب وفات پا گئے۔

☆ آپ ﷺ کے چچا زبیر اور ابو طالب آپ ﷺ کے سرپرست بن گئے۔

☆ لڑکپن میں آپ ﷺ کا پیشہ بکریاں چرانا تھا۔

☆ نوجوانی میں آپ ﷺ نے تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔

☆ 25 برس کی عمر میں آپ کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح ہوا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تین بیٹے (حضرت قاسم، حضرت عبداللہ اور حضرت ابراہیم عطا فرمائے جو سب بچپن میں ہی انتقال فرما گئے) اور چار بیٹیاں (حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت بی بی فاطمہؓ) عطا فرمائیں۔

☆ آپ ﷺ کو الصادق اور الامین کے خطابات سے نوازا گیا۔

☆ 35 سال کی عمر میں کعبہ کی تعمیر کے دوران حجر اسود کے نصب کیے جانے کا واقعہ آپ ﷺ کی ذہانت اور دانائی کا ثبوت بنا۔

☆ 40 سال کی عمر میں نبوت کا اظہار ہوا۔

وحی کے آغاز سے ہجرت مدینہ تک (مکی دور):

☆ قرآن کے نزول کے ساتھ ہی نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کر دی۔

☆ ابتدا میں قریش نے زبانی مخالفت کی، لیکن پھر نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ پر جسمانی تشدد بھی کیا۔

☆ قریش نے آپ ﷺ کو اسلام کی تبلیغ سے روکا اور اس کے بدلے مال و دولت اور بادشاہت وغیرہ کی پیشکش کی۔

☆ قریش نے آپ ﷺ کے قبیلے سے مکمل طور پر تعلقات منقطع کر دیے اور تین سال کے لیے انہیں شعب ابو طالب یا ابو طالب کی گھاٹی میں محصور کر دیا۔

☆ نزول قرآن کے دسویں سال ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوگیا جسے ''عام الحزن'' یا غم کا سال کہتے ہیں۔

☆ نبی کریم ﷺ کا سفر طائف۔

☆ معراج کا سفر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر آسمانوں تک۔

☆ جلد مدینہ کے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم پاک ﷺ اور مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔

ہجرت مدینہ سے وصال تک (مدنی دور):

☆ مسجد نبوی ﷺ کا مسلمانوں کے مرکز کی حیثیت سے قیام۔

☆ انصار (مدینہ کے رہنے والے صحابہ) اور مہاجرین (مکہ سے آئے ہوئے صحابہ) کے درمیان ''مواخات'' کا قیام۔

☆ مدینہ کے قریب آباد یہود قبائل سے معاہدہ جسے ''میثاق مدینہ'' کہتے ہیں۔

☆ غزوۂ بدر، 2 ہجری (شاندار فتح)

☆ غزوۂ احد، 3 ہجری (وقتی اور عارضی شکست)

☆ غزوۂ احزاب، 5 ہجری (کفار کی شرم ناک شکست)

☆ صلح حدیبیہ، 6 ہجری (کھلی فتح)

☆ فتح خیبر، 7 ہجری (یہود کی شکست)

☆ عرب قبائل میں بھرپور دعوتی سرگرمیاں۔

☆ کئی سربراہان مملکت کو پیغامات اور خطوط ارسال کیے گئے۔

☆ فتح مکہ 8 ہجری (سرزمین عرب میں اللہ کے دین کا غلبہ)

☆ غزوۂ تبوک، 9 ہجری (سلطنت روم کے خلاف)

☆ حجۃ الوداع، 10 ہجری (آنحضرت ﷺ کا اپنی اُمت سے آخری خطاب)

☆ آپ ﷺ کا وصال شریف 12 ربیع الاوّل، 11 ہجری۔

نبی کریم ﷺ کی شخصیت کے چند پہلو :

☆ آنحضرت ﷺ اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔

☆ آپ ﷺ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا، سوائے اس کے جب اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی کی جاتی تھی۔

☆ آپ ﷺ سب سے زیادہ بہادر تھے، مشکلات میں ہمیشہ ثابت قدم رہتے تھے۔

☆ آپ ﷺ سب سے زیادہ انصاف کرنے والے، مہذب، سچے اور ایمان دار تھے۔

☆ آپ ﷺ ہمیشہ تکبر اور فخر سے دور رہتے تھے۔

☆ آپ ﷺ غریبوں سے میل جول رکھتے اور ان کی نگہداشت اور دیکھ بھال فرماتے تھے۔

☆ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان ایک عام آدمی کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔

☆ آپ ﷺ اپنے جوتوں کی مرمت، لباس کی دیکھ بھال اور گھریلو کام کاج خود کرلیا کرتے تھے۔

☆ آپ ﷺ اسی وقت گفتگو فرماتے جب ضرورت ہوتی تھی، بلا ضرورت کبھی بات نہیں کرتے تھے۔

☆ آپ ﷺ وہی بات فرماتے جس پر اجر وثواب کی امید ہوتی۔

☆ آپ ﷺ کو اگر کوئی کھانا پسند نہ آتا تو آپ ﷺ اس کی برائی نہ فرماتے۔

☆ آپ ﷺ کا ہنسنا اکثر مسکراہٹ پر مبنی ہوتا تھا۔

☆ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔

☆ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے ملاقات فرماتے اور لوگوں کے مسائل سے آگاہ رہتے تھے۔

☆ آپ ﷺ ہمیشہ بھلائی کی تلقین فرماتے اور برائی سے روکتے تھے۔

☆ آپ ﷺ کسی کی درخواست کو رد نہیں فرماتے تھے۔

☆ آپ ﷺ نہایت متین اور سنجیدہ تھے۔ نہ سخت مزاج تھے اور نہ بداخلاق تھے۔

☆ آپ ﷺ لوگوں کی کوتاہیوں اور برائیوں کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے۔

☆ آپ ﷺ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی وحی اور مرضی کے مطابق گفتگو فرماتے اور عمل کرتے تھے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

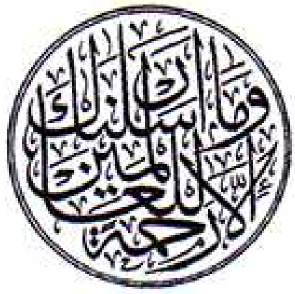

سرورکائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ ﷺ کے معمولات مبارکہ

ملبوسات نبوی ﷺ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لباس میں عام طور پر چار کپڑے ہوا کرتے تھے: تہبند، کُرتہ، چادر، عمامہ۔ سب کپڑے سفید ہوتے تھے، صرف عمامہ کا رنگ سیاہ ہوا کرتا تھا۔

☆ آپ ﷺ سفید لباس پسند فرماتے تھے۔

☆ رنگوں میں سبز رنگ آپ ﷺ کا پسندیدہ رنگ تھا۔

☆ آپ ﷺ نے پاجامے کو دیکھا تو پسند فرمایا، لیکن اپنے استعمال میں نہ رکھا۔

☆ آپ ﷺ عمامہ کے اندر ٹوپی استعمال فرماتے تھے جو گول اور موٹے کپڑے کی ہوتی تھی اور سر کی جلد سے ملی رہتی تھی۔

☆ آپ ﷺ نے ریشم کا لباس کبھی زیب تن نہ کیا۔

☆ باریک کپڑے کو بھی ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

☆ آپ ﷺ جب کبھی کسی کو میلے لباس میں دیکھتے تو اسے کپڑے دھونے کی تاکید فرماتے تھے۔

نعلین مبارک

☆ آپ ﷺ نے موجودہ دور میں استعمال ہونے والا پیروں کا جوتا استعمال نہ فرمایا۔

☆ آپ ﷺ عام طور پر پیروں میں چپل پہنتے تھے جس میں دو تسمے لگے ہوتے تھے۔

خوشبو

☆ آپ ﷺ کو خوشبو بہت پسند تھی۔

☆ آپ ﷺ کے کپڑے اکثر خوشبو میں بسے ہوتے تھے۔

☆ آپ کے پاس ایک عطردان موجود ہوتا تھا جس میں سے عطر نکال کر کپڑوں میں لگایا کرتے تھے۔

☆ آپ ﷺ کے عطر کی خوشبو اردگرد کے لوگ محسوس کرتے تھے۔

گیسوئے پاک

☆ آپ ﷺ جسم اور لباس کی صفائی کا خاص خیال رکھتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ بالوں کو صاف رکھنے کی بھی تاکید فرماتے تھے۔

☆ آپ ﷺ کی داڑھی اور سر کے بال کبھی منتشر نہیں دیکھے گئے۔

☆ آپ ﷺ بار ہا کنگھا کیا کرتے تھے۔

ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا

☆ اگر کوئی خوشبو کا تحفہ پیش کرتا تو اسے شکریہ کے ساتھ قبول فرماتے تھے۔

☆ بالوں کو منتشر ہونے سے محفوظ رکھنے کیلئے گوند کا پانی بالوں میں لگا کر انہیں جما لیا کرتے تھے۔

☆ آپ ﷺ نے خود خضاب کبھی استعمال نہیں فرمایا، مگر دوسروں کیلئے مہندی اور کسم کا خضاب اچھا تجویز کیا۔

دندان مبارک

☆ آپ ﷺ دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھتے تھے۔

☆ آپ ﷺ مسواک ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے۔

☆ دوسروں کو بھی مسواک استعمال کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

انگوٹھی

☆ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سیدھے ہاتھ کی چوتھی انگلی میں چاندی کی انگوٹھی استعمال فرماتے تھے جس میں تین الفاظ ''محمد رسول اللہ'' لکھے ہوئے تھے۔

آرام کے لئے

☆ آپ ﷺ کا بستر بہت ہی معمولی ہوا کرتا تھا۔

☆ آپ ﷺ کا بستر کبھی ایسے چمڑے کا گدا ہوا کرتا تھا جس میں کھجور کے پتے کوٹ کر بھر دیئے جاتے تھے۔

☆ آپ ﷺ کبھی ٹاٹ کا بستر بھی استعمال فرماتے تھے۔

☆ آپ ﷺ کبھی چٹائی پر بھی آرام فرماتے تھے۔

سامان جہاد

☆ آپ ﷺ کے پاس تین تلواریں: (1) ذوالفقار (2) ثور اور (3) تبار تھیں۔

☆ آپ ﷺ نے بلاضرورت کبھی تلوار کو ہاتھ نہ لگایا۔

☆ آپ ﷺ اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے کہ تلوار بغیر نیام کے رہے اور اس سے کسی کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی جائے۔

☆ آپ ﷺ کے پاس لوہے کی زرہ تھی۔

☆ آنحضرت ﷺ میدان جنگ میں دو جھنڈے استعمال فرماتے تھے، بڑا جھنڈا سیاہ اور چھوٹا سفید ہوا کرتا تھا۔

☆ آپ ﷺ کو عربی کمان بہت پسند تھی۔ ایرانی کمان سے زیادہ عربی کمان کو پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی کے ہاتھ میں ایرانی کمان دیکھی تو فرمایا کہ: ''عربی کمان رکھا کرو اور اس کے ساتھ تیز نیزے ہونے چاہئیں۔''

☆ سواری کیلئے آنحضرت ﷺ کے پاس اونٹ اور گھوڑا دونوں تھے۔

☆ آپ ﷺ کے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔

☆ آپ ﷺ کی سواریوں میں خچر کا ذکر بھی ملتا ہے۔

☆ آپ ﷺ میدان جہاد میں سر کی حفاظت کیلئے لوہے کی ٹوپی (خود) استعمال فرماتے تھے (فتح مکہ کے دن آپ ﷺ ایسی ہی ٹوپی زیب تن کئے ہوئے تھے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر والوں سے محبت

تحریر : جناب محمد یاسر عبدالستار موسانی

اکثر آدمی باہر لوگوں سے بہت اچھی طرح ملتے جلتے ہیں، مگر گھر میں اپنے بال بچوں اور ملازمین سے جن سے انہیں رات دن کا واسطہ پڑتا ہے اچھی طرح پیش نہیں آتے اور ذرا ذرا سی بات پر نوکروں کو ڈانٹتے رہتے ہیں۔ بس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر والوں کو کھا جائیں گے۔ اس لئے آدمی کی ساری اچھی بری باتیں گھر میں کھل جاتی ہیں۔ ہم رسول پاک ﷺ کی گھر کی زندگی دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ حضور اکرم ﷺ خادمین کے لئے سب سے اچھے آقا تھے۔ اپنی بیویوں کے لئے ہمدرد خاوند تھے اور بچوں کے لئے محبت اور رحم والے باپ تھے۔ آپ کا گھر کی زندگی کے بارے میں یہ حکم تھا کہ تم میں اچھے وہی ہیں جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھے ہوں۔

آپ ﷺ کے ایک خادم تھے جن کا نام حضرت انسؓ تھا۔ فرماتے ہیں کہ "جب میں آٹھ برس کا تھا۔ رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دس برس تک برابر آپ کی خدمت میں رہا، مگر اس تمام مدت میں آپ نے ایک دفعہ بھی نہیں جھڑکا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ آپ ﷺ کبھی کسی کو اپنی زبان سے سخت بات نہ کہتے تھے جس سے کسی کو تکلیف پہنچے اور نہ

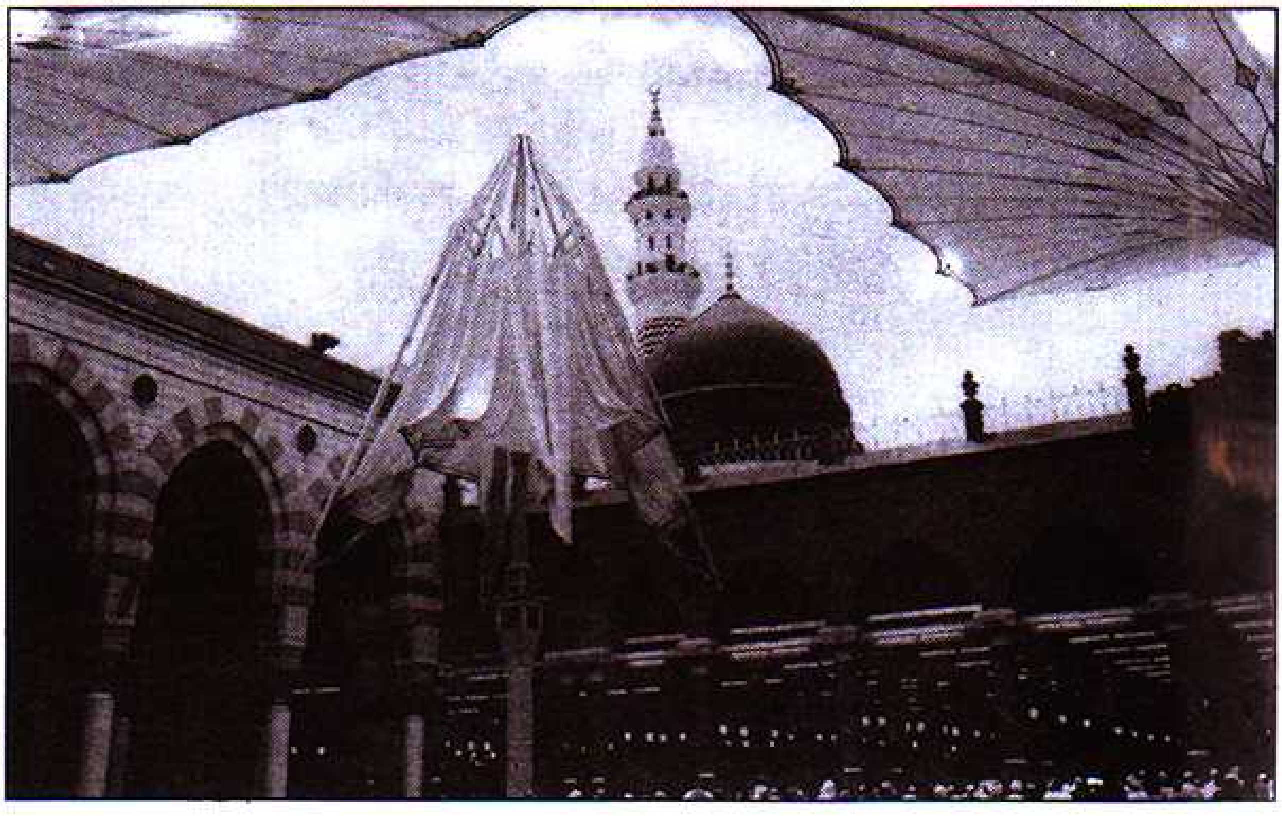

کبھی کسی پر لعنت کرتے تھے، نہ کسی کو بُرا بھلا کہتے، نہ کسی کو بددعا دیتے تھے۔ رسول پاک ﷺ ہمیشہ گھر والوں کی بھلائی کا خیال رکھتے تھے۔ بہتر سے بہتر سلوک کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی شریک حیات حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کی طبیعت میں کسی قسم کی سختی اور بدمزاجی نہ تھی۔ نہ آپ ﷺ کبھی چلاتے نہ بدی کے عوض بدی کرتے بلکہ ہمیشہ درگزر کردیتے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں، آپ ﷺ بڑی ہمت والے، سچے، نرم مزاج اور ہنس مکھ تھے۔'' آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جب آپ کے گھر والے یا ساتھی آپ کو پکارتے تو آپ ﷺ ہمیشہ لبیک کہا کرتے تھے۔

آپ ﷺ اپنے بچوں کو گود میں لیتے، انہیں پیار کرتے اور ان سے کھیلتے۔ اپنی نواسی امامہ بنت زینب کو گود میں لیکر کاندھے پر بٹھا کر نماز پڑھتے تھے۔ جب رکوع میں جاتے تو ایک طرف بٹھادیتے۔ یہ تم پہلے کسی سیرت کی کتاب میں پڑھ چکے ہوں گے کہ عرب کے بسنے والے معصوم لڑکیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ آپ ﷺ لوگوں کے سامنے یہ نمونہ قائم کرنا چاہتے تھے۔ لڑکیوں کی عزت کی جائے اور انہیں بھی لڑکوں کے برابر سمجھا جائے۔ دوسری یہ بات کہ آپ کو اپنی اولاد سے بہت زیادہ محبت تھی۔ رسول پاک ﷺ کو جو محبت اپنے نواسوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے ساتھ تھی اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ ایک دن آپ ﷺ کہیں تشریف لے جارہے تھے۔ راستے میں آپ ﷺ کے دونوں نواسے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ ملے۔ آپ نے ایک کو ایک کندھے پر اور دوسرے کو دوسرے کندھے پر بٹھایا۔ رسول پاک ﷺ کے ساتھیوں نے چاہا کہ دونوں بچوں کو لے لیں، مگر انہوں نے کہا، ''ہمیں اپنے پیارے نانا کے کندے پیارے لگتے ہیں''۔

ایک دن رسول پاک ﷺ سجدہ میں تھے۔ حضرت حسینؓ آئے اور محبت سے اپنے نانا سے لپٹ گئے۔ رسول پاک ﷺ نماز پڑھا کے اور اپنے منے نواسے کو گود میں لے لیا۔ ایک یہودی بھی وہاں بیٹھا تھا۔ اس نے دیکھ کر کہا، ''آپ ﷺ بچوں سے اتنی محبت کرتے ہیں یہ ہمیں پسند نہیں ہے۔'' رسول پاک ﷺ نے فرمایا، ''اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاتے تو تم بھی بچوں کو اپنے لئے رحمت اور آرام کا سبب سمجھتے۔'' ان باتوں سے تم اندازہ کرسکتے ہو کہ رسول پاک ﷺ اپنے رشتہ داروں اور گھر والوں سے کتنی محبت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا حکم ہے کہ ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے۔''

کرونا وباء سے بچیئے۔ احتیاط کیجئے۔

صحت مند رہیے

☆ کرونا وائرس دوبارہ عالمی وباء کی شکل اختیار کرگیا ہے۔ ہر ایک کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔

☆ جلد علامات ظاہرہ نہ کرنے والا خاموش قاتل جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔ جس نے ہر شعبہ زندگی کو مفلوج کردیا ہے۔

☆ مرنے والوں میں 80 فیصد ضعیف العمر، متاثرہ شخص کی چھینک چھ فٹ کے اندر ہر چیز کو متاثر کرسکتی ہے۔

خوش مزاجی اور خوش حال زندگی

خوش رہو... ہنستے رہو

محمد توفیق حاجی سلیمان مون (مرحوم) کی ایک تحریر

Late M. Taufiq Suleman Moon

ہم میں سے اکثر لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مایوس ہوجاتے ہیں اور ہر وقت پریشان رہتے ہیں۔ کوئی بات مزاج کے خلاف ہوجائے تو ہماری خوداعتمادی کو ٹھیس لگتی ہے۔ ہم ہر بات پر بیزاری اور الجھن محسوس کرتے ہیں لیکن اداس رہنا اچھی بات نہیں ہے۔ صحت مند طریقہ یہ ہے کہ ہم زندگی کو اللہ کی عطا کردہ نعمت سمجھیں، ایک ایسی نعمت جو دوبارہ نہیں ملے گی۔ اگر ہم زندگی کو زندگی کی طرح بسر کرنا سیکھ لیں تو دنیا میں ہم سے زیادہ مطمئن اور خوش انسان کوئی اور نہ ہوگا۔

زندگی نئے اور بے شمار تجربات سے بنی ہے۔ قدم قدم پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب ہم پر منحصر ہے کہ ہم انہیں کیا سمجھتے ہیں۔ کیا اسے چیلنج تصور کرکے مقابلے پر بھی تیار ہو سکتے ہیں اور صحت مندانہ ردعمل کی صورت میں مشکل اور تعمیری قدم اٹھا سکتے ہیں۔ آدمی خواہ کسی حال میں ہو وہ چاہے تو خوشی اور مسرت کے سامان پیدا کرسکتا ہے۔ یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ پرانی عادت ایک دم چھوڑ دینا آسان نہیں۔ زندگی کے متعلق زاویہ نظر بدلنا تو اور بھی مشکل ہے، تاہم نئی راہیں کون تلاش نہیں کرتا۔ زندگی سنوارنے کے لیے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے طور طریقے بدلنے پڑتے ہیں۔ آخر ہم انسان ہیں، خوداگنے والے پودے نہیں کہ خاک میں جڑ پکڑ لیں تو عمر بھر کے لیے وہیں کے ہو کے رہیں۔ ناپختہ احساسات اور بچپن سے ذہن میں بیٹھے ہوئے غلط تصورات کو زندگی بھر کے لیے اپنے اوپر طاری کرلینے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ انسان مایوسی کا شکار ہوجاتا ہے۔ آپ خود ہی سوچیں۔ جس ذہن میں ہر وقت افسردہ خیالات سمائے ہوئے ہوں، وہاں جوش اور ولولے کا گزر کس طرح ممکن ہے؟ یاد رکھیے حالات آپ کے معمولات اور شخصیت پر نہایت غیر محسوس طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ انسان کا پختہ یقین اور ایمان اس کے خیالات کو عملی شکل دینے میں بڑی مدد کرتا ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ بیمار خیالات انسان کو بہت جلدی بیمار بنا دیتے ہیں۔ اس طرح جب تک آپ ذہن میں شکست خوردہ خیالات کو بلاتے رہیں گے، آپ ترقی اور کامیابی کی منزل تک کبھی نہیں پہنچ سکیں گے۔

موڈ کی خرابی یا بوریت آج کل عام ہے۔ جسے دیکھو ذرا سی بات پر موڈ خراب کرلیتا ہے۔ آپ کے لیے اس کی مثال سرطان کی سی ہے۔ اپنے آپ کو اس کا شکار ہونے سے بچایئے۔ زندگی امید اور انتظار کا دوسرا نام ہے۔ مستقبل میں جو شاندار کامیابیاں آپ کے قدم چومنے والی ہیں ان سے کوئی آگاہ نہیں۔ وقتی مشکلات نظر انداز کرکے امید اور انتظار کے سہارے اپنی تمناؤں اور خواہشات کو زندہ رکھنے کی عادت ڈالیے۔

اگر آدمی کو اپنے کام سے دلچسپی نہ ہو اور وہ ہمیشہ دوسری چیزوں کے خواب دیکھے یا ان کے بارے میں سوچتا رہے تو آخر کار ذہنی الجھن کا شکار ہوجاتا ہے اور اس کے کام کی اہلیت اور صلاحیت گھٹ جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی شخص کو اپنے کام سے واقعی دلی لگاؤ ہے تو وہ اسے پوری

دلچسپی سے انجام دے گا۔ایسی صورت میں چاہے کوئی کام کتنی ہی محنت اور جانفشانی سے کیوں نہ کیا جائے ،اس کا بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔اس کی نہ صرف کارکردگی بڑھ جاتی ہے بلکہ لگن اور شوق میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ذہنی یا جسمانی طور پر کسی خاص کام یا پیشے کے لیے موضوع نہیں ہیں تو لاکھ کوشش کے باوجود کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ایسی صورت میں بہتری اسی میں ہے کہ اپنے پیشے یا کام کو فوراً بدل ڈالیں۔یہ آپ کے حق میں یہی بہتر ہے۔یقین کیجیے اگر آپ کے دل میں اپنے کام سے لگن اور شوق موجود ہے،تو ترقی اور کامیابی آپ کا مقدر بھی بن سکتی ہے۔

ایک فلسفی کا کہنا ہے ’’جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے،ہم اس کے بارے میں بہت کم سوچتے ہیں لیکن جو نہیں ہے،اس کے لیے اکثر فکر مند رہتے ہیں۔‘‘ یہ طرزِ فکر انسانی زندگی کا سب سے بڑا عذاب ہے۔جو چیز آپ کے دسترس سے باہر ہے یا آپ کے پاس نہیں ہے،اس کے بارے میں سوچ سوچ کر ہلکان ہونا بے فائدہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن نعمتوں سے نوازا ہے ان کے متعلق سوچئے۔اگر آپ کو شکایت ہے کہ مکان چھوٹا ہے تو ان بے آسرا لوگوں کو یاد کیجیے جن کے پاس سر چھپانے کے لیے کوئی جگہ نہیں۔اگر آپ اپنے سے نیچے کے لوگوں کے بارے میں سوچیں گے تو سکون سے رہیں گے۔لیکن اپنے سے اونچے لوگوں کا تصور کریں گے تو کبھی اس مشکل سے چھٹکارا نہیں پاسکیں گے۔سوچ کا یہ انداز غیر صحت مندانہ ہے۔اپنے ذہن میں مثبت اور صحت مند خیالات کو جگہ دیں۔اپنی صلاحیتوں کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے خیالات کا سختی سے محاسبہ کیا جائے۔منفی خیالات اور احساسات پر سنسر لگادیجئے۔یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ انسان اکثر جس کام کے بارے میں یہ سوچتا ہے کہ وہ اسے کر سکتا ہے،اسے کر بھی لیتا ہے زندگی کی حقیقی خوشیوں سے لطف اٹھانے کے لیے آپ کو اپنے خیالات اور سوچ بچار میں ایمان داری اور سچائی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔منفی خیالات کو ذہن سے جھٹک دیجیے۔ہر نئے دن کا آغاز اس امید سے کیجیے کہ اسے روشن اور تابناک بنانا ہے۔یقین جانیں آپ کو قدم قدم پر ان گنت خوشیاں اور ترقی کی منزلیں اپنی منتظر ملیں گی۔

(ماخوذ: ماہنامہ میمن سماج کراچی۔شمارہ جون 2002ء)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

برادری سے پرزور اپیل

بانٹوا میمن برادری سے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ کے یہاں ہونے والی ہر خوشی کے موقع پر مہمانوں کو دعوت کا کھانا کھلانے کی ابتداء رات 10 بجے سے شب 10.30 بجے کے دوران کردیں تاکہ مہمانوں کو تکلیف سے نجات ملے اور موجودہ خراب اور غیر محفوظ حالات میں وہ بروقت اپنے اپنے گھروں کو پہنچ سکیں۔

آپ کے تعاون کے طلب گار

عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

گلے وشکوے سے زبان بند رکھو راحت نصیب ہوگی (شیخ سعدیؒ)

شکوہ نہ کر، گلہ نہ کر

ہم اپنے رویے پر نظر ڈالیں تو اس بات کا اندازہ بخوبی ہو جائے گا کہ ہمارے معاشرے میں ہر کوئی اپنے حقوق نہ ملنے کا شکوہ کرتا رہتا ہے، خصوصاً خواتین میں صبر شکر کرنے کی خواہش نہیں ہے۔ ذیل میں ذرا ایک نظر ڈالیں کہ کس کو کس سے شکوہ رہتا ہے۔

☆ والدین کو شکوہ ہے اولاد سے۔ ☆ اولاد کو شکوہ ہے والدین سے۔ ☆ استاد کو شکوہ ہے طالب علم سے

☆ طالب علم کو شکوہ ہے استاد سے۔ ☆ شوہر کو شکوہ ہے بیوی سے۔ ☆ بیوی کو شکوہ ہے شوہر سے۔

☆ بہو کو شکوہ ہے ساس سے۔

غرض یہ کہ ہمارے اطراف ہر شخص کو ایک دوسرے سے کوئی نہ کوئی شکوہ ضرور ہوتا ہے۔ انسان تو انسان ہم اپنے خالق، اپنے پیدا کرنے والے کی عطا کردہ بے شمار نعمتوں کی بھلا کر اپنی چھوٹی سی تکلیف پر اپنے اللہ تعالیٰ سے بھی شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ شکوہ شکایت ہماری خوبی بن گئی ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''جو شخص انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرے گا اس لئے کہ جس کنویں کا پانی خشک ہو چکا ہو اس میں ڈول کوئی بھی ڈالے، پانی نہیں نکلے گا، جس کی فطرت کے سوتے خشک ہو چکے ہوں اس میں شکر کا جذبہ انسانوں کے لئے برآمد ہوگا نہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔''

شیخ سعدیؒ کا قول ہے ''گلے اور شکوے سے زبان بند رکھو راحت نصیب ہوگی۔ شکوے شکایت سے پرہیز صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اپنے اردگرد لوگوں کی عیب جوئی کے بجائے ان کی خوبیوں پر نظر رکھیں، کیوں کہ ہر برے سے برے انسان میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی خوبی بھی ضرور ہوتی ہے، صرف تھوڑے تحمل سے اسے تلاش کرنا پڑتا ہے اور جب ہم اس کی ایسی کوئی خوبی تلاش کر لیتے ہیں تو پھر وہی شخص ہمیں ہمارا محسن دکھائی دیتا ہے اس وقت ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف دل سے بلکہ زبان سے بھی اپنے محسن کا شکریہ ادا کریں کیوں کہ محض دل سے شکریہ ادا کر دینے سے دلوں کی کدورتیں نہیں جاتیں جب تک کھل کر اظہار نہ کیا جائے چنانچہ شکریہ کے کسی بھی موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں بلکہ پورے خلوص اور محبت سے شکریہ ادا کرنے کی عادت اپنا لیں تو آپس کے گلے شکوے خود ہی ختم ہو جائیں گے اور یہ عادت یعنی گلے شکوے کرنے کی خواتین خود ختم بھی کر سکتی ہیں اور دوسروں کی تلقین بھی کر سکتی ہیں۔

کسی مفکر نے کہا ہے کہ عقل مند یا بے وقوف ہونے میں ہمارا نہ تو کوئی کمال ہے اور نہ دخل، بات فقط اتنی سی ہے کہ ہمیں خود کو منوانے کے لئے، خوب صورت الفاظ اور جامع گفتگو موقع کی مناسبت سے برتنے کے فن سے آشنا ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے کی شکایت اور شکوہ وگلہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اچھی گفتگو کے ساتھ ساتھ خود اعتمادی ایک ایسا تیر ہے، جو آپ کو کچھ نہ ہونے کے باوجود بہت کچھ ثابت کرتا ہے۔ اکثر لوگ اس خوبی سے محروم ہونے کی وجہ سے ہمیشہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔

کورونا وائرس کا مقابلہ قومی عزم اور ہمت سے ممکن ہے

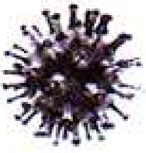

نوول کورونا وائرس

خود کو اور دوسروں کو بچانے کے لئے چند تدابیر

☆ بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

☆ کھانسنے یا چھینکنے کے دوران ناک منہ کو ٹشو یا کسی کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں۔

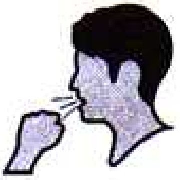

☆ استعمال کے بعد ٹشو کو مناسب طریقے سے ضائع کریں۔

☆ ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

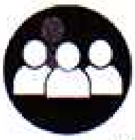

☆ اگر کسی کو نزلہ، زکام ہے تو دوسرے لوگوں سے کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر رہیں۔

☆ گندے ہاتھوں سے آنکھ، ناک یا منہ کو مت چھوئیں۔

☆ اپنی حفاظت کے لئے فیس ماسک استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆ صحیح طریقے سے پکے ہوئے انڈے، مرغی، مچھلی، گوشت سے بیماری پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے۔

لہٰذا ملک کے ہر شہری اور برادری کو عدم سنجیدگی اور لاپرواہی کو قطعی ترک کر کے بلا تاخیر تمام احتیاطی تدابیر کو قومی فریضہ سمجھتے ہوئے پورے اہتمام سے اختیار اور عمل کرنا چاہیے۔

اگر ہم سب عمل نہیں کریں گے تو قومی یکجہتی کی حقیقی اور پائیدار فضا کا فروغ پانا محال ہوگا۔ اس موذی مرض سے بچنا مشکل ہوگا۔

آیئے ہم اس کورونا وائرس کے خاتمے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں۔

عظمت رفتہ

تاریخ کے جھروکوں سے
ایک اہم گجراتی مضمون کا اردو ترجمہ
انڈیا (کاٹھیاواڑ) کی دھن نگری، آج بھی اپنے بزرگوں کو بہت یاد آتی ہے

بانٹوا: جہاں میں نے جنم لیا

ممتاز گجراتی قلمکار
عبدالغفار عبدالرحمٰن کھانانی (مرحوم) المعروف اے.جی داتاری کی ایک یادگار تحریر

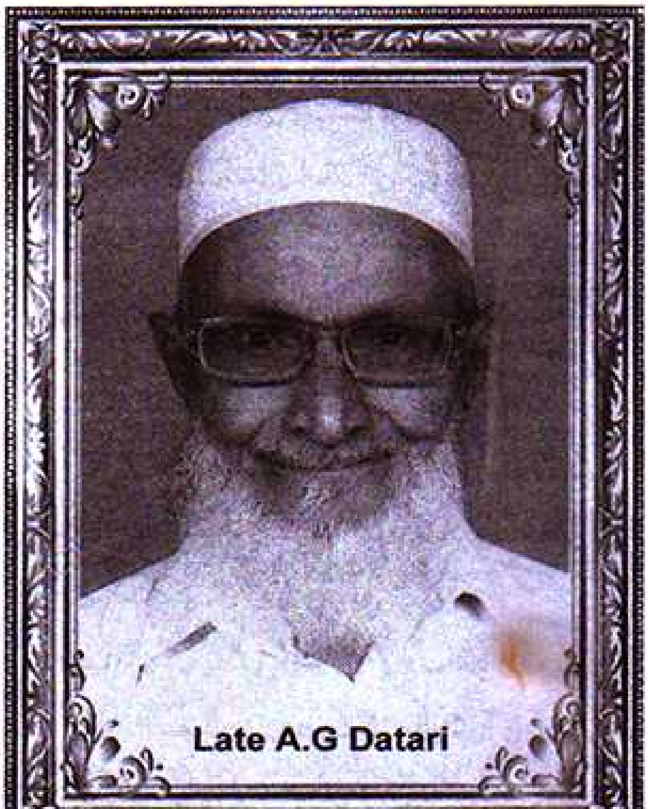

Late A.G Datari

مضمون نگار کا مختصر تعارف: مرحوم اے جی داتاری کا نام گجراتی زبان و ادب کے حلقوں کا بڑا معروف، محترم اور معتبر نام ہے۔ آپ کا پورا نام عبدالغفار عبدالرحمٰن کھانانی (مرحوم) مگر ادبی نام اے جی داتاری کے نام سے مشہور تھے۔ اے جی داتاری (مرحوم) ایک پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ذہن کے مالک تھے، حالات و واقعات کو گہرائی سے محسوس کرنے والے اس بے لوث اور مخلص انسان نے جب بھی قلم اٹھایا تو سچائیوں کو کاغذ پر بکھیر دیا۔

پوشیدہ و نہاں باتوں کو منظر عام پر لائے، حقیقت کو تاریکی کے پردے سے نکال کر روشنی میں لے آئے اور اس طرح روزنامہ وطن گجراتی، روزنامہ ملت گجراتی اور گجراتی رسائل کے قارئین کو نہ صرف عمدہ مواد پڑھنے کو ملا بلکہ ان کی راہ نمائی کا فریضہ بھی انجام دیا۔ اگر ان کی تحریر کردہ کہانیوں، مضامین وغیرہ پر نظر ڈالی جائے تو خاصا وسیع ذخیرہ موجود ہے جو ہر لحاظ سے گجراتی ادب کا ایسا سرمایہ ہے جس پر سبھی کو فخر ہونا چاہیے۔ گجراتی علم و ادب کے چاہنے والوں کو فخر ہوگا۔

مرحوم اے جی داتاری کی زندگی کے تین اہم نکات قابل توجہ ہیں اور انہی نکات کے گرد ان کی پوری شخصیت کا دائرہ گھومتا تھا۔ (1) آپ 22 فروری 1933ء میں یعنی قیام پاکستان سے 14 سال پہلے بانٹوا (انڈیا) میں پیدا ہوئے تھے۔ (2) 14 اگست 1947ء میں جب پاکستان قائم ہوا تو داتاری صاحب بھی کاٹھیاواڑ کی دھن نگری بانٹوا سے ہجرت کر کے

کراچی چلے آئے تھے اور اسی شہر کراچی میں مقیم ہو گئے۔ (3) قلم سے مضبوط رشتہ یعنی انہوں نے جب بھی قلم اٹھایا تو نہ قلم نے انہیں مایوس کیا اور نہ انہوں نے قلم کی آبرو کم ہونے دی بلکہ اس کو پوری عزت وتکریم کے ساتھ استعمال کیا اور سچ تو ہے کہ قلم کا حق ادا کر دیا۔

گجراتی کے منجھے ہوئے بزرگ قلمکار، ادیب ومصنف جناب عبدالغفار عبدالرحمٰن کھانانی المعروف اے جی داتاری کی ادبی اور قلمی خدمات گجراتی زبان وادب کی تاریخ میں سنہری لفظوں سے لکھی جائیں گی۔ مرحوم اے جی داتاری نے گجراتی زبان میں عمدہ طنز ومزاح کے منفرد انداز سے بھرپور ایک ہفتہ وار کالم "تکیہ بیٹھک نی تری پوٹی" کے عنوان سے روزنامہ وطن گجراتی میں 2001 - 2000ء میں ایک عرصے تک قلمبند کیا۔ جسے روزنامہ وطن گجراتی کے قارئین آج تک بھلا نہیں پائے ہیں۔ یہی وجہ ہے قوموں اور برادریوں میں کچھ ایسی قابل احترام شخصیات ہوتی ہیں جو اپنی خدمات کی وجہ سے عزت وافتخار اور سربلندی وعظمت کا سرچشمہ تصور کی جاتی ہیں جن کو بھلانا آسان نہیں ہوتا ہے۔ مرحوم کی بانٹوا کی ماضی کی یادداشتوں پر مشتمل کتاب "بانٹوا کی بھولی بسری یادیں" مطبوعہ 2015ء کافی مقبول ہوئی۔

گجراتی زبان کے سینئر اور صف اول کے ممتاز قلمکار، کالم نویس، کہانی نویس، مختلف عربی اور فارسی کتب کے گجراتی مترجم علاوہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے ترجمان ماہنامہ میمن سماج اور آل پاکستان میمن فیڈریشن کے ترجمان ماہنامہ میمن بلیٹن کے گجراتی حصے کے کئی سالوں سے ترتیب، تدوین اور پروف ریڈنگ کی گراں قدر بلامعاوضہ قلمی خدمات انجام دینے والے عبدالغفار کھانانی المعروف اے جی داتاری نے 23 مئی 2016ء کو رحلت فرمائی تھی۔ ان کی تحریریں، یادیں اور باتیں ہمیشہ مرحوم کی یاددلاتی رہیں گی۔

(ازقلم: کھتری عصمت علی پٹیل)

کہاں تک سنو گے؟ کہاں تک سناؤں؟ ہزاروں ہی قصے ہیں، کیا کیا بتاؤں؟ میں نے نومبر کے مہینے میں اکتوبر 1947ء کے سال میں بانٹوا (کاٹھیاواڑ۔انڈیا) سے پاکستان ہجرت کی تھی اور اس وقت کے دارالحکومت کراچی کو اپنے مستقل قیام کے لیے منتخب کیا تھا۔ یہ ایک آدھ دن کی بات نہیں ہے اور نہ ایک آدھ سال کا قصہ ہے۔ اس قصے کو 74 برس بیت چکے ہیں۔ مگر ایسا لگتا ہے جیسے ہی کل ہی کی تو بات ہے!

بچپن کی پر لطف یادیں : میں بانٹوا میں پیدا ہوا، پلا بڑھا اور اس شہر بے مثال میں پرورش پائی۔ اس کو کبھی لوگ انڈیا کی دھن نگری کہا کرتے تھے اور میں نے اسی شہر کی پر امن گلیوں اور پر سکون گھروں میں کھیل کود کر دن گزارے تھے۔ اس دور کے 15 سال میں آج تک نہیں بھولا۔ وہ بڑے قیمتی اور انمول دن تھے۔ انسان جہاں پیدا ہوتا ہے، پلتا بڑھتا ہے اور جن گلیوں میں کھیلتا کودتا ہے، جن سڑکوں پر چہل قدمی کرتا ہے، بھاگتا دوڑتا ہے ان کو کبھی نہیں بھولتا اور نہ اس اسکول اور مدرسے کو بھولتا ہے جو اس کی پہلی درس گاہ بنتے ہیں۔ اس شہر کے گزرے ماہ وسال اور روز و شب، لڑکپن اور بچپن کے احساسات وجذبات اس قدر لطیف ہیں کہ بھلائے نہیں بھولتے۔

چند خوفناک یادیں : مگر پھر وہ بچپن اور لڑکپن آگ وخون کی روشنی میں دھندلا سا گیا مجھے آج بھی وہ خوف ناک دن یاد آتے ہیں جب مقامی ہندو غنڈوں اور غارت گروں نے ریاستی فوج کی نگرانی میں اسی بانٹوا میں لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا تھا۔ انہوں نے پر امن میمن گھرانوں کو تباہ وبرباد کر دیا تھا۔ جس طرح کرفیو لگا کر حکومت نے ان غنڈوں کی سرپرستی کی تھی وہ منظر کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ پھر یہ بھی ہوا کہ میمن گھرانوں کو

بے بسی کے اس مقام پر پہنچا دیا گیا کہ ان تک کوئی امداد نہ پہنچ سکی۔ لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے اور ملنے کے لیے ترستے رہے۔ میرے کانوں میں آج بھی بانٹوا کے میمن گھرانوں کے بچوں اور خواتین کی ''بچاؤ بچاؤ'' کی آوازیں گونجتی ہیں۔ اف میرے اللہ! کیسے خوف ناک منظر تھے وہ! میں چاہتے ہوئے بھی انہیں بھلا نہیں پاتا!

بانٹوا کا نام کیسے پڑا؟ بانٹوا کا یہ نام کیسے پڑا؟ اس حوالے سے متعدد روایات سنی ہیں جو نسل در نسل اور سینہ بہ سینہ چلی آ رہی ہیں مگر اس حوالے سے کوئی تاریخی پس منظر تو موجود نہیں ہے البتہ ان روایات میں سے ایک روایت یہ ہے کہ پرانے لوگوں نے اپنے دادا، پردادا سے یہ سنا تھا کہ اس علاقے میں انسانی آبادی نہیں تھی بلکہ یہ ایک طرح سے خالی میدان تھے جن میں کچی مٹی کی ایک سڑک یا راستہ بنا ہوا تھا اور یہ راستہ وہاں سے گزرنے والے لوگوں اور قافلوں کی وجہ سے بن گیا تھا۔ پھر لوگوں نے یہ سوچا کہ یہاں سے گزرنے والے مسافروں کی سہولت اور آسانی کے لیے ایک کنواں کھودا جائے تا کہ مسافروں کو پانی تو مل سکے۔ اس کنویں پر آ کر مسافر ٹھہرتے، اس کا پانی پی کر اپنی پیاس بجھاتے اور نہا دھو کر تازہ دم ہو جاتے۔ یہ کنواں چونکہ راستے کے بیچ میں واقع تھا اس لیے اس کو ''واٹ واؤ'' کہہ کر پکارا جانے لگا۔ یہ گجراتی الفاظ تھے جن کا مطلب تھا: راستے کا کنواں۔ بعد میں کثرت استعمال سے ''واٹ واؤ'' بدل کر ''بانٹوا'' ہو گیا۔ بس اس کے بعد ایک کنویں کے نام پر آباد ہونے والی یہ بستی ایک بڑے شہر میں بدل گئی جسے آگے جا کر ''دھن نگری'' بننا تھا۔

بانٹوا کی ترقی: ''بانٹوا'' باقاعدہ آباد ہوا تو اس نے ترقی بھی شروع کر دی۔ اس وقت اس علاقے میں آباد ہونے والے لوگوں نے اس کو سرسبز و شاداب بنانے کے لیے خوب محنت کی۔ اس کی زمینوں کو جوتا، ان پر کھیتی باڑی کی، اس زمین سے فصلیں اگائیں۔ چونکہ بانٹوا کی زمین زرخیز تھی اس لیے یہاں خوب فصلیں ہونے لگیں۔ یہ دیکھ کر آس پاس کے لوگ بھی بانٹوا آ کر آباد ہونے لگے اور یہاں کی آبادی بڑھنی شروع ہو گئی اور ساتھ ساتھ ہی یہاں بسنے والے لوگ بھی خوشحال ہوتے چلے گئے۔ ان کی آمدنیاں بڑھتی چلی گئیں۔ بانٹوا کے اطراف میں جو دیہات تھے، ان کے نام یہ ہیں، کوڑواؤ، سمیگا، بہلگام، پاجود پنورا، سارنگ پیری، کھڈیا، نانڈیا، کا مجھلا نا تھا پلا اور بھیسان وغیرہ۔ ان تمام علاقوں کے لوگوں نے بانٹوا کی خوشحالی دیکھی تو اپنے علاقے چھوڑ کر رفتہ رفتہ یہاں آ کر آباد ہوتے گئے۔

کنویں سے شہر تک: بانٹوا نے کس طرح کنویں سے ترقی کر کے ایک بڑے نگر یا شہر کی شکل اختیار کی، یہ کہانی بڑی دلچسپ ہے۔ اب یہاں اونچی عمارتیں بھی وجود میں آ گئیں، کچھ دکانیں بھی قائم ہو گئیں، جگہ جگہ سرسبز درخت اور باغات دکھائی دینے لگے۔ کچھ ہی عرصے میں اس شہر میں ریلوے اسٹیشن بھی بن گیا، اسکول، مدرسے اور مسجدیں قائم ہوتی چلی گئیں جو اسی دور میں ایک سے بڑھ کر ایک تھیں۔ یہ اس شہر کی ترقی کے ثمرات تھے اور یہاں رہنے والوں کی محنت کا نتیجہ تھا کہ بانٹوا میں بجلی بھی آ گئی جس کی وجہ سے اس علاقے میں اسٹریٹ لائٹس بھی روشن ہو گئیں مگر بعض نامعلوم اسباب کی بناء پر اس دور میں بجلی کی کمپنی ناکام ہو گئی اور اس طرح بانٹوا بجلی سے محروم رہا۔ اس کے بعد تو بانٹوا سے پاکستان ہجرت تک کسی نے بھی بجلی کی شکل نہیں دیکھی۔

بانٹوا میں اس دور میں کیا کیا تھا؟ ہم اوپر بانٹوا کی ترقی کا مختصر احوال لکھ چکے ہیں اور یہ بھی بتا چکے ہیں کہ بجلی آ گئی تھی مگر اس کی کمپنی شہر کو بجلی سپلائی کرنے میں ناکام ہو گئی۔ اس کے باوجود اہل بانٹوا نے اپنی محنت اور جدوجہد میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔ یہ ان کی کوششیں ہی تھیں جن کی وجہ سے بانٹوا میں دو اسپتال تھے جہاں علاج معالجے کی سہولتیں فراہم کی جاتی تھیں۔ آٹا پیسنے والی تین یا چار آٹا ملیں موجود تھیں اور

ایک جیننگ فیکٹری بھی تھی۔ جو دولت مند لوگ تھے وہ اپنی ہی بلڈنگوں میں اپنے خاندان کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کے کاروبار گراؤنڈ فلور پر تھے اور رہائش اوپر والی منزل پر۔ ان حضرات نے اپنی بلڈنگوں کی چھت یا دوسری منزل پر لکڑی کی ایک ہوائی چکی (پون چکی) لگائی تھی جو ہوا سے چلتی تھی جن سے عمارتوں کے لیے بجلی بھی تیار ہوتی تھی اور اسی پون چکی کی مدد سے نلکوں کے ذریعے پانی بھی اوپر چڑھایا جاتا تھا مگر یہ صرف بڑے لوگوں کی باتیں تھیں، کرائے داروں یا تمام لوگوں کو یہ سہولت حاصل نہ تھی البتہ اس طرح کی پون چکیاں (ہوائی چکیاں) ہر چھوٹی بڑی مسجد، اسکولوں، مدرسوں اور باغات میں تھیں۔ ڈین طرکی بڑی پون چکیاں تو بڑے لوگوں نے لگوائی تھیں مگر غریب اس سہولت کا صرف خواب ہی دیکھ سکتے تھے۔ ان پون چکیوں کے ذریعے اندر والے کنوؤں میں پانی کھینچ کر اسٹور کرلیا جاتا تھا۔ جب وہ ختم ہوجاتا تو دوبارہ اس کو بھرلیا جاتا تھا۔

بڑھتی ہوئی آبادی اور شناخت: بانٹوا کی ترقی کے ساتھ وہاں آس پاس کے علاقوں اور دیہات کے لوگ تو آباد ہوگئے مگر انہوں نے اپنی خاندانی اور اپنے گاؤں کی شناخت اس طرح برقرار رکھی کہ اپنے نام کے ساتھ اپنے گاؤں کا نام ضرور لگاتے تھے۔ مثال کے طور پر کوڑواؤ والا، نانڈیا والا، تھاپلا والا، سمیگا والا، سنوسرا والا، وغیرہ۔ بانٹوا کے کچھ میمن تاجروں نے تجارت کے شعبے میں ترقی کرنے کے لیے بانٹوا سے انڈیا کے دوسرے علاقوں کی طرف سفر کیے۔ انہوں نے اپنے بزنس شروع کیے، دکانیں بنائیں اور تجارت کے شعبے میں خوب ترقی کی۔ اس کے ساتھ انڈیا کے چھوٹے بڑے شہروں تک ان کے کاروبار پھیل گئے۔ اس موقع پر یہ حضرات بانٹوا کو نہیں بھولے بلکہ انہوں نے اپنے نام کے ساتھ اپنے شہر کے نام بھی لگائے اور ساری دنیا کو یہ بتایا کہ وہ کون ہیں اور کہاں کے رہنے والے ہیں۔ مثال کے طور پر کلکتہ والا، مدراس والا، کوچین والا، کولمبو والا وغیرہ۔

بانٹوا کی آبادی: بانٹوا کی ترقی کے ساتھ اس کی آبادی تیزی سے بڑھتی چلی گئی۔ دوسری جنگ عظیم تک اس کی آبادی 15000 سے 20000 کے درمیان تھی۔ ایک اندازے کے مطابق 1947 میں یعنی قیام پاکستان کے وقت جب اہل بانٹوا نے یہاں سے پاکستان ہجرت کی تھی اس وقت یہاں کی آبادی 25 سے 30 ہزار کے درمیان ہوچکی تھی۔ اس شہر بے مثال کی آخری مردم شماری کب ہوئی، اس کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔

بانٹوا کے کاروبار اور ملازمتیں: بانٹوا کے لوگوں کا مزاج تھا کہ وہ ملازمت کرنے کے بجائے ذاتی کاروبار کرتے تھے۔ مثال کے طور پر یہ لوگ کسی نہ کسی کام کاج یا ہنر کی دکانیں قائم کرتے تھے۔ خوب محنت کرتے تھے اور خوب کماتے تھے البتہ کچھ لوگ ملازمت کرتے تھے مگر ان لوگوں نے ملازمتیں بھی اپنے ہی لوگوں کی کی تھیں۔ اس زمانے میں بانٹوا میں کئی مشہور و معروف دکاندار تھے: (1) کپڑے کی دکان والے بڑے حاجی حبیب کاپڑیا (2) آدم مشتاق کاپڑیا (3) محمد کٹلری جو کٹلری کا کام کرتے تھے (4) ابراہیم مٹھو جو پٹرول، آئل، بیڑی اور آٹو پارٹس کا کاروبار کرتے تھے (5) سلور ریڈیو والے۔ ان کا ریڈیو گراموفون اور بیڑی کی چارجنگ کا کاروبار تھا (6) عثمان بتی والے۔ یہ پیٹرومیکس کی بتیاں اور لکڑی کی کرسیاں کرائے پر دیتے تھے (7) محمد بھوٹ۔ ان کا مٹھائیوں اور نمکو کا کام تھا جو یہ آرڈر پر تیار کرتے تھے (8) عبدالشکور گھوگھا۔ یہ تانبے، پیتل اور سلور کے نئے اور پُرانے برتن بیچتے تھے (9) احمد ٹیمبا۔ ان کا تازہ پھلوں کا کاروبار تھا (10) سیٹھ صالح محمد دادا فیلی والوں کا میڈیکل کا اور دواؤں کا کاروبار تھا۔ انہوں نے کپڑے کی دو دکانیں بھی قائم کی تھیں اور ایک پرنٹنگ پریس بھی لگا رکھا تھا (11) مڈل کلاس ڈاڈا فیملی کے دو بھائیوں نے چائے کے ہوٹل قائم کیے تھے جو اچھے چلتے تھے۔

بانٹوا کے تہوار اور مقدس مہینے : بانٹوا میں سب سے زیادہ محترم اور مقدس مہینے محرم اور رمضان سمجھے جاتے تھے۔ یکم محرم سے 12 محرم تک شہر بھر میں پانی کی سبیلیں لگ جاتی تھیں۔ میمن خواتین گھروں میں محرم کی مجلسیں منعقد کرتی تھیں۔ روزانہ معصوم بچوں کو میٹھے چاول کھلائے اور میٹھا شربت پلایا جاتا تھا۔ میمن خواتین محرم کی 9 اور 10 تاریخ کو روزہ رکھتی تھیں۔ 9 محرم کو "ملیدہ" بنا کر تقسیم کیا جاتا تھا اور معصوم بچوں کو گھروں میں بلا کر ملیدہ اور کھوپرا کھلایا جاتا تھا۔ عاشورے کے دن (10 محرم کو) نفل نمازیں اور خصوصی دعائیں ہوتی تھیں۔ اس دور میں تعزیہ دیکھنے کے لیے خصوصی اہتمام ہوتا تھا۔ بانٹوا میں 9 کی رات کو اور 10 محرم کی شام کو تعزیہ نکلتے تھے۔ دو بڑے تعزیہ بھی نکلتے تھے جن میں ایک جولا یا واڑا کا ہوتا تھا اور دوسرا دربار گڑھ کا (یعنی بانٹوا کے نواب شیر خان جی باپو کا دربار) اس دوران مردوں کے چوکارے بھی ہوتے تھے جن میں کوئی بھی حصہ لے سکتا تھا البتہ میمن اس میں کم ہی جاتے تھے۔ اس چوکارے میں دائرہ بنا کر مرد ڈھول کی تھاپ پر دائیں بائیں گھومتے تھے۔ اس میں بازو پیٹتے تھے، سینہ کوبی نہیں کرتے تھے۔ تعزیوں پر منتیں بھی چڑھائی جاتی تھیں۔ اس دوران تعزیے کے پاس منت کے ناریل توڑے جاتے تھے۔ شروع میں یہ سب ہوا مگر بعد میں بانٹوا میمن برادری کے نوجوانوں، سماجی رہنماؤں اور بزرگوں نے اس سے منع کر دیا۔

شادی کا رواج اور اصلاح : کسی زمانے میں بانٹوا میں یہ طریقہ تھا کہ شادی کے موقع پر جب دولہا کی برات دلہن کے گھر جاتی تو راستے بھر میلاد پڑھتے ہوئے جاتے تھے مگر بعد میں اس رسم پر پابندی لگا دی گئی اور شادی کی رسم عام اور اسلامی طریقے سے ادا کی جانے لگی۔

ایک واقعہ ۔ ایک خواب : بانٹوا میں ایک سرکاری پوسٹ مین تھا جس نے ایک رات خواب دیکھا کہ کوئی اسے بتا رہا ہے کہ تمہارے گھر کے نیچے ایک درگاہ ہے۔ اسے نکالو اور اس کے خادم بن جاؤ۔ پہلے تو اس نے خواب کو کوئی اہمیت نہ دی مگر جب یہ خواب اس کو مسلسل دکھائی دیا تو اس نے کھدائی کرائی اور واقعی وہاں سے ایک صحیح سلامت درگاہ نکلی۔ اب تو ہر طرف دھوم مچ گئی۔ پوسٹ مین سرکاری ملازمت چھوڑ کر اس درگاہ کا خادم بن گیا۔ خواب نذرانے آنے لگے۔ ہار پھل، نیاز کا کھانا، مٹھائی، شیرینی، عرس سب ہونے لگا، بانٹوا کے مرد اور خاص طور سے خواتین تو نہایت عقیدت کے ساتھ وہاں حاضری دینے لگیں۔

ایک وضاحت : میں نے ایک مضمون پڑھا تھا "جوناگڑھ کا داتا دربار" جس میں لکھا تھا کہ داتا دربار جوناگڑھ میں نہیں بلکہ لاہور میں ہے اسی مضمون میں یہ وضاحت بھی کی گئی تھی جسے لوگ جوناگڑھ میں داتا دربار کہتے ہیں، یہ تو داتا جمیل شاہ گرناری کا چلہ ہے یہاں کوئی مزار نہیں ہے اور یہاں کا مجاور کئی نسلوں سے ہندو ہے۔ ان کا مزار سندھ میں ہے جسے ایک کرامت کہی جاسکتی ہے کہ چلہ انڈیا میں ہے اور مزار پاکستان میں۔

کل کے ہمارے بانٹوا میں کھتری برادران کی "باندھنی "کی (چندری۔ چنری) دکان بھی تھی : ماضی کے ہمارے بانٹوا میں سوتی اور گاؤں والوں کی ضروریات کے مطابق کا کپڑا مثلاً کھدر، کورا کپڑا، گاؤں کی خواتین کی ضرورت کا رنگدار کپڑا رنگریزی سے آراستہ کپڑا وغیرہ کی بانٹوا۔ ناندرو ڈ پر سبزی مارکیٹ کے سامنے والی لائن میں تین چار ہندوؤں کی دکانوں کے بعد آخر میں ایک بڑی لمبی چوڑی دکان "کھتری حاجی اسمٰعیل برادرس" اور ان کے بھائیوں کی تھی۔ جو رنگریزی کا کام اپنی تلاؤ کی "نجی ڈلی" (ڈیلی) جس کا آنگن وسیع تھا۔ اس میں کورے کپڑے کی رنگائی (رنگ ریزی) خوبصورت مختلف ڈیزائنوں سے اپنی برسوں کی مہارت سے تیار کر کے بازار کی اپنی دکان پر سجا کے رکھتے تھے۔ دکان اُن کی مال سے بھری رہتی تھی اور بیوپار بھی بہت اچھا ہوتا تھا، کیوں کہ کھتری حاجی اسمٰعیل اور ان کے بھائیوں، بیٹوں اور بھتیجوں کی مہارت محنت اور رنگریزی کی بہترین رنگائی اور پورے بازار میں کھتری کی اور اس گھریلو دستکاری کی قسم کی

صرف ایک ہی دکان تھی۔

ماضی کے بانٹوا میں رہائشی تلاؤ کے علاقے میں ایک اور کھتری میاں بیوی بھی رہتے تھے۔وہ بھی رنگریزی کا ڈیزائن کا کام آرڈر کے مطابق بنادیتے تھے۔ان کا گھر اور دکان دونوں جیسے ایک ساتھ تھے وہ بھی اچھا تجربہ رکھتے تھے اور کماتے تھے۔محلّہ کی خواتین اپنے پہناوے میں سے کوئی کپڑے انہیں رنگوانے کے لئے دے جاتی تھیں۔بازار میں کھتری حاجی اسمٰعیل برادران نے رنگریزی کے تمام کاموں کی اپنی اچھی شاخ جمانے کے ساتھ ساتھ ریاست کچھ کی خاص سوغات ''باندھنی'' ''چندری'' ''کھومی'' ''اڈھنی'' وغیرہ بھی دلہنوں کے لئے شاندار بناتے تھے اور انہیں بانٹوا کے علاوہ بھی دوسرے گاؤں یا شہر کے اس سلسلے میں آرڈر بھی ملتے تھے۔

کھتری برادری کے دیگر فلاح و بہبود کے کام : اس کے علاوہ ان کی دکان کی یعنی کھتری حاجی اسمٰعیل برادران کی خاص بھلائی اور خدمت خلق کے لئے وہ اپنی دکان سے ''پھوڑے پھونسی مٹانے والا مرہم'' جو بھی آئے اس مفت دیتے تھے اور دوسری خدمت خلق اور عام بھلائی یہ تھی کہ وہ اپنی دکان سے ڈاک کے ٹکٹ اور پوسٹ کارڈ اور پوسٹ کے کور اضافی قیمت لئے بغیر اصل قیمت سے ہی لوگوں کو یاد کرتے تھے۔اس خدمت کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ بانٹوا شہر کی پوسٹ آفس اسٹیشن روڈ پر ریلوے اسٹیشن کے پاس تھی اور ڈاک ٹکٹ لینے کے لئے اتنی دور جانا پڑتا تھا،مگر کھتری برادران کی اس خدمت عام کی وجہ سے سب لوگ،بچے بوڑھے بھی کو آرام نصیب ہوتا تھا۔مگر افسوس کہ 1947ء نومبر میں بانٹوا کی میمن برادری کے گھروں اور دکانوں کو لوٹنے کے ساتھ کھتری برادران کی دکان بھی لوٹ کر جلادی گئی تھی۔''نہ بدلی یہ زمیں، نہ بدلا یہ آسماں، کتنا بدل گیا انسان۔''

ایک اہم انکشاف : بانٹوا کے ولی حضرت بخاری شاہ کی ایک کرامت کا احوال بھی پڑھ لیجئے۔بانٹوا شہر کے بیچوں بیچ ایک قبرستان تھا جس کو بخاری شاہ پیر کا قبرستان کہتے تھے۔یہ قبرستان ابھی تک موجود ہے اور صحیح سلامت ہے۔اس کی درگاہ قیام پاکستان سے پہلے کافی بڑی تھی۔اس کے قریب ایک چھوٹا سا سرسبز باغ تھا۔باہر کی طرف ایک خوبصورت چبوترا تھا جس پر ٹائل لگے ہوئے تھے۔چند سیڑھیاں چڑھ کر ایک صحن تھا اور اس کے بعد ایک بڑے کمرے میں پیر حضرت بخاری شاہؒ کی آرام گاہ تھی جہاں سالانہ عرس کے موقع پر خصوصی اہتمام ہوتا تھا مگر عام دنوں میں ہر جمعرات کو عصر کے بعد فاتحہ کا کھانا تقسیم ہوتا تھا، میٹھے چاول، شیرینی اور ناریل بانٹے جاتے تھے۔چادریں چڑھائی جاتی تھیں اور آخر میں نوبت بجائی جاتی تھی۔عقیدت منداس درگاہ پر بڑے احترام سے حاضر ہوتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے۔میں ہر جمعرات کو فاتحہ پڑھنے وہاں جاتا تھا۔

بانٹوا کے اجڑنے سے کچھ عرصہ پہلے حضرت پیر بخاریؒ نے کسی شخص کو خواب میں بشارت دی کہ یہ جگہ اجڑنے والی ہے۔یہاں سے چلے جاؤ۔اس نے ایک پرچے پر یہ سب لکھ کر قبرستان کے گیٹ پر لگادیا۔دوسرے لوگوں کے ساتھ میں نے بھی اسے پڑھا مگر کوئی اہمیت نہیں دی۔اس کے بعد واقعی بانٹوا میں لوٹ مار ہوئی اور یہ شہرے مثال اجڑ گیا اس موقع پر مجھے وہ بات یاد آئی مگر اب کیا ہوسکتا تھا۔جو ہونا تھا اور جو مقدر میں لکھا تھا، وہ ہوکر رہا تھا۔کبھی دھن نگری کہلانے والا یہ شہر اجڑ کر قبرستان کا منظر پیش کرنے لگا۔ہم لوگ پاکستان چلے آئے اور اس نئے ملک کی اقتصادی ،صنعتی اور تجارتی ترقی میں کردار ادا کرنے لگے اور اب بھی دن رات اس کو ترقی دینے میں مصروف ہیں۔

ایک گزارش : ہمارا تعلق بانٹوا میمن برادری سے ہے۔جس پر ہمیں فخر ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اپنی برادری کی شناخت پہلی ہی نظر میں

اس کے سرنیم کی وجہ سے آسانی سے ہوجاتی ہے اور معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ بانٹوا کا ہے یا نہیں۔ تین نسلیں اس سلسلے میں اہم ہوتی ہیں: باپ، دادا، پر دادا اور خاص طور پر دادا کا نام بہت اہم ہوتا ہے مگر آج کی نئی نسل اپنے دادا کے نام اور سرنیم کو نہ یاد رکھتی ہے اور نہ اہمیت دیتی ہے۔ میری آپ حضرات سے صرف اتنی سی گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو اپنے بزرگوں کے نام اور ان کی خاندانی شناخت کے بارے میں ضرور بتائیں اور دوسرے یہ کہ آپس میں کم از کم اپنے گھروں میں اپنی مادری بولی میمنی زبان ضرور بولیں۔ یہ ہماری خصوصی شناخت ہے۔ اپنی زبان اپنے گھروں میں اپنوں کے ساتھ بولنے میں شرم کیسی؟

(گجراتی سے ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل۔ مطبوعہ: روزنامہ ڈان گجراتی۔ جولائی 1980ء)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

صنعت کار، تاجر اور بے روزگار حضرات متوجہ ہوں

ملازم کی ضرورت ھے یا ملازمت کی ھم سے رجوع کریں

ایمپلائمنٹ بیورو بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ایک ایسا شعبہ ہے جو تمام میمن برادریوں اور اداروں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے گزشتہ 68 سالوں سے بلا معاوضہ اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ہمارے اس شعبہ کی کوششوں سے ہر ماہ کئی بے روزگاروں کی روزی (جاب) کا بندوبست ہوجاتا ہے۔ اس وقت ملک کے معاشی حالات بے حد خراب ہیں اور ملک میں بے روزگاروں کی تعداد بھی بے حد بڑھ رہی ہے۔ اس وجہ سے اس شعبے پر خاصا بوجھ ہے اور خاصی درخواستیں آرہی ہیں۔

اس ضمن میں میمن برادری کے اور دیگر کاروباری اداروں کے مالکان سے التماس ہے کہ اگر انہیں اپنی دکان، فیکٹری، ملز، آفس یا دیگر کسی بھی کاروباری شعبے میں کسی قابل اور باصلاحیت اسٹاف کی ضرورت ہو تو وہ بانٹوا میمن جماعت کے دفتر ''شعبہ فراہمی روزگار'' سے رابطہ کریں۔ میمن برادری کے وہ افراد بھی جو بے روزگار ہیں اور روزگار کی تلاش میں ہیں وہ ان تعطیل کے دن کے علاوہ شام 4 بجے سے شب 8 بجے کے درمیان جماعت کے آفس میں آکر اپنی سی وی (CV) اور جماعت کا کارڈ، سی این آئی سی (CNIC) کارڈ، جماعت کے نام درخواست معہ دو تصاویر (فوٹو) ساتھ جمع کراسکتے ہیں۔

تعاون کے طلب گار

محمد منظور ایم عباس میمن — **کنوینر ایمپلائمنٹ بیورو کمیٹی**

رابطہ موبائل: 0333-3163170

ای میل: bantvaemploymentbureau@yahoo.com

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن کراچی

تن من ـ دھڑکن دھڑکن

کلام :ڈاکٹر گلزار ہارون ناتھانی
ٹیکساس (امریکہ)

آہٹ آہٹ، دھڑکن دھڑکن
رم جھم رم جھم، گلشن گلشن
تنہا تنہا، جیون جیون
ہر دم ہر دم، الجھن الجھن

جاناں جاناں، تجھ بن تجھ بن
چندن چندن، گھرہن گھرہن
موسم موسم، صندل صندل
جنگل جنگل، مسکن مسکن

چاہت چاہت، رفتہ رفتہ
کھڑکی کھڑکی، چلمن چلمن
کروٹ کروٹ، مستی مستی
ٹکا ٹکا، جوبن جوبن

پتا پتا، بوٹا بوٹا
واقف واقف، گلشن گلشن
صحرا صحرا، بستی بستی
تربت تربت، مسکن مسکن

موسم موسم، پیارا پیارا
گھنگھرو گھنگھرو، چھن چھن، چھن چھن
دلبر دلبر جاناں جاناں
پاون پاون، بندھن بندھن

کھویا کھویا، تن من تن من
سپنا سپنا، تجھ بن تجھ بن

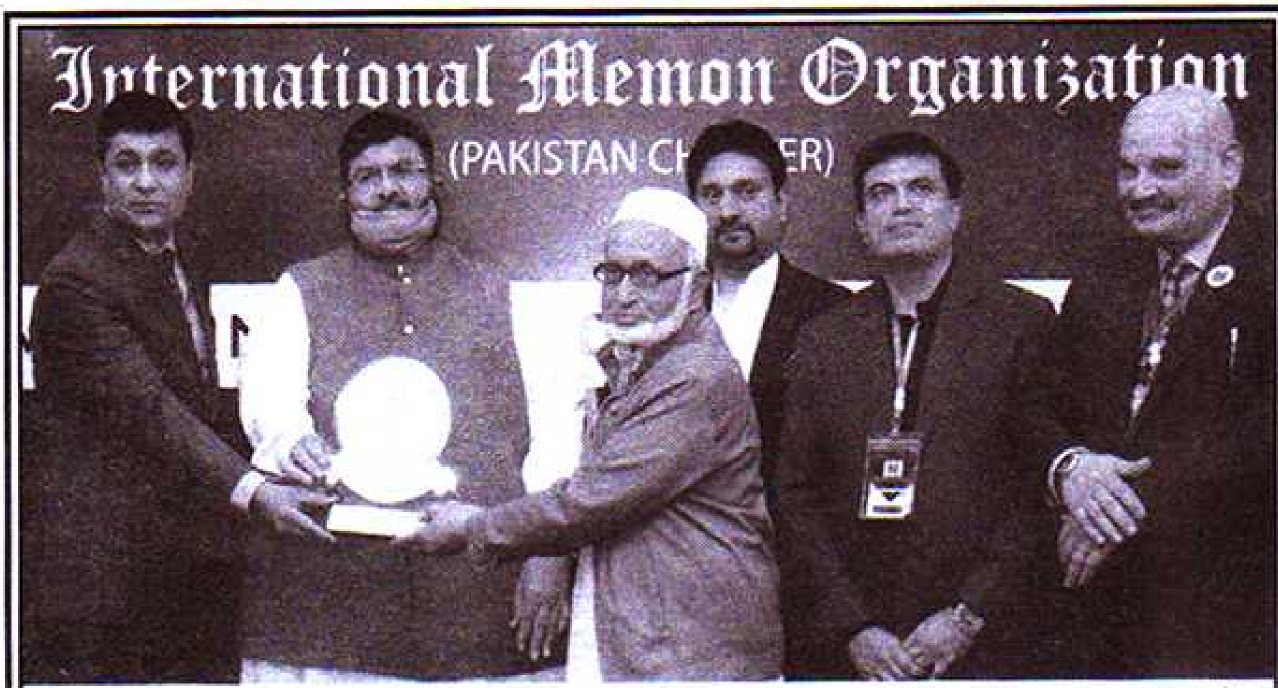

انٹرنیشنل میمن آرگنائزیشن (پاکستان چیپٹر) کے زیر اہتمام فرسٹ ایونٹ ہسٹری آف میمن کمیونٹی "میمن میڈیا کنونشن 2021ء" کا انعقاد بروز جمعہ 29 جنوری 2021ء بہ وقت ساڑھے سات بجے شام موین پک ہوٹل کراچی میں منعقد کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی ممتاز بزنس مین اور میمن برادری کی معروف شخصیت جناب محترم عقیل کریم ڈیڈھی تھے۔ IMO پاکستان چیپٹر کے صدر معروف سماجی رہنما اور ایڈوانس ٹیلی کام کے مینجنگ ڈائریکٹر جناب آصف مجید پاناوالا نے صدارت کی۔ اس خصوصی تقریب میں کھتری عصمت علی پٹیل کی میمن برادری کے لیے 55 سالہ طویل عرصے پر محیط قلمی، تاریخی، ادبی، علمی اور تحقیقی کاموں پر گراں قدر خدمات کے اعتراف پر ادارے کی یادگاری شیلڈ مہمان خصوصی ممتاز بزنس مین جناب محترم عقیل کریم ڈیڈھی کے دست مبارک سے پیش کی گئی۔ ساتھ کھڑے ہوئے IMO پاکستان چیپٹر کے صدر جناب آصف مجید بھی موجود ہیں۔

پانی نعمت ہے... نعمت کی قدر کیجیے

پانی زندگی ہے... زندگی کو اہم جانیے

پانی ضائع نہ کیجیے

پانی کے حصول، حفاظت اور ذخائر کو اپنی قومی سوچ کا حصہ بنایئے

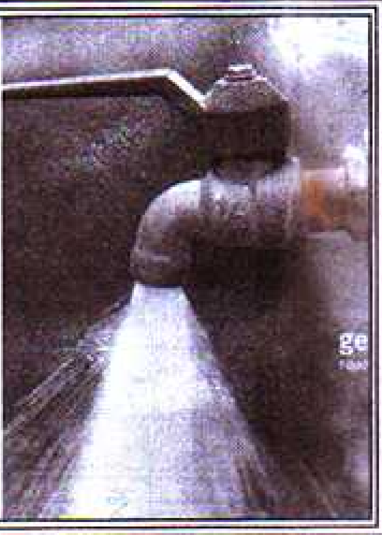

نوجوانان میمن قوم

نتیجہ فکر : جناب غلام حسین گل

ایسے ہیں ہمارے یہاں کے نوجواں
صلاحیت نہیں سننے کی جن میں باغباں
حفاظت قوم کی وہ کیا کریں گے!
جب مرد ہوکر عورتوں سے ہیں ہراساں
جب کہتے ہیں اٹھو بری رسموں کو دور کرو
کہتے ہیں ہمارے والدین ہیں ہمارے پاسباں
نوجواں میمن قوم کو کیا ہوگیا ہے
کیوں غفلت کی نیند وہ سوگیا ہے
تاریخ پکار پکار کر کہہ رہی ہے ہمیں یہ
کہ مرگئی قوم جب نوجواں سو گیا ہے
حال آج یہی ہے ہماری میمن قوم کا
نوجواں جس کا بندہ ہوس ہوگیا ہے

قوم کو راستہ کیا دکھاؤ گے تم گل
کہ قوم کا نوجواں جو اندھا ہوگیا ہے

ماہنامہ میمن سماج۔ جنوری 1971ء

مریض: ڈاکٹر صاحب! طویل عرصے سے دوائی لے رہا ہوں مگر صحت اچھی نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر: آپ کی ہاتھ کی لکیریں بتا رہی ہیں کہ آپ ہمہ وقت صحت مندی کے لئے کوشاں رہیں گے۔

سسرال جانے والی بیٹی کو باپ کی نصیحت

جناب پرواز اعظمی

تو کار زار زیست میں رکھنے کو ہے قدم
بیٹی تیرے لیے ہے سفر یہ بہت اہم
آئیں گے راستے میں ترے سینکڑوں الم
لیکن خوشی سے ٹالنا ہنس ہنس کے سارے غم
انگلی پکڑے تجھ کو چلانے نہ آؤں گا !
راہوں میں تیری پھول بچھانے نہ آؤں گا
آئے نہ حرف دیکھنا ذوق سلیم پہ
گزرے تری وفا میں، راہ مستقیم پہ
بنیاد کامیابی ہے خلق عظیم پہ
رکھنا سدا بھروسا اللہ ایسے علیم پہ
بیٹی میں تیرے ناز اٹھانے نہ آؤں گا
اب تجھ کو کوئی بات بتانے نہ آؤں گا
یہ دن تو زندگانی میں آنا تھا ایک دن
پابندی حیات نبھانا تھا ایک دن
میکے کو اپنے چھوڑ کے جانا تھا ایک دن
بھائی بہن کو ،ماں کو رلانا تھا ایک دن
اب تجھ کو گودیوں میں کھلانے نہ آؤں گا
بے چینیوں میں لوری سنانے نہ آؤں گا

مانا کہ آگئی ہیں بچھڑنے کی ساعتیں
بھولا نہیں ہوں تجھ سے اکڑنے کی ساعتیں
بھائی بہن سے اپنے وہ لڑنے کی ساعتیں
تیری وہ بات بات پہ اڑنے کی ساعتیں
مٹی کے گھر بنا کے گراتی تھی بار بار
شاید تجھے تھا اپنے اسی گھر کا انتظار
سسرال میں کسی کا کبھی دل نہ توڑنا
ٹوٹے ہوئے دلوں کو محبت سے جوڑنا
شوہر کی طاعتوں سے کبھی منھ نہ موڑنا
تو مشکلوں میں صبر کا دامن نہ چھوڑنا
جا شوق سے کہ میری دعائیں ہیں تیرے ساتھ
ہر روز روز عید ہو ہر شب شب برات
رہنا شکایتوں سے ہمیشہ تو دور دور
آئے نہ سر میں تیرے کسی بات کا غرور
حسن عمل سے گھر کو بنانا تو رشک نور
داڑھی کی آبرو میری رکھے گی تو ضرور
بیٹی حیا سے بڑھ کے امانت نہیں کوئی
ذوق وفا سے بڑھ کے روایت نہیں کوئی
ایسے بھی موڑ آئیں گے بیٹی حیات میں
آرام دن میں ہو گا نہ سکھ چین رات میں
کتنا بھی ذہن الجھے تیرا بات بات میں
ہرگز قدم نہ لرزے ترا مشکلات میں
شوہر کا ساتھ آخری دم تک نبھائے تو
ڈولی میں سج کے آئی جنازے میں جائے تو

قلب کی بند شریانیں کھولنے کا اکسیر نسخہ

کیا آپ کو دل کا عارضہ ہے؟ ڈاکٹر نے انجیو گرافی یا بائی پاس کرانے کا کہا ہے؟ انجیو گرافی یا بائی پاس کرانے سے پہلے یہ نسخہ آزمائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔ 14 اپریل بروز ہفتہ کے دن ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے ساہیوال جانا ہوا۔ اس کے ایک دن پہلے مجھے دل کے مقام پر ہلکا سا درد ہوا اور پھر کافی دیر تک گھبراہٹ اور گھٹن کا احساس جاری رہا۔ پاک پتن شریف کے خطیب حضرت مولانا بشیر احمد عثمانی صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی تب انہوں نے کہا کہ میری انجیو گرافی ہوئی تو ڈاکٹروں نے بائی پاس کرانے کا مشورہ دیا۔ ڈاکٹروں نے ایک ماہ کے بعد کی تاریخ دی۔ اس دوران ایک حکیم صاحب نے مجھے مندرجہ ذیل نسخہ دیا جس کا استعمال و تجربہ ایک ماہ تک کیا۔ مقررہ تاریخ پر کارڈیولوجی سینٹر لاہور میں سوا دو لاکھ روپے جمع کرا دیئے۔

ڈاکٹروں نے تشخیص کے تمام ٹیسٹ کروائے گئے، دوسرے روز بائی پاس سرجری ہوئی تھی۔ یہ تمام ٹیسٹ کی رپورٹیں لے کر تین ڈاکٹروں کا بورڈ منعقد ہوا۔ ایک ماہ پہلے اور مطالعہ کرنے کے بعد مجھ سے پوچھا گیا کہ...... انجیو گرافی کرانے کے بعد آپ نے کونسی دوا استعمال کی تھی؟ میں نے ڈاکٹروں کو حکیم صاحب کے دیئے ہوئے نسخہ کی تفصیل سنا دی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی تین شریانوں میں سے دو کھل چکی ہیں۔ یہ نسخہ جاری رکھیں۔ شاید باقی کی ایک شریان بھی کھل جائے گی۔ بائی پاس کرانے کی اس وقت کوئی ضرورت نہیں۔ بائی پاس کے لئے پہلے جمع شدہ رقم واپس لے لی اور گھر واپس لوٹ گیا۔ حضرت مولانا بشیر احمد عثمانی صاحب نے میرے اوپر مہربانی کرتے ہوئے ایک بوتل نسخہ والی دوائی تیار کر کے دی اور نسخہ بھی تفصیلی طور پر سمجھا دیا۔ جو مندرجہ ذیل درج ہے:

1- لیموں کا جوس......ایک پیالی
2- ادرک کا جوس......ایک پیالی
3- لہسن کا جوس......ایک پیالی
4- سیب کا سرکہ......ایک پیالی

ان چاروں جوس کو یکجا کر کے ہلکی آگ پر آدھے گھنٹے تک ابالیں۔ جب ایک پیالی کے برابر جوس کم ہو جائے تو چولہے پر سے اتار کر اسے ٹھنڈا ہونے دیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے تو تین پیالی شہد حل کر لیں۔ اس تمام محلول کو ایک جان کر کے بوتل میں باحفاظت رکھیں۔ روزانہ نہار منہ تین چمچے جوس پئیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دل کی جانب جانے والی تمام بند شریانیں کھل جائیں گی۔ یہ نسخہ مجرب اور مابعد اثرات ہے۔ (انوار مدینہ 06)

بشکریہ: جناب غلام فاروق عبداللہ دودھ والا

جو (OAT)...طبی فوائد کا خزانہ

حکیم محمد سعید شہید کے دست راست، ماہر طب اور دانشور محترم سید رشید الدین احمد (مرحوم) کے قلم سے

سابق چیف ایڈیٹر ہمدرد صحت

جو (OAT) قدرت کا عطا کردہ ایک عظیم تحفہ ہے، جس کا استعمال انسانی جسم کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ اسے غذائیت سے بھرپور اناج سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ذائقے اور غذائیت کو پھل یا دیگر اشیا میں شامل کر کے بڑھایا جاسکتا ہے۔ دنیا بھر میں جو کو اوٹ میل کو کیز، اوٹ گرین بریڈ یا پھر مختلف صورتوں میں خوراک کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ جو کی غذائی اہمیت کے پیش نظر دنیا کے کچھ ممالک میں ماہ جنوری ''جو کے مہینے'' کے طور پر بھی منایا جاتا ہے۔ یورپی ممالک میں رہنے والے اس ماہ جو کو اپنی خوراک میں شامل کرنے کے مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ آپ بھی مختلف ریسیپز کی صورت جو کو اپنی ڈائٹ کا حصہ بنا سکتے ہیں۔ آیئے جَو کے فوائد پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

جو کیوں اہم ہے: یہ روئے زمین پر پایا جانے والا ایک صحت منداناج ہے، جس کا سائنسی نام اوینا سیٹیوا ہے۔ جَو ایک گلوٹن فری ہول گرین ہے جو وٹامنز، منرلز، فائبر اور اینٹی آکسیڈنٹس کا ذریعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جَو کے دلیے کے حوالے سے مختلف مطالعات انسانی صحت پر مفید اثرات کو ثابت کرتے ہیں، جنھیں اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

آدھا کپ 78 گرام خشک جَو میں روزمرہ حاصل کیے جانے والے غذائی اجزاء کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

☆ مینگنیز (191 فیصد)	☆ فاسفورس (41 فیصد)	☆ میگنیشیم (34 فیصد)
☆ کاپر (24 فیصد)	☆ آئرن (20 فیصد)	☆ زنک (20 فیصد)
☆ فولیٹ (11 فیصد)	☆ وٹامن بی (39 فیصد)	☆ وٹامن بی5 (10 فیصد)

طبی فوائد: جو کو اینٹی آکسیڈنٹس اور فائدہ مند مرکبات (پولیفینول) کا ذخیرہ قرار دیا جاتا ہے۔ ایک خاص اور اہم اینٹی آکسیڈنٹ ایو ینتھر

امائڈ بھی ہے، جو مکمل طور پر جَو میں پایا جاتا ہے۔ ایوئیتھر امائڈ، نائٹرک آکسائیڈ کی تیاری میں مدد کر کے بلڈ پریشر کی سطح کو کم کرتا اور خون کے بہاؤ کو بہتر بناتا ہے۔

☆جَو میں ایک قسم کا حل شدہ فائبر ''بیٹا گلوکن'' بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے، جس کے ذریعے کولیسٹرول کی سطح کو کم رکھا جاسکتا ہے۔ ساتھ ہی فائبر کی یہ قسم ہاضمہ بہتر بنانے والے بیکٹریا کی نشوونما کو بھی بڑھاتی ہے۔

☆جَو بالخصوص ان افراد کے لیے بہترین غذا تصور کیا جاتا ہے، جن کا وزن ذیابطیس ٹائپ ٹو کے سبب بڑھ جاتا ہے۔ جَو خون میں شوگر کی سطح کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے، ساتھ ہی اس کے استعمال کے ذریعے انسولین کی حساسیت کو بھی بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ ☆ یہ ناشتے کے لیے ایک بھرپور غذا ہے، اسے کھانے کے بعد دیر تک بھوک نہیں لگتی اور پیٹ بھرا بھرا محسوس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جَو میں پایا جانے والا بیٹا گلوکن PPY نامی ہارمون کے اخراج کو فروغ دیتا ہے، جس سے دن بھر میں کئی کیلوریز کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

وزن میں کمی : ڈائٹ پلانز کم کیلوری اور کم چربی والے ہوتے ہیں۔ جَو کے دلیے پر مبنی ڈائٹ پلان آپ کا وزن کم کرنے کیلئے بہتر ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ اسے کھانے کے بعد آپ زیادہ دیر تک شکم سیری محسوس کرتے ہیں اور آپ کو جلد کھانا کھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ مزید یہ کہ دلیہ آپ کو فائبر فراہم کرنے اور ہاضمہ کے نظام میں بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک کم خرچ ڈائٹ بھی ہے، ورنہ تو آپ کو وزن کم کرنے کیلئے زیادہ رقم بھی خرچ کرنی پڑسکتی ہے۔ صحتمند طرز زندگی اور ڈائٹ پلان پر عمل کرنے کے لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ آپ روزانہ کی بنیاد پر ورزش کی عادت بھی اپنائیں۔ اس طرح آپ اپنے جسم کو فٹ رکھنے میں کامیاب ہوسکیں گے۔

جو کا دلیہ : جو کے دلیے کی ڈائٹ کے حوالے سے بنیادی خیال یہی ہے کہ اسے دن میں دو یا چار بار کھایا جائے۔ اوٹ میل ڈائٹ پلان دو مراحل پر مشتمل ہے۔

مرحلہ 1: پہلے ہفتے میں روزانہ تین ٹائم معمول کے کھانے کے بجائے صرف دلیہ کھائیں۔ آپ کو پھٹے ہوئے جَو کے بجائے ثابت چھلکے والے جَو کا دلیہ کھانا چاہئے، ساتھ آپ کچھ پھل اور اسنیکس بھی کھا سکتے ہیں۔

مرحلہ 2: پہلے ہفتے کے بعد آپ دوسرے ہفتے، دن میں ایک یا دو بار کھانے کے اوقات میں دلیہ کھائیں گے۔ البتہ اس کے ساتھ آپ کھانے میں صحت بخش اور کم چربی والی غذائیں بھی لیں گے۔

اپنا تشخص، کلچر اور ثقافت میمن زبان
بول کر زندہ رکھ سکتے ہیں

پانچوا اتحاد پانچی ترقی نے
خوشحالی جوضامن آیئے

دلچسپ اور عجیب باتیں

بونا اور چھڑ

چین کے مشہور بونے چھیہ مہ کا قد صرف 28 انچ تھا، لیکن وہ انٹا کھیلنے کی جو چھڑ استعمال کرتا تھا وہ 13 فٹ لمبی تھی۔

چلتی پھرتی لائبریری

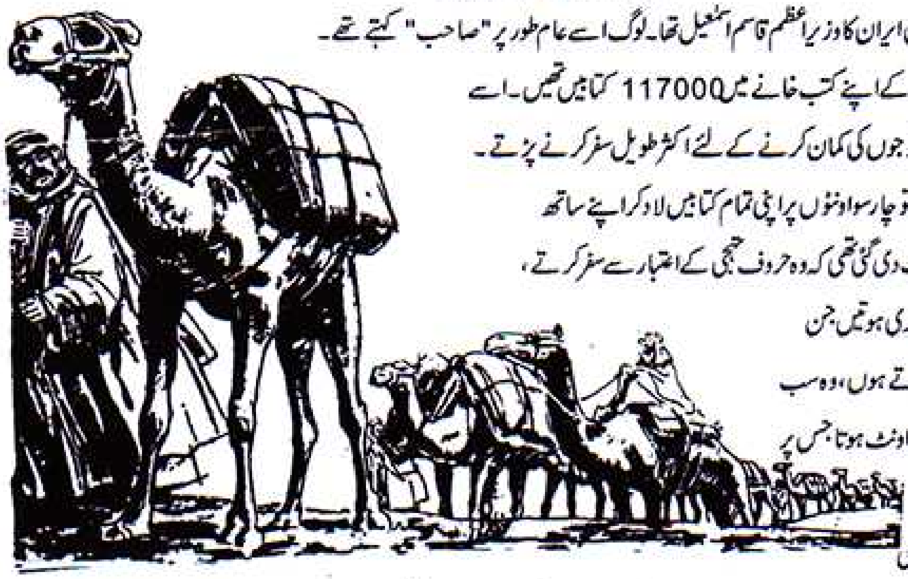

938ء سے 995ء کے دوران ایران کا وزیراعظم قاسم اسمٰعیل تھا۔ لوگ اسے عام طور پر "صاحب" کہتے تھے۔ وہ مطالعہ کا بہت شوقین تھا۔ اس کے اپنے کتب خانے میں 11700 کتابیں تھیں۔ اسے انتظامی کاموں یا اپنے ملک کی فوجوں کی کمان کرنے کے لئے اکثر طویل سفر کرنے پڑتے۔ وہ جب بھی کسی سفر پر روانہ ہوتا تو چار سو اونٹوں پر اپنی تمام کتابیں لاد کر اپنے ساتھ لے جاتا۔ ان اونٹوں کو یہ تربیت دی گئی تھی کہ وہ حروف تہجی کے اعتبار سے سفر کرتے، یعنی جس اونٹ پر ایسی کتابیں لدی ہوتیں جن کے نام "الف" سے شروع ہوتے ہوں، وہ سب سے آگے ہوتا، اس کے پیچھے وہ اونٹ ہوتا جس پر ایسی کتابیں ہوتی جن کے نام "ب" سے شروع ہوتے، اور اسی طرح ان اونٹوں کے نگران بڑے اچھے لائبریرین تھے۔ "صاحب" کو جس کتاب کی ضرورت ہوتی وہ ذرا سی دیر میں یہ کتاب نکال کر اس کے سامنے پیش کردیتے۔

آسمانی بجلی اور گرجا گھر

اسپین میں ایک گرجا گھر ایسا بھی ہے جو صرف بجلی گرنے کی وجہ سے گرجا گھر بنا ہے ورنہ پہلے یہ صرف شہر کی فصیل میں کا ایک مینار تھا۔ 14 ویں صدی میں اس پر بجلی گری تو مینار کے اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا اور ایسی شکل بن گئی جیسے کوئی آدمی بیٹھا ہو۔ مقامی لوگوں نے جب صبح اس مینار کو دیکھا تو انہیں ایسا معلوم ہوا جیسے آدمی کی جو شکل بنی ہے وہ شاہ الفانوس کی شکل ہے۔ اس زمانے میں اسپین میں اسی کی حکومت تھی۔ لوگوں نے بادشاہ سے اس کا ذکر کیا اس نے بھی آکر دیکھا تو یہی کہا کہ یہ شکل اسی کی ہے، چنانچہ اس نے اس مینار کو گرجا بنادیا۔

عجیب درخت

ہالینڈ کا یہ درخت قدرتی طور پر اس طرح بڑھا ہے کہ اس کے تنے کا ایک حصہ جنکو بس وان بیرن نامی ایک شخص کی صورت کا نظر آتا ہے۔ اسی شخص نے یہ پودا لگایا تھا۔

ناچنے والا چانسلر

سر کرسٹوفر ہیٹن 1540ء تک زندہ رہے۔ انہیں لندن کا لارڈ چانسلر بنایا گیا، لیکن اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ کوئی بہت بڑے قانون داں تھے بلکہ اس کا سبب صرف یہ تھا کہ وہ بہت عمدہ ناچنے تھے۔

استدعا برائے اشتہارات

ماہنامہ میمن سماج کراچی بانٹوا میمن جماعت کا واحد ترجمان ہے

جس میں پوری بانٹوا میمن اور میمن برادری کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ علمی، تاریخ وثقافت، تحقیقی مضامین، انٹرویو، سوانح حیات، ادبی معلومات وتفریحی مواد پیش کیا جارہا ہے تاکہ ہر ذوق طبع کے لئے یہ دلچسپ جریدہ ثابت ہو اس لئے برادری اور دیگر تاجر وکاروباری حضرات سے استدعا ہے کہ

ماہنامہ میمن سماج میں اشتہارات دے کر اسے مالی استحکام بخشیں اور اپنا بھرپور تعاون فرمائیں

اشتہارات کی بکنگ اور نرخ کے سلسلے میں بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی سے رجوع کریں۔ شکریہ

آپ کے عملی تعاون کا پیشگی بے حد شکریہ

فون : 32768214 - 32728397

پتا : ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد دراجہ مینشن کراچی

اخروٹ کا حلوا

اجزاء: اخروٹ کی گری ایک کلو، خشک دودھ دو پیالی، کنڈینسڈ ملک (ٹن) ایک عدد، شکر آدھی پیالی، چاندی کے ورق دو عدد، گھی آدھی پیالی۔

ترکیب: دیگچی میں خشک دودھ اور تین پیالی پانی ڈال کر ایک ابال دیں۔ اخروٹ کی گری کو صاف کر کے دودھ میں شامل کر دیں، چولہے کی آنچ دھیمی کر دیں۔ دودھ پک پک کر آدھا رہ جائے تو کنڈینسڈ ملک ملا کر دو منٹ پکائیں۔ شکر ڈال کر حلوے کو خوب بھونیں، شکر کا پانی خشک ہوجائے تو تھوڑا تھوڑا گھی شامل کر کے بھونتے جائیں۔ جب حلوہ دیگچی کے کناروں سے علیحدہ ہونے لگے تو سرونگ ڈش میں نکال کر چاندی کے ورق لگا دیں۔

باربی کیو مٹن تکہ

اجزاء: بکرے کا گوشت (ران والی بوٹیاں) ایک کلو، تیل چار سے چھ کھانے کے چمچ، کالی مرچ (کٹی ہوئی) ایک چائے کا چمچ، لال مرچ (کٹی ہوئی) ایک کھانے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، پسا ہوا سفید زیرہ ایک چائے کا چمچ، کچا پپیتا پسا ہوا (چھلکے سمیت) ایک چائے کا چمچ، لیموں چار عدد۔

ترکیب: گوشت کی بوٹیوں کو دھو کر ایک برتن میں رکھ لیں۔ اب تمام مصالحے کو اچھی طرح مکس کر کے ان بوٹیوں پر لگا دیں۔ لیموں کا عرق شامل کرے دو گھنٹے کے لیے میرینیٹ ہونے دیں۔ اس کے بعد ان بوٹیوں کو سیخوں میں لگا کر کوئلے والا چولہے پر سینک لیں۔ درمیان میں تیل لگاتے رہیں۔ تیار ہونے پر رائتے یا چٹنی کے ساتھ گرم گرم پیش کریں۔ مزہ آجائے گا۔

مٹن سجی

اجزاء: بکرے کی ران ڈیڑھ کلو، سفید سرکہ 3/4 کپ، نمک چار کھانے کے چمچ، لیمن جوس پاؤ کپ، چاٹ مصالحہ حسب ذائقہ، ادرک لہسن پیسٹ تین کھانے کے چمچ، لیمن سلائسز حسب ضرورت، کچری پاؤڈر یا گوشت گلانے کا پاؤڈر ایک کھانے کا چمچ۔

ترکیب: بکرے کی ران کو اچھی طرح دھو کر کانٹے سے پرک کر لیں اور پھر ایک گھنٹے کے لئے پانی میں بھگو کر رکھ دیں۔ ایک گھنٹے کے بعد اسی پانی میں پاؤ لیمن جوس، سرکہ، کچری پاؤڈر یا گوشت گلانے کا پاؤڈر، نمک اور ادرک لہسن ڈال کر مکس کریں اور ران کو اس پانی میں مزید ایک گھنٹے کے لئے رکھ دیں پھر ران کو اوون ٹرے میں رکھ کر پہلے سے ڈیڑھ سو گرام پر گرم کئے اوون میں ایک گھنٹے کے لئے بیک کر لیں۔ جب تیار ہوجائے تو چاٹ مصالحہ اور لیمن ڈال کر کھانے کے لئے پیش کریں۔

قلفی

اشیاء: دودھ دو لیٹر، کھویا 250 گرام، چینی ایک پیالی، پسی ہوئی الائچی ایک چٹکی، عرق گلاب ایک چائے کا چمچ، پستہ (چوپ) چار کھانے کے چمچ، بادام (چوپ) چار کھانے کے چمچ۔

ترکیب: دودھ کو اتنا پکائیں کہ وہ گاڑھا ہوجائے اور تھوڑا سا اس کا رنگ بدل جائے۔اب اس میں چینی شامل کرکے اتنا پکائیں کہ چینی حل ہوجائے۔اس میں پسی ہوئی الائچی،عرق گلاب،پستہ اور بادام ڈال کر آمیزہ ٹھنڈا کرلیں اور سانچوں میں بھر کے فریز کرلیں۔

لال مرچوں کی چٹنی

اشیاء: لال مرچ پچاس گرام،نمک اور چینی حسب ضرورت،سرکہ آدھا لیٹر۔

ترکیب: لال مرچیں ڈنٹھل سمیت دھوکر کسی کپڑے پر پھیلادیں تاکہ خشک ہوجائیں پھران مرچوں کو کسی چینی یا شیشے کے برتن میں ڈال کر اوپر سے اتنا سرکہ ڈالیں کہ مرچیں اچھی طرح ڈوب جائیں۔دو روز تک اسی طرح چھوڑ دیں۔اس کے بعد مرچوں کو سرکے سے نکال کر خوب باریک پیس لیں،تھوڑا سا نمک اور چینی بھی ڈال دیں۔اب اس میں تھوڑا سا سرکہ ملا کر بوتل میں رکھ دیں۔یہ چٹنی ہر کھانے کے ساتھ کھائی جاسکتی ہے۔دال اور سبزی کے ساتھ یہ چٹنی بہت مزیدار لگتی ہے۔

گڑ کی میٹھی ٹکیاں

اشیاء: گڑ ایک پاؤ،شکر آدھا پاؤ،میدہ ڈیڑھ پاؤ،سوجی آدھا پاؤ،انڈے دو عدد،آٹا ایک چھٹانک،دودھ حسب ضرورت،گھی تین کھانے کے چمچے،بیکنگ پاؤڈر ایک چائے کا چمچہ۔

ترکیب: سب سے پہلے آٹا،سوجی اور میدہ چھان کر مکس کرلیں پھر گھی اور شکر ملادیں اور گڑ کو باریک کوٹ کر شیرہ بنالیں۔شیرے میں انڈے مکس کرکے میدہ،سوجی،آٹا گوندھتے وقت گڑ ملاتے جائیں۔خیال رکھیں کہ آٹا سخت ہو،پھر چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر فرائی پین میں کم تیل میں تل لیں۔مزیدار گڑ کی ٹکیاں تیار ہیں۔

فرائی آلو

اشیاء: آلو آدھا کلو،زیرہ کھانے کا ایک چمچہ،گرم مصالحہ آدھا چائے کا چمچہ،نمک حسب ذائقہ،کارن فلور دو کھانے کے چمچے،اچور ایک کھانے کا چمچہ،لال مرچ پاؤڈر دو کھانے کے چمچے،ہلدی ایک چوتھائی چمچہ،انار دانہ ایک کھانے کا چمچہ،تیل تلنے کے لیے حسب ضرورت۔

ترکیب: آلوؤں کو ابال کر کاٹ لیں تمام مصالحے اس میں شامل کردیں۔زیرہ بھون کر پیس کر ڈالیں۔آلوؤں اور مصالحے کو اچھی طرح مکس کرلیں اور ہلکی آنچ پر تل لیں۔براؤن ہونے پر نکال کے کسی اخبار پر رکھیں تاکہ اضافی تیل جذب ہوجائے۔ٹماٹو کیچپ کے ساتھ مزے دار فرائی آلو کھائیں مزہ آجائے گا۔

چائنیز مرغی

اشیاء: مرغی آدھا کلو،پیاز دو عدد،کالی مرچ دس دانے،ہری مرچ دو عدد،لہسن پانچ جوے،الائچی تین عدد،دہی ایک پاؤ،دارچینی دو ٹکڑے،ٹماٹر دو عدد،ادرک ایک گانٹھ۔

ترکیب: مرغی صاف کرکے اس کے چھ یا سات ٹکڑے کاٹ لیں۔تمام مصالحے بناء پیسے مرغی سمیت پتیلی میں ڈال دیں اور دہی پھینٹ کر اور ٹماٹر کاٹ کر ڈال دیں۔دھیمی آنچ پر پکائیں۔چمچہ چلاتے رہیں تاکہ مصالحہ لگ نہ جائے پانی خشک ہوجائے تو گھی ڈال کر بھون لیں اگر گوشت سخت ہو تو پانی کا چھینٹا دے کر دم پر گلائیں۔

چکن یخنی

اجزاء: مرغی کی ہڈیاں دس سے بارہ عدد،لہسن بغیر چھلے ہوئے چھ عدد،نمک حسب ذائقہ،تیزپات ایک عدد،کالی مرچ بارہ عدد،پانی ڈیڑھ لیٹر۔

ترکیب: مرغی کی ہڈیاں لے کر صاف دھولیں پھر ڈیڑھ لیٹر پانی تھوڑا نمک،ایک تیزپات کا پتہ،لہسن کے جوے،کالی مرچ ڈال کر ابالیں پھر چھان لیں۔چکن یخنی تیار ہے۔یہ یخنی ہر سوپ میں استعمال ہوسکتی ہے۔

تھیلیسیمیا (خون کی کمی) بیماری

خطرناک خونی، جان لیوا، اس بیماری سے خبردار

- تھیلیسیمیا ایک ایسا مرض ہے جو والدین کی طرف سے وراثت میں ملتا ہے یعنی ماں کے پیٹ سے بچہ اس بیماری کا مریض ہوتا ہے۔
- صحت مند والدین کو بھی اس کا علم نہیں ہوتا کہ وہ بھی اس بیماری کے مریض ہیں۔
- تھیلیسیمیا بیماری خون کی غیر محسوس تبدیل شدہ صورت ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کو، آپ کے جوان لڑکے، لڑکیوں میں یہ مرض لاحق ہو اور اس سے واقف بھی نہ ہوں۔
- اس خونی، جان لیوا بیماری سے چھٹکارہ اس صورت میں ہی ممکن ہے کہ شادی سے پہلے اپنے جوان بچوں (لڑکے و لڑکیوں) کا تھیلیسیمیا بلڈ ٹیسٹ ضرور کرایا جائے۔
- رشتہ (منگنی) کرتے وقت دونوں فریقین (ہونے والے شوہر و بیوی) کے ٹیسٹ سرٹیفکیٹ چیک کرنے کے بعد رشتہ طے کیا جائے۔

یاد رہے

اگر دونوں فرد میں سے کسی ایک فرد کو یہ مرض لاحق ہے تو بھی رشتہ کر سکتے ہیں
اگر دونوں فرد میں اس خونی بیماری کے مائنر بھی اثرات ہیں تو اس دولہا، دلہن کے یہاں پیدا ہونے والی تین اولادوں میں سے دو اولاد اس جان لیوا مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔
ایسے جوان بیمار لڑکے، لڑکیوں کا ایک دوسرے سے رشتہ جوڑنے سے گریز کریں۔

کیونکہ؟

اس مرض کے مریض دولہا، دلہن کے یہاں پیدا ہونے والی اولاد ماں کے بطن (پیٹ) سے اس بیماری کا مریض ہو سکتا ہے۔

پیدا ہونے والی اولاد اگر اس مرض میں مبتلا ہیں تو اس کو زندگی بھر خون چڑھانے کی اور روزانہ پمپ کے ذریعے چمڑی میں انجکشن لگانے کی ضرورت پڑے گی۔

اس بیماری کے علاج معالج کے پیچھے ایسے بچوں کے والدین ذہنی جسمانی اور مالی طور پر تباہ و برباد ہو کر رہ جاتے ہیں۔ پھر بھی ایسے بچوں کی زندگی ان کی جوانی تک محدود ہوتی ہے۔

اسلئے

شرم کئے بغیر والدین اپنے کنوارے جوان لڑکے، لڑکیوں کے اس بیماری کا بلڈ ٹیسٹ ضرور کروالیں۔ اور رشتہ جوڑنے سے پہلے دونوں افراد کے ٹیسٹ رپورٹ چیک کرواکر ہی رشتہ جوڑیں۔

کیا نئے شادی شدہ دُولہا، دُلہن ایسے مریض بچوں کی پیدائش چاہتے ہیں؟......... اگر نہیں تو آپ کا شادی سے پہلے بلڈ ٹیسٹ کروانا ضروری ہے۔ کیا آپ اپنا اور آپکے پیدا ہونے والے بچوں کا مستقبل روشن دیکھنا چاہتے ہیں ؟ کیا آپکے یہاں پیدا ہونے والی اولاد تندرست چاہتے ہیں۔ تو پھر اس خطرناک بیماری سے غافل نہ رہیں۔ یہ آپکے حق میں بہتر ہے۔

فلاحی تنظیمیں، انجمنیں، جماعتیں اس خطرے کی برادری میں پہچان کروائیں اور اور منگنی فارم درج کرتے وقت بلڈ ٹیسٹ سرٹیفکیٹ کا اصرار کریں۔

اس بیماری سے چھٹکارہ حاصل کرنے کیلئے ہر معاشرہ ، ہر برادری ، ہر قوم ، ہر خاندان اور ہر فرد کو اس بیماری کے خلاف جہاد کرنا لازمی اور ضروری ہے اور فرض عین ہے۔

سرکاری، غیر سرکاری سماجی تنظیموں کی ہسپتال، شفاخانہ، پرائیویٹ کلینک والوں سے گزارش ہے کہ وہ بھی اس جان لیوا بیماری سے عوام کو آگاہ کریں۔ اخباروں میں اس قسم کے اداریے مضمون شائع کریں۔ پی۔ ٹی وی، جیو ٹی وی وغیرہ پر اس بیماری کے خلاف اشتہاری پروگرام پیش کر کے اپنا قومی فرض ادا کریں۔

آئیے! ہم سب ملکر اپنے خاندانوں کی بقا کیلئے جدوجہد کریں

صحت عامہ کا پیغام

پولیو کا موذی مرض معذوری کا سبب

☆**پولیو کیا ھے ؟** پولیو ایک ایسی بیماری ہے جو وائرس کے ذریعے ایک بچے سے دوسرے بچے کو لگ سکتی ہے۔ پولیو وائرس بچے کے جسم میں داخل ہو کر معذوری یا موت کا باعث بن سکتا ہے۔

☆**ھر وہ بچہ جس کے جسم میں پولیو کا وائرس داخل ھوجاتا ھے پولیو سے متاثر ھو کر معذور ھوجاتا ھے :** نہیں ایسا نہیں ہے جو بچے پانچ سال کی عمر تک ہر پولیو مہم کے دوران پولیو سے بچاؤ کے قطرے پی لیتے ہیں، ان کے جسم میں پولیو کے خلاف اچھی قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جسم میں وائرس کی موجودگی کے باوجود پولیو کی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ مگر وہ بچے جو یہ قطرے باقاعدگی سے نہیں پی پاتے، آسانی سے پولیو کے وائرس کا شکار ہو کر معذوری یا موت کے منہ میں جا سکتے ہیں کیونکہ ان کے جسم میں اس بیماری کے خلاف لڑائی کی بھرپور طاقت نہیں ہوتی۔

☆**پولیو سے بچائو کے قطرے حلال ھیں ؟** جی ہاں! پولیو ویکسین مفید اور حلال ہے۔ دنیا بھر کے 160 سے زیادہ مسلم علماء اور رہنما پولیو ویکسین کو حلال قرار دے چکے ہیں۔ جن میں مصر، سعودی عرب، انڈونیشیا، انڈیا، پاکستان اور دیگر ممالک کے جید اور مشہور مذہبی رہنما شامل ہیں۔ امام مسجد اقصیٰ، اسلامی کانفرنس کی تنظیم، مصر کی الاظہر یونیورسٹی، ہندوستان کے جید علماء اور پاکستان کے تمام اہم مذہبی مدارس پولیو ویکسین کے حلال ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔

☆**پولیو کے قطرے ھمارے بچے کو معذوری سے کیسے بچاتے ھیں :** پولیو آپ کے بچے کا بدترین دشمن ہے جو اس کے جسم میں داخل ہو کر اسے عمر بھر کے لئے معذور یا موت کا شکار بنا سکتا ہے۔ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں مگر بچاؤ کے لئے ویکسین موجود ہے۔ پولیو کے قطرے کسی دیوار کی اینٹوں کی طرح ہیں۔ اگر آپ اپنے بچے اور اس کے دشمن کے درمیان دیوار بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو زیادہ اینٹوں کی ضرورت ہوگی۔ اسی لیے جب آپ کے گھر آئیں، اپنے بچے کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے ضرور پلوائیں۔ آپ کا بچہ جتنی زیادہ بار یہ قطرے پیئے گا، اس کے اور پولیو کے درمیان اتنی ہی مضبوط دیوار تعمیر ہوگی جو اسے معذوری سے محفوظ رکھے گی۔

اپنے بچوں کی صحت منداور توانا زندگی کے لئے۔۔ پولیو کے موذی مرض سے بچایئے

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کمپیوٹرائزڈ کارڈ

کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کےCNIC کارڈ کی کاپی

☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اورCNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میںDeath Certificate اور بھائی/ چچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت اورCNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1 1/4

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے "ب فارم" کی فوٹو کاپی اور 18 سال سے بڑوں کیCNIC کی فوٹو کاپی

☆ بیوی یا شوہر کےCNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنوینر لائف ممبر شپ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

سالن

☆ سالن میں دوسرے دن بھی نمک زیادہ تھا۔ شوہر بے چارہ کھانا ایسے کھا رہا تھا جیسے کونین نگل رہا ہو۔ تیز مزاج بیوی نے پوچھا آپ نے آج بھی کھانا کم کھایا ہے۔ کیا کھانا لذیز نہیں تھا؟ شوہر نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا لذیذ بے حد لذیذ کل صرف شوربے میں نمک زیادہ تھا۔ آج نمک میں شوربا کم ہے۔

موسیقی

☆ ایک دوست (دوسرے سے) سنا ہے کلاسیکل موسیقی سن کر پانی کھول اٹھتا ہے۔ دوسرا دوست: سچ ہی ہوگا کیونکہ یہ موسیقی سن کر خون ضرور کھولتا ہے۔

دودھ

☆ استاد (شاگرد سے) تمام بچوں نے دودھ کے مضمون پر دو دو تین تین صفحات لکھے ہیں لیکن تم نے صرف تین سطریں لکھی ہیں۔ شاگرد: جناب! میں نے خالص دودھ پر مضمون لکھا ہے۔

کھانسی

☆☆ مریض: ڈاکٹر صاحب کیا آپ میری کھانسی اور زکام کو دور کر سکتے ہیں؟ ڈاکٹر: بالکل گھر جا کر خوب ٹھنڈے پانی سے نہاؤ، دہی کی لسی، برف کا پانی اور آئس کریم کھاؤ پھر میرے پاس آؤ۔ مریض: تو کیا اس سے میری کھانسی اور زکام ٹھیک ہو جائے گا؟ ڈاکٹر: نہیں اس سے نمونیا ہو جائے گا اور پھر نمونیا کا علاج کرلوں گا کیونکہ میں اس مرض کا ماہر ہوں۔

درزی

☆ ایک درزی اپنے گاہکوں کو لطیفے سنایا کرتا تھا۔ جب اس کا گاہک لطیفے سن کر لوٹ پوٹ ہو جاتا تو درزی تیزی سے کپڑا کاٹ کر چھپا دیتا۔ ایک دن ایک گاہک آیا۔ درزی نے اسے لطیفہ سنایا اور چالاکی سے کچھ کپڑا بچالیا۔ گاہک بولا: ''جناب ایک لطیفہ اور سنائیں'' درزی نے پھر ایک اور لطیفہ سنایا اور پھر کچھ کپڑا بچالیا۔ اب وہ گاہک پھر بولا: ''ایک لطیفہ اور سنا دیں۔'' تو درزی بولا: ''محترم! لطیفہ تو سنا دوں، مگر آپ کی قمیض چھوٹی ہو جائے گی۔''

ڈکشنری

☆☆ امیدوار (اپنے حلقے میں) آپ لوگوں نے مجھے کامیاب کروایا ہے شکریہ ادا کرنے کے لیے مجھے الفاظ نہیں مل رہے۔ ایک شخص نے کہا: ڈکشنری لا دوں۔

پانی

☆☆ استاد (شاگرد سے) پانی کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں۔ شاگرد: دو قسمیں ایک لائن کی دوسری ٹینکر کی۔

فیس کا شیڈول

☆ڈاکٹر (مریض سے) حیرت کی بات ہے آپ کے دل کی دھڑکن اچانک اتنی تیز کیسے ہوگئی؟ مریض: میں نے ابھی ابھی آپ کی فیس کا شیڈول پڑھ لیا ہے۔

کرسی

☆استاد (شاگرد سے) مرغی انڈوں پر کیوں بیٹھتی ہے؟ شاگرد (معصومیت سے) جناب اس لیے کہ مرغی کے گھر میں کرسی نہیں ہوتی۔

قدم

☆استاد (شاگرد سے) انگریزوں نے برصغیر میں پہلا قدم رکھنے کے بعد کیا کیا؟ شاگرد: جناب انہوں نے دوسرا قدم رکھا۔

ٹائم

☆ ☆ بس میں (ایک شخص دوسرے سے) بھیا ٹائم کیا ہورہا ہے۔ دوسرا شخص: بارہ بجے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد تیسرے شخص سے: بھیا ٹائم کیا ہورہا ہے۔ تیسرا شخص: سوا بارہ بجے ہیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد چوتھے شخص سے: بھیا ٹائم کیا ہورہا ہے۔ چوتھا شخص (غصے سے) اب تمہارے پٹنے کا ٹائم ہوا ہے۔

پسینہ

☆ ☆ماں (بیٹے سے) بیٹے! یہ دھوپ میں بیٹھے کیا کررہے ہو؟ بیٹا: امی! میں پسینہ خشک کررہا ہوں۔

ڈرپوک

☆ایک ڈرپوک لڑکے پر بجلی کا تار گر گیا۔ ڈرپوک لڑکا تڑپ تڑپ کر مرنے ہی والا تھا کہ اسے یاد آیا بجلی تو دو دن سے بند ہے۔

چھٹیاں

☆استاد (شاگرد سے) کوئی مثال دو کہ سردیوں میں چیزیں سکڑتی ہیں اور گرمیوں میں پھیلتی ہیں۔ شاگرد: جناب! گرمیوں میں چھٹیاں پھیل کر دو ماہ اور سردیوں میں سکڑ کر پندرہ دن ہوجاتی ہیں۔

رس ملائی

☆ماں نے بیٹے سے پوچھا: گڈو! جو رس ملائی میں نے فریج میں رکھنے کے لئے دی تھی وہ کہاں ہے۔ گڈو نے معصومیت سے کہا: امی وہ تو میں نے کھالی، آپ ہی نے تو کہا تھا کہ آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہیے۔

ڈرائیور

☆ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا: ''مجھے کوئی ایسا مشورہ دو کہ میں امیر بھی ہوجاؤں اور میری زبان پر اللہ کا نام بھی ہو۔'' دوسرے دوست نے فوراً کہا ''تم بھیک مانگنا شروع کردو۔''

نقل

☆باپ بیٹے سے (رزلٹ کارڈ دیکھتے ہوئے) تم تو سب مضامین میں فیل ہوچکے ہو۔ بیٹا: ابو جی اب تو آپ کو یقین آگیا کہ میں نقل نہیں کرتا۔

مضمون

☆استاد (عبداللہ سے) تمہیں سائنس آتی ہے نا جغرافیہ آخر تمہیں آتا کیا ہے؟ عبداللہ: جناب! ان مضمون کا سن کر پسینہ آتا ہے۔

مچھلی

☆مالک (نوکر سے) تم نے مچھلی دھو کر کیوں نہیں پکائی؟ نوکر: جناب! دھونے کی کیا ضرورت ہے مچھلی پانی میں ہی تو رہتی ہے۔

ایم بی بی ایس

☆استاد: ایم بی بی ایس کا مطلب کیا ہے؟ شاگرد: میاں بیوی بچوں سمیت۔

بھوکا

☆ایک فقیر نے دروازہ کھٹکھٹایا اور بولا: بھوکے کے لئے کھانا ہے؟ اندر سے آواز آئی ہے تو سہی لیکن بھوکا دفتر سے گھر نہیں آیا۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت /زوجیت	عمر
-13	11 ستمبر 2021ء	نسیم صالح محمد ابو بالا گام والا زوجہ امان اللہ مون	70 سال
-14	11 ستمبر 2021ء	محمد عمر اللہ رکھا بدی	75 سال
-15	14 ستمبر 2021ء	محمد دانش محمد احمد ڈنڈیا	23 سال
-16	14 ستمبر 2021ء	عبدالرزاق محمد یوسف جانگڑا	47 سال
-17	15 ستمبر 2021ء	ممتاز جان محمد مون زوجہ صالح محمد کرنول والا	68 سال
-18	15 ستمبر 2021ء	بلقیس سلیمان سوپاری والا زوجہ عبدالکریم تولہ	81 سال
-19	17 ستمبر 2021ء	نجیب اسماعیل موتی	60 سال
-20	19 ستمبر 2021ء	عبدالحمید حسین سلیمان راٹھور	68 سال
-21	19 ستمبر 2021ء	حاجیانی امینہ حاجی رحمت اللہ میمل زوجہ عبدالغفار مدراس والا	80 سال
-22	20 ستمبر 2021ء	بلقیس بانو عبدالشکور جانگڑا زوجہ عبدالغفار پولانی	75 سال
-23	21 ستمبر 2021ء	عبداللطیف احمد کوڈ واوی	87 سال
-24	21 ستمبر 2021ء	رخسانہ عبدالعزیز نی زوجہ عبدالمجید مل والا	63 سال
-25	21 ستمبر 2021ء	زہرہ صالح محمد مشتاق زوجہ محمد عمر جانگڑا	38 سال
-26	22 ستمبر 2021ء	غلام آدم کسباتی	70 سال
-27	23 ستمبر 2021ء	زرینہ بائی سلیمان ابراہیم بھنڈا زوجہ پیر محمد حبیب چنی	70 سال
-28	25 ستمبر 2021ء	زبیدہ محمد کابلا زوجہ اسماعیل آدم کوٹھاری	83 سال
-29	28 ستمبر 2021ء	ناصر صدیق کھاتانی	57 سال
-30	29 ستمبر 2021ء	حمیدہ عبدالستار داؤد بکسرا زوجہ عبدالرزاق بکسرا	68 سال
-31	30 ستمبر 2021ء	کلثوم حسین کسباتی زوجہ اقبال اوجری	53 سال

بانٹوا راحت کمیٹی اور بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے رابطے کے لئے ٹیلی فون نمبر

بانٹوا راحت کمیٹی فون نمبر 32312939

بانٹوا انجمن حمایت اسلام فون نمبر 32201482 - 32202973

موبائل نمبر 0336-2268136

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا ترجمہ

یکم ستمبر 2021ء ۔۔۔30 ستمبر 2021ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت : ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدور، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ تجہیز و تکفین" کے اندراج کے مطابق ترجمہ کر کے شائع کیے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	3 ستمبر 2021ء	علی اسد اللہ الیاس رحمت اللہ کٹیا (دبئی)	28 سال
-2	3 ستمبر 2021ء	صائمہ یوسف اسماعیل ٹن والا زوجہ محمد حنیف بیگا	49 سال
-3	3 ستمبر 2021ء	عبدالعزیز محمد اڈوانی	67 سال
-4	4 ستمبر 2021ء	عبدالرزاق محمد چھنی	78 سال
-5	4 ستمبر 2021ء	امینہ حاجی طیب شیخا زوجہ ابا علی مل والا	82 سال
-6	5 ستمبر 2021ء	محمد جعفر احمد گندھارا	65 سال
-7	6 ستمبر 2021ء	محمد سکندر قادری جان محمد کوڈ دا والا	65 سال
-8	6 ستمبر 2021ء	ممتاز محمد رفیق بکیا زوجہ محمد رفیق درویش	70 سال
-9	7 ستمبر 2021ء	جعفری سلیمان دیوان زوجہ امان اللہ اوڈیا	70 سال
-10	10 ستمبر 2021ء	طیب ولی محمد زارا	74 سال
-11	10 ستمبر 2021ء	حاجیانی امینہ ابا عمر نانڈیا والا زوجہ عبدالعزیز دادا	77 سال
-12	10 ستمبر 2021ء	فرزانہ ابا علی مدراس والا زوجہ محمد عارف عبدالستار گوگن	50 سال

کچی منگنی

SEPTEMBER 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Usama Gul Muhammad Haji Aba Ali Kapadia with Hadeeqa Shahid Akhtar Shaikh Mehmood Hussain Sheikh	03-09-2021
2	☆......Muhammad Shehbaz Muhammad Yousuf Muhammad Qasim Khanani with Afsheen Jawed Syed Hassan Jawed Syed Hadiyat Ali Hyderabadi	03-09-2021
3	☆......Muhammad Talha Sikandar Adam Maimini with Anoosha Muhammad Sohail Khan Muhammad Sardar Yousuf Zai	14-09-2021
4	☆......Mubeen Muhammad Shahid Abdul Ghaffar Ghazipura with Kulsoom Bibi Syed Shakoor Shah Syed Jaffer Shah Syed	22-09-2021

جماعت کے منصوبوں اور سرگرمیوں کے متعلق
آپ کی واقفیت ضروری ہے

دودھ پییں، خوب جییں

اس انمول نعمت میں کیلشیم، پروٹین اور بہت سے معدنی اجزاء شامل ہیں۔
دودھ کا روزانہ استعمال اچھی صحت، بیدار ذہن اور خوشگوار زندگی کی ضمانت ہے،
دودھ پینے کو اپنی عادت کا حصہ بنائیے۔

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Ahmed Muhammad Farooq Abdul Sattar Parekh with Shifa Muhammad Farhad Abdul Razzak Polani	17-09-2021
11	☆......Abdullah Haji Muhammad Toufiq Haji Yousuf Allana with Haniya Muhammad Ibrais Abdul Rauf Kaliya	19-09-2021
12	☆......Muhammad Tabish Abu Talib Moosa Moosani with Aisha Imran Muhammad Yousuf Abdul Aziz Vaid	19-09-2021
13	☆......Muhammad Hassan Muhammad Zakir Abdul Aziz Rawda with Hira Muhammad Imran Aziz Wali Jangda	22-09-2021
14	☆......Muhammad Habib Ibrahim Abdul Ghani Dharawadwala with Nadia Muhammad Yousuf Rehmatullah Bharuchwala	23-09-2021
15	☆......Tanzeel Ameen Rehmatullah Moti with Tooba Faraz Ghulam Hussain Dandia	23-09-2021
16	☆......Usama Muhammad Farooq Abdul Sattar Jangda with Bashira Abdul Ali Maqbool Ahmed Siddiqui	24-09-2021
17	☆......Haseeb Muhammad Amin Gul Muhammad Kasbati with Iqra Muhammad Arif Ali Muhammad Biddu	24-09-2021
18	☆......Muhammad Salman Ahmed Moosa Kasbati with Iqra Abdul Shakoor Abdul Latif Maliawala	25-09-2021

Printed at: **Muhammed Ali -- City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. **PH : 32438437**
Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**
Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net Email:donate@bmjr.net

Wedding

SEPTEMBER 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Shakir Muhammad Rafiq Abdul Sattar Jangda with Javeria Abdul Razzak Muhammad Dariya	02-09-2021
2	☆......Muhammad Umer Muhammad Amin Aba Umer Aaka with Anosha Khalid Muhammad Haroon Chapla	03-09-2021
3	☆......Azmeen Abdul Latif Zia with Zoya Muhammad Raees Jan Muhammad Dojki	03-09-2021
4	☆......Tabish Yasin Rehmatullah Gandhi with Rabia Muhammad Altaf Muhammad Sharif Popatpotra	03-09-2021
5	☆......Sanan Saqib Muhammad Aslam Jan Muhammad Kapadia with Zainab Muhammad Sohail Muhammad Haroon Moon	03-09-2021
6	☆......Ahmed Ali Muhammad Hanif Abdul Aziz Vagher with Areej Jawed Ahmed Haroon Makrani	10-09-2021
7	☆......Muzzamil Muhammad Altaf Muhammad Haroon Kadekiwala with Humaira Junaid Abdul Shakoor Gogan	10-09-2021
8	☆......Ubaid Muhammad Hanif Muhammad Ismail Tola with Qurat-ul-ain Muhammad Younus Muhammad Ismail Qureshi	11-09-2021
9	☆......Abdul Muqeet Abdul Qadir Aba Tayyab Ghaniwala with Mushkbara Arshad Fayyaz Hamid Bhai Chohan	17-09-2021

S.NO	NAMES	DATE
23	☆......Waleed Ashfaq Ahmed Wali Muhammad Jangda with Sana Muhammad Iqbal Haji Abdul Sattar Aarbi	23-09-2021
24	☆......Aqib Muhammad Anis Ghulam Qadir Napodi with Faiza Muhammad Farooq Abdul Karim Advani	27-09-2021
25	☆......Hammad Abdul Jabbar Haji Qasim (Bakali) Bijuda with Ramsha Muhammad Imran Abdul Aziz Mandvia	27-09-2021
26	☆......Muhammad Ahmed Abdul Razzak Jan Muhammad Marsia with Laiba Naveed Abdul Sattar Dhankwala	29-09-2021
27	☆......Muhammad Hasnain Younus Usman Sodha with Ayesha Muhammad Imran Muhammad Haroon Jangda	29-09-2021
28	☆......Hasan Abdullah Abdul Ghaffar Kanpurwala with Shifa Asif Haji Ahmed Sakhi	30-09-2021
29	☆......Muhammad Arif Abdul Aziz Diwan with Maheen Shakeel Ahmed Muhammad Khamblani	30-09-2021

رزق کی قدر کیجئے

اتنا ہی نکالیں تھالی میں ۔۔۔ بے کار نہ جائے نالی میں

گھر کا دسترخوان ہو یا شادی بیاہ کی تقریبات ہم میں سے اکثر لوگ اپنی ضرورت سے زیادہ کھانا نکالتے ہیں۔ کھانا بچنے کے بعد ضائع ہو جاتا ہے

نعمتوں کی قدر کیجئے۔ رزق ضائع نہ کیجئے

سوچئے کتنے لوگوں کو ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہیں

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Owais Aba Hussain Haji Ahmed Bhatda with Ayesha Shahid Allah Rakha	09-09-2021
11	☆......Muhammad Soban Abdul Waheed Muhammad Siddiq Jangda with Sana Muhammad Avesh Muhammad Haroon Manai	10-09-2021
12	☆......Zeeshan Muhammad Ali Suleman Abdul Sattar Jangda with Maida Muhammad Siddiq Abdul Shakoor Akhai	10-09-2021
13	☆......Bashir Ahmed Abdul Majeed Essa Suleman Lakhani with Aisha Muhammad Jawed Muhammad Siddiq Gandhi	10-09-2021
14	☆......Sameer Muhammad Saleem Muhammad Siddiq Surti with Rabia Faisal Haji Yaqoob Gheli	10-09-2021
15	☆......Usama Muhammad Farooq Moosa Kotriwala with Zarina Javed Ahmed Abdul Qadir Nek	10-09-2021
16	☆......Muhammad Umair Arif Sattar Kharwa with Afreen Ziker Haji Abdul Sattar Nautankia	13-09-2021
17	☆......Muhammad Mustafa Muhammad Yakoob Abdul Razzak Jangda with Hafza Muhammad Shahid Muhammad Iqbal Silat	15-09-2021
18	☆......Muhammad Raza Muhammad Iqbal Abdul Ghaffar Nagaria with Naz Fatima Muhammad Munaf Muhammad Siddiq Adhi	15-09-2021
19	☆......Muhammad Irfan Muhammad Amin Muhammad Moosa Bakhai with Saima Bano Abdul Ghaffar Abdul Karim Moosani	16-09-2021
20	☆......Ghulam Abbas Muhammad Jawaid Suleman Dhamia with Ayesha Muhammad Ismail Muhammad Siddiq Akhawala	16-09-2021
21	☆......Hasnain Hanif Haji Muhammad Siddiq Durvesh with Hina Muhammad Hanif Abdul Sattar Teli	16-09-2021
22	☆......Osama Ghulam Qadir A. Ghani Mota with Atiya Muhammad Zubair M. Sharif Jangda	17-09-2021

Engagement

SEPTEMBER 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Faizan Raza Noman Muhammad Younus Lawai with Marium Muhammad Arif Muhammad Siddiq Moon	01-09-2021
2	☆......Abdul Moiz Muhammad Yaqoob Muhammad Diwan with Sarah Bura Sikander Aba Ali Bhura	02-09-2021
3	☆......Hanzalah Wali Muhammad Abdul Sattar Rabdia with Iqra Gul Muhammad Haji Aba Ali Kapadia	03-09-2021
4	☆......Muhammad Salman Ahmed Moosa Kasbati with Iqra Abdul Shakoor Abdul Latif Maliawala	03-09-2021
5	☆......Muhammad Talha Muhammad Jawed Abdul Aziz Adhi with Khansa Muhammad Munir Abdul Razzak Adhi	03-09-2021
6	☆......Hanzla Muhammad Junaid Muhammad Farooq Millwala with Mawadda Imran Hussain Adam Jangda	06-09-2021
7	☆......Jawwad Jawed Hussain Adam Khambla with Ureeba Yaseen Abdul Razzak AmodiMamodi	08-09-2021
8	☆......Muhammad Anas Muhammad Asif Jan Muhammad Adhi with Ramsha Rizwan Muhammad Siddiq Polani	08-09-2021
9	☆......Muhammad Faraz Muhammad Hanif Jan Muhammad Khanani with Hafsa AbuBaker Rehmatullah Dandia	09-09-2021

પયગમ્બરે ઈસ્લામ (સ.અ.વ.)ની નૂરાની નસીહતો

- ☆ મુસલમાનના માટે મૃત્યુ એક ભેટ છે. તમારા મુર્દાઓને ભલાઈપૂર્વક યાદ કરો અને તેનું નામ નેકીની સાથે લો અને તેની બુરાઈ કરવાથી બચો.
- ☆ કુરઆને શરીફના પાંચ વિષયો છે. હલાલ, હરામ, સ્પષ્ટ અને ગર્ભિત તઅલીમાત, અપ્રગટ પર ઈમાન લાવો અને ઉદાહરણોથી બોધગ્રહણ કરો.
- ☆ ખરેખર તમે એ જમાનામાં છો જેમાં તમને હુકમ કરવામાં આવી છે એ તઅલીમના દસમા ભાગથી ગફલત કરશો તો તમે તબાહ થઈ જશો. ત્યાર પછી એવો જમાનો આવશે કે તે સમયના લોકો તેના દસમા ભાગ પર અમલ કરશે તો તેઓ બચી જશે.
- ☆ જે માણસ હલાલ ખોરાક ખાય અને મારી શરીઅત પર અમલ કરે અને લોકો તેનાથી સલામતીમાં હોય તો તે જન્નતમાં જશે.
- ☆ તમારાથી બની શકે તો સવારથી સાંજ સુધી અને સાંજથી સવાર સુધી કોઈની બુરાઈ કરવાથી તમારી જાતને બચાવો. પછી કહ્યું, "આ હુકમ મારી શરીઅતમાં છે અને ખરેખર જે મારી શરીઅતથી મોહબ્બત રાખે છે તે મારાથી મોહબ્બત રાખે છે.
- ☆ ખરેખર બની ઈસ્રાઈલ બોંતેર ફિર્કાઓમાં વ્હેંચાઈ ગયા અને મારી ઉમ્મત ૭૩ ફિર્કાઓમાં વ્હેંચાઈ જશે. એક ફિર્કા સિવાય બધા હલાક થશે. લોકોએ પૂછયું એ કયો ફિર્કો છે ? આપે ફરમાવ્યું, "એ ફિર્કો જેના પર હું અને મારા દોસ્તો હોય."
- ☆ હું તમને હિદાયત કરૂં છું કે અલ્લાહ તઆલાથી ડરો અને મારા (સાચા) જાનશીનોની પેરવી કરો.
- ☆ દુનિયાના અંતિમ કાળમાં લોકો જૂઠા હશે અને એવી વાતો બનાવશે જે ન તો તમે ન તમારા વડવાઓએ સાંભળી હશે ત્યારે એનાથી બચો કે તે તમને ગુમરાહ ન કરી દે અને વાદવિવાદમાં ન ઉતરો.
- ☆ ઈમાનના ત્રણ મૂળ છે. એક તો એ કે જે માણસ લાએલાહ કહે તેને કષ્ટ આપવામાં ન આવે. ન તેને એકાદ વાંકના કારણે બેઈમાન સમજવામાં આવે અને ન તેને એક વાંકના કારણે દૂર ફેંકી દેવામાં આવે.

આશિકે રસૂલ (સલ્લલ્લાહો અલયહ વસલ્લમ)

એ. જી. દાતારી (મર્હુમ)

આશિકે રસૂલ (સલ્લલ્લાહો અલયહ વસલ્લમ) હઝરત ઓવયસ કરની (રદિ.)ને લોકો પાગલ સમજતા હતા છતાં આપ લોકો માટે કદી બદદુઆ કરતા ન હતા. હઝરત ઈમામ ગઝાલી (રદિ.) ફરમાવે છે કે લોકો ઓવયસ કરની (રદિ.)ને પાગલ ગણતા હતા તેથી તેઓ ફજરની નમાઝ પહેલાં શહેરમાંથી બહાર ચાલ્યા જતાં અને ઈશાની નમાઝ પછી અંધારે અંધારે શહેરમાં આવી પોતાની માની સેવા-ચાકરી કરતા હતા, છતાં જ્યારે લોકોની નજર તેમના ઉપર પડી જતી તો લોકો ઈંટ, પથ્થર, ઢેફાં વગેરે તેમના ઉપર ફેંકતા હતા ત્યારે આપ બોલતા હતાઃ

"ભાઈઓ ! પથ્થર, ઢેફાં મને માર્યા વગર તમને ચેન ન પડતું હોય તો ભલે મારો, પણ નાની નાની કાંકરીઓ મારો, જેથી મને ઝખ્મ પડે નહિ અને લોહી નીકળે નહિ. કારણ કે લોહી નીકળવાથી મારું વઝુ તૂટી જાય છે. નમાઝ-રોઝા કઝા થાય છે. મને ઝખ્મ થવાનો રંજ નથી પણ ઝખ્મમાંથી લોહી નીકળતા વઝુ તૂટી જવાનો રંજ-ચિંતા થાય છે.

હુઝુર નબીએ કરીમ (સલ્લલ્લાહો અલયહ વસલ્લમ) એ ફરમાવ્યું છે કે 'મારી ઉમ્મતમાં ઓવયસ બિન અબ્દુલ્લાહ (રદિ.) નામે મારો એક દોસ્ત છે એ મગફિરતની દુઆ માંગશે તો રબિઆ અને મોદિર કબીલાવાળાઓની અસંખ્ય બકરીઓ જેટલી અસંખ્ય ગણતરીના માણસો મારી ઉમ્મતમાંથી બખ્શાઈ જશે. (અરબસ્તાનમાં રબિઆ અને મોદિર કબીલાવાળાઓ પાસે ઘણી બકરીઓ હતી જેથી વધારે સંખ્યા બતાવવી હોય તો આ બે કબીલાવાળાઓની બકરીઓનો દાખલો આપવામાં આવતો હતો.) હઝરત ઓવયસ કરની (રદિ.) મુસ્તેજાબુદદઆવત હતા એટલે કે આપની દુઆ જલ્દી કબૂલ થતી હતી. આપની સેવામાં નેક અને બદ બધી જાતના લોકો દુઆ કબુલ કરાવવાને માટે આવતા હતા જેથી કોના માટે દુઆ કરવી અને કોના માટે ન કરવી એ પ્રશ્ન ઊભો થતો હતો. નેક લોકો માટે દુઆ કરવી અને બદ માટે દુઆ ન કરવી એ આપને પસંદ ન હતું, એટલે આપ હંમેશા ગુમનામ અને છૂપી રીતે રહેતા હતા.

હઝરત બિલાલ (રદિ.)

અલ્લામાં શિબ્લી નોમાની (મર્હુમ)

બારગાહે નબવી કે જો મોઅઝઝિન થે બિલાલ
કર ચૂકે થે જો ગુલામી મેં કઈ સાલ બસર

જબ યે ચાહા કે કરે અકદ મદીને મેં કહીં
જા કે અન્સારો મુહાજિર સે કહા યે ખુલ કર

'હું ગુલામ ઈબ્ને ગુલામ, ઔર હબશીઝાદા હું
યે ભી સુન લો કે મેરે પાસ નહીં દવલતો ઝર

ઈન ફઝાયિલ પે મુઝે ખાહિશે તઝવીજ ભી હય
હય કોઈ જીસકો ન હો મેરી કરાબત સે હઝર ?

ગરદનેં ઝૂક કે યે કહેતી થી 'દિલસે મન્ઝૂર !'
જીસ તરફ ઉસ હબશીઝાદે કી ઉઠતી થી નઝર

અહદે ફારૂક મેં જિસ દિન કે હુઈ ઉનકી વફાત
યહ કહા હઝરતે ફારૂકને બા દીદયે તર

ઉઠ ગયા આજ ઝમાને સે હમારા આકા !
ઉઠ ગયા આજ નકીબે હશમે પયગમ્બર !

ઈસ મસાવત પે હય મઅશરે ઈસ્લામ કો નાઝ !
ન કે યુરૂપ કી મસાવત, કે ઝુલ્મે અકબર

જગતના સૌથી મહાન અને દિર્ઘદ્રષ્ટા શિક્ષણશાસ્ત્રી નામદાર હુઝૂર અકદસ (સ.અ.વ.)

રજુઆતઃ જ. માંહમદ શફી ગાંધી

શૈક્ષણિક વર્ષ પૂરૂં થાય છે ને તેજસ્વી વિદ્યાર્થીઓને સન્માનવાનો આરંભ થાય છે. ત્યારે ઘરદીવડા શબ્દ આપણને સાંભળવાને મળે છે. આ ઘરદીવડા શબ્દનું મહાત્મ્ય આપણને હુઝૂર અકદસ (સ.અ.વ.)ના એક સ્વપ્નથી જાણી શકાય છે. આપ નામદાર (સ.અ.વ.)એ શિક્ષણ સંબંધે જેટલું કહ્યું છે એટલું કિંમતી અને સમૃદ્ધ કોઈ શિક્ષણશાસ્ત્રીએ પણ કહ્યું નથી. આ દીવડાની આપ નામદારે જે કિંમત આંકી છે તે હૃદયને સ્પર્શી જાય તેવી છે.

મહેમુદ ગઝનવીએ ત્રણ બાબતો વિષે જાણવું હતું. ઉમ્મત ઉલમા વારીસે અંબિયા છે. કયામતના દિવસ વિશે પોતે સબુકતગીનનો દીકરો હતો શું ?

એક રાતે તે બહાર જઈ રહ્યો હતો. ત્યારે ચાકર સોનાનો દીપ લઈ આગળ ચાલી રહ્યો હતો. રસ્તામાં એક વિદ્યાર્થીના દર્શન થયા જે આંગણામાં બેસી અભ્યાસ કરી રહ્યો હતો. તેની પાસે દીવો ન હતો. પુસ્તકમાં જોવાની જરૂરત પડતી ત્યારે તે સામેની દુકાનના પ્રકાશમાં જઈ પુસ્તકનું વાંચન કરી લેતો હતો. ફરી આંગણામાં આવી અભ્યાસ કરતો. મહેમુદને આ જોઈ બહુ દુઃખ થયું. તેણે ચાકર પાસેથી દીપક લઈ પેલા વિદ્યાર્થીને આપ્યો પણ વિદ્યાર્થીએ તે સ્વીકારવાની અનિચ્છા દર્શાવી. મહેમુદે આગ્રહ કરી સમજાવી દીપક લઈ લેવાને કહ્યું. વિદ્યાર્થીએ આખરે દીપકની ભેટનો સ્વીકાર કરી લીધો.

તે રાતે આપ નામદાર (સ.અ.વ.) મહેમુદના સ્વપ્નમાં આવ્યા. આપે ફરમાવ્યું, નાસીરૂદીનના ફરઝંદ અલ્લાહ તઆલા તને રોઝે કયામતમાં એવી જ ઈઝઝત અતા કરશે જેવી તે મારા વારીસની કદર કરી.

આ એક દુઆનું એવું વાકય હતું જેમાં મહેમુદના બધા પ્રશ્નોનો જવાબ મળી જતો હતો. મહેમુદને સ્વપ્નની એવી ઘેરી અસર થઈ કે તે દરૂદ શરીફ પઢતો રહ્યો અને આનંદના અશ્રુ વહાવતો રહ્યો.

એક વિદ્યાર્થીના શિક્ષણનો આપ નામદાર (સ.અ.વ.)ને આટલો ખ્યાલ હતો. મહેમુદે વિદ્યાર્થીને દીપકની ભેટ ધરી તેથી આપ એટલા આનંદિત થઈ ગયા કે મહેમુદને આખેરતની કામિયાબીની ગવાહી આપી.

વિદ્યાનો, વિદ્યાર્થીઓનો હુઝૂરે અકરમ (સ.અ.વ.)ને આટલો ખ્યાલ અને સદભાવ હતો એટલે આપણે ઘર દીવડાઓનું જે સન્માન કરીએ છીએ તે એક સારી પ્રથા છે જે આપણા આખેરતના ઉત્તમ બદલાનું કારણ બની શકે છે. બદ્રના વિજયમાં જે કેદીઓ પકડાયા હતા તેમને એ શરતે મુકત કરવામાં આવ્યા હતા કે તેઓ દસ મુસલમાનોને અક્ષર જ્ઞાન આપે, યુદ્ધ કેદીઓ માટે સામાન્યપણે જન્મટીપ કે મોત હોય છે ત્યારે આપે એવી હળવી શરત મૂકી કે તાલીમ પ્રસારનો આપનો જઝબો હતો. સૌથી ઉત્તમ સદકો એ છે કે મુસલમાન ઈલ્મ શીખે અને અન્યને (બીજાને) શીખાડે.

"મેમન વેલ્ફેર"ના સૌજન્યથી

શરીરનો ઠઠારો કરવો એ વળી કયાંની કુદરતી વૃત્તિ છે ? સારી રીતે ઠસાદાર વસ્ત્રો પહેરવા એ મનની એક નવી વિકૃતિ નથી તો બીજું શું છે ? એનો ઉદ્દેશ પોતાનામાં ઝાઝું સત્વ ન હોય તોયે ખાલી વસ્ત્રોના ઠઠારાના જોરે બીજાઓ ઉપર ખોટો રૂઆબ જમાવવાનો છે. બીજાઓને ખોટી રીતે પ્રભાવમાં લેવાની વૃત્તિ કેવી રીતે એક કુદરતી વૃત્તિ હોઈ શકે છે ? પહેરેલા વસ્ત્રોને જોનારો કોઈ ન હોય તો ભભકાદાર વસ્ત્રો પહેરવાનો બધો શોખ આપમેળે સુકાઈ નથી જતો શું ?

અને છતાંયે મનની આ એક વિકૃત્તિને સંતોષવા પાછળ માનવી અત્યારે કેટકેટલો ખુવાર થઈ રહ્યો છે ? એના કેટલા બધા પૈસા એમની પાછળ બરબાદ થઈ રહ્યા છે ? અને સૌથી મોટી વાત તો એ છે કે આ એક અકુદરતી શોખને સંતોષવા જતાં માનવી મનનો કેટલો બધો દંભ, હૅકડાઈભર્યો ને તુમાખી બની ગયો છે ?

અને જેવી દશા માનવીએ એના આહારની અને એના પહેરવેશની કરી છે એવી એ ખરાબ દશા તેણે એના રહેણાંકની પણ કરી મૂકી છે ? ઘર માથું ઢાંકવાનું છાપરૂં મટી અત્યારે મોટે ભાગે પોતાના કરતા ઉતરતાં ભાગ્યવાળા લોકો સામે મનમાં મલકાતા રહી પોતાની જાતનું ગૌરવ વધારવાની વસ્તુ બની ગઈ છે. મકાન અત્યારે જાણે માનવીના વસવા માટે રહ્યું જ નથી. એ તો હવે સોફાસેટો, આંખોને આંજી મૂકે એવા ફર્નિચરો, ફુલદાનીઓ અને અલ્લાહ જાણે એવા બીજા શુંના શુંયે બખડજંતરના વસવા માટેની વસ્તુ બની ગઈ છે ! એમાંની ભલે ઘણી બધી વસ્તુઓ એમાં રહેનારના ઝાઝા કશા કામમાં આવવાની ન હોય પણ એમનું ઘરમાં હોવું અત્યારે અનિવાર્ય ગણી લેવામાં આવ્યું છે. જરૂરતની વસ્તુઓ માટે ઘરમાં હવે ઓછું સ્થાન રહ્યું છે. હવે તો બીજા કરતા પોતે કેમ ચઢે એ એક ગાંડપણની નજરે ઘરને પ્રકાર પ્રકારની કામની ને વગર કામની વસ્તુઓથી ભરી દેવામાં આવી રહ્યું છે. કેવળ ઠાઠ ને ભભકા માટે જીવંત આજના આ સમાજે માનવીને કેટલી બધી હદે પામર બનાવી દીધો છે ! જિન્દગી એના કારણે દિવસે દિવસે કેટલી બધી કડવી વખ બનતી જઈ રહી છે ? ગમે તેટલી મોટી આવક હોય તોયે જાણે ઘરનું પેટ ભરાતું જ નથી. આ કે તેની ખોટ નિરંતર સાલતી જ રહે છે !

આમ, શું ખાવાપીવા, શું ઓઢવાના કે શું રહેવા કરવાના મામલામાં એક આગ છે જે ભડકીને ચોમેર માણસને ખાતી જઈ રહી છે. એ એને બેઘડી જંપીને બેસવા દેતીજ નથી એના કારણે માનવી મનનો અધૂરિયો બની નીતિની અને સદાચારની બધી રેખાઓને તોડીફોડી જાણે જીવનના વેરાન જંગલોમાં નીકળી પડયો છે.

અને આ બધામાં તે કોને પગલે ચાલી રહ્યો છે ? દુનિયાની પાછળ ખુવાર થનારા અમીર-ઉમરાવોના, રાજા-મહારાજાઓના, હિઝ મેજેસ્ટીઓ ને હિઝ હાઈનેસોના ! આ બધી મનની આગને કારણે કોઈને એનું જરા જેટલુંયે ભાન રહ્યું છે ખરૂં કે આ બધા મામલાઓમાં અનુકરણ કરવા જેવા પગલાં અગર કોઈના છે તો તે જવની રોટલી ખાઈ અને થીંગડા મારેલા લુંગડાં પહેરી બંને જહાનની શહેનશાહી કરી ગયેલા આપણા પુનિત પયગમ્બર (સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમ) અને તેમના એવા જ પુનિત સહાબીઓના છે.

(મવલાના અબ્દુલ મજીદ દર્યાબાદીની એક નોંધ ઉપરથી)

અનુકરણ કરવા જેવા પગલા કોના છે ? અમીર ઉમરાવો કે આપણા પુનિત પયગમ્બર (સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમના ?

નસીમ ઓસાવાલા

એક તબીબી લેખમાં તાજેતરમાં જ કયાંક વાંચવામાં આવેલું કેઃ "માનવી ખાલી સૂકો રોટલો 'ને ડૂંગળી ખાઈને પણ તંદુરસ્ત જીવન જીવી શકે છે." એ શબ્દોને વાંચતા વાંચતા લાગ્યું કે આટલી સીધી ને સરળ વાત આપણા લોકોને ગળે શું કામ ઊતરતી નહિ હોય ? શા માટે આ સાદા આહારથી મનને તૃપ્તિ મળતી નહિ હોય ? શું કામ એને હંમેશા સ્વાદિષ્ટ અને મસાલેદાર વાનગીઓનો જ ચટાકો લાગેલો રહેતો હશે ? ડુંગળી રોટલી, મરચા રોટલી કે ચટણી રોટલીને બદલે મન શું કામ હંમેશા પુલાવ બિરિયાની, કોરમો શિરમાલ, ઝર્દો, પુડિંગ અને શિખ-કબાબ માટે જ લબકારા માર્યા કરતું હશે ? પેટને તમે ચટણી રોટલીથી ભરો કે ઝર્દા બિરિયાનીથી ભરો એને મન એથી ઝાઝો કશો ફેર પડતો નથી. પડે છે તો ઉલ્ટું એટલો કે સ્વાદિષ્ટ અને ચટાકેદાર વાનગીઓને પચાવતા એને સારા જેવી તકલીફ લેવી પડે છે. એ જ્યારે તકલીફ નથી લેતું ત્યારે એ ખાસું મજાનું બીમારીઓનું ઘર બની જાય છે. જો સાદો ખોરાક લેવાની ટેવ પાડવામાં આવે તો કેટલા બધા ખરચાથી અને ખાવાની વાનગીઓ પકાવવાની કેટલી બધી કડાકૂટમાંથી આપણે બચી જઈએ એમ છીએ ? અને એમ થતાં જીવન કેટલું બધું સહેલું, સરળ અને આડંબર વગરનું બની જાય એમ છે ! અભાગિયું મન આખરે કયાં સુધી અમીર ઉમરાવોના દસ્તરખાનના ને શ્રીમંતોના ડાઈનીંગ ટેબલોના ખ્વાબ જોતું રહેશે ? એક સંતોષમાં જે મજા છે એ જગતભરની સ્વાદિષ્ટ વાનગીઓને ભેગી કરી પેટમાં ઓર્યા કરો અને દુનિયાભરનાં તમામ ચટકા ઉપાડી લાવી તેમને જીભ ઉપર રમાડયા કરો તોયે એના તોલે આવી શકવાની નથી. પણ આ ખાઉં અને તે ખાઉં મનને જે વળ ગાડ વળગ્યો છે એમાંથી માનવી ઊંચો આવે તો ને ? અને જેવું ખાવાના મામલામાં બન્યું છે. એવું જ કપડાં લત્તાનું પણ બન્યું છે. વસ્ત્રોનું કામ છે શરીરને ઢાંકવાનું ને ગરમી ઠંડીથી તેની રક્ષા કરવાનું માણસે કેવળ એ જરૂરતને સામે રાખીને જ વસ્ત્રો પહેરવાનું શરૂ કર્યું હતું એ શોખની નહિ પણ જરૂરતની વસ્તુ છે. પણ આજે કેટલા જરૂરતની વસ્તુ તરીકે વસ્ત્રોનો ઉપયોગ કરે છે ? આપણે એને જરૂરતને બદલે ઠાઠ ઠઠારા ને જાત પ્રદર્શનની વસ્તુ બનાવી દીધી છે. વસ્ત્રો શરીરને ઢાંકવા માટે નહિ, પરંતુ તેને શોભાવવા માટે છે. એ વાત સૌના મનમાં એવી ઠસી ગઈ છે કે વસ્ત્રો પહેરવાથી શરીર ભલે ઢંકાઈ કે ન ઢંકાય, ભલે જો એ અર્ધું નાગુ રહી જાય, ભલે એના કારણે હરવા ફરવા ને બેસવા ઉઠવામાંયે સારા જેવી તકલીફ પડે પણ શરીરની શોભામાં ને એના ઠાઠ ઠઠારામાંથી એથી કશો ફેર પડવો ન જોઈએ ! આહાર સાથે સ્વાદની આશા રાખવી એ તો તોયે એક કુદરતી વૃત્તિ છે. પણ

યા રસુલુલ્લાહ

મકબુલ કચ્છી

ઈબ્રાહીમ અલારખ્યા પટેલ

(અગર હમ બાગ બાં હોતે એ તર્ઝ)

અસાં કે ધીન જે રસ્તે, હલાયો યા રસુલુલ્લાહ
અસાંજા ખ્યાલ કુફરાની, મટાયો યા રસુલુલ્લાહ
અસાં ઈભલીસકે જાણો, વડે ઈમાનજો વેરી
ભૂરૈં ભધફેલ ઈનજૈંથી યા રસુલુલ્લાહ
બધીને ભેઠ ઉભઠાસી, કમે ભૂછ મથે ભારી
અસાંજો નેહ નેકીમેં લગાયો યા રસુલુલ્લાહ
ભૂરે કમજા અચું કૈધલ, અસાંજો છોટકો મુશ્કીલ
અસાંકે આંજી ઉમ્મતમેં, અધાયો યા રસુલુલ્લાહ
જુધાઈ જાન તી બારે સિકો ધીધાર સિપરીલા
એધરજી આગ ઓડાકે ઉજાયો યા રસુલુલ્લાહ
અસાંજો જીવ તલસેતો, ડિસણ લા જોત નૂરાની
મુંજેલે ધિલ મથા પડધો, હટાયો યા રસુલુલ્લાહ
વસીલો નાંય કો પણ, બ્યો સિવા સરવર નભી આંજે
અસાં કે ભાચ ધોજખનું, ભચાયો યા રસુલુલ્લાહ
ખુધાજા ધાપલા ધિલભર, અચું ભસ આસરે આંજે
અસાંકે ડી કિયામત જો, છુટાયો યા રસુલુલ્લાહ
જલ્યો આંજો અસાં છેઠો, અસાંકે સોસ ગમ કેડો?
અસાંકે 'પુલ સિરાત' મથા, લેગાયો યા રસુલુલ્લાહ
અસાંકે આંચ સિક બોરી, ડિસો મક્કે મધીને કે
ઉમેધું હી અસાં ધિલ જયું, પુજાયો યા રસુલુલ્લાહ
ડિસણ લા પાક રોજે કે, કડે કોઠા ઈધા મૂકે?
હંમેસા ઘર કરે આં વટ, વસાયો યા રસુલુલ્લાહ
ખુધા કેની અચે ઊ ડી ? ડિસી ખાધજા હરમજા ચે
મધીને પાક ઈભરાહીમ આયો યા યા રસુલુલ્લાહ

'મેમણ સમાજ' કરાચી ઓગસ્ટ 1994ના સૌજન્યથી

હયાતે તય્યબા (સ.અ.વ.)

રજુઆત: અબ્દુલ અઝીઝ વલી (મર્હુમ)

૨૨ એપ્રિલ ઈ.સ. ૫૭૧	:	જન્મ
એક અઠવાડિયા બાદ	:	હલીમા સઅદિયાની ગોદમાં
પાંચ વરસની વયમાં	:	વાલેદાની ગોદમાં
૭ વરસની વયમાં	:	દાદા અબ્દુલ મુત્તલીબનો ઈન્તેકાલ
આઠ વરસની વયમાં	:	વાલેદા મોહતરમાનો ઈન્તેકાલ
૧૨ વરસની વયમાં	:	શામ તરફ પ્રથમ વેપારી સફર
૨૫ વરસની વયમાં	:	હઝરત ખદીજા (રદી.) સાથે નિકાહ
૩૦ વરસની વયમાં	:	કોમ તરફથી અલ-અમીનનો ખિતાબ
૩૫ વરસની વયમાં	:	હઝરત અલી (રદિ.)ની પરવરીશની જવાબદારી, તમામ કબીલાઓ તરફથી મધ્યસ્થી તરીકે માન્યતા
૪૦ વરસની વયમાં	:	વહી નાઝીલ થવાની શરૂઆત
૪૩ વરસ (૩ નબવી)ની વયમાં	:	૪૦ લોકોનો ઈસ્લામ સ્વીકાર
૪૫ વરસ (૫ નબવી)ની વયમાં	:	સહાબા (રદી.)ને હબશાની તરફ હિજરત કરવાનો હુકમ.
૪૬ વરસ (૬ નબવી)ની વયમાં	:	હઝરત ઉમર (રદી.) અને હઝરત હમ્ઝા (રદી.)નો ઈસ્લામ સ્વીકાર.
૪૭ વરસ (૭ નબવી)ની વયમાં	:	કુરેશો તરફથી સામાજિક બહિષ્કાર, સઅબે અબી તાલીબમાં ઘેરી લેવામાં આવ્યા.
૫૦ વરસ (૧૦ નબવી)ની વયમાં	:	બહિષ્કારનો અંત, હઝરત ખદીજા (રદી.) અને હઝરત અબુતાલીબનો ઈન્તેકાલ, તાઈફની સફર, હઝરત આયેશા (રદી.)થી નિકાહ અને શબે મેઅરાજનો પ્રસંગ.
૫૧ વરસ (૧૧ નબવી)ની વયમાં	:	યશરબના ૧૬ માણસોનો ઈસ્લામ સ્વીકાર.
૫૨ વરસ (૧૨ નબવી)ની વયમાં	:	૧૨ માણસોનો યશરબમાં ઈસ્લામ સ્વીકાર.
૫૩ વરસ (૧૩ નબવી)ની વયમાં	:	યશરબ (મદીના)ના ૬૨ માણસોનો ઈસ્લામ સ્વીકાર, મદીના તરફ હિજરત.
૫૪ વરસ (હીજરી ૧)ની વયમાં	:	મદીનાના કાયદા-વ્યવસ્થાની સંભાળ
૫૫ વરસ (હીજરી ૨)ની વયમાં	:	ગઝવહ-એ-બદર
૫૬ વરસ (હીજરી ૩)ની વયમાં	:	ગઝવહ-એ-ઓહદ
૫૭ વરસ (હીજરી ૪)ની વયમાં	:	બની આમિરનું છળકપટ અને કારીઓની શહાદત.
૫૮ વરસ (હીજરી ૫)ની વયમાં	:	ગઝવહ-એ-ખંદક
૫૯ વરસ (હીજરી ૬)ની વયમાં	:	હુદેબિયાની સુલેહ
૬૦ વરસ (હીજરી ૭)ની વયમાં	:	શાસકોને ઈસ્લામની દા'વત આપતા પત્રો, ખયબરની ફતેહ, જંગે મુતા
૬૧ વરસ (હીજરી ૮)ની વયમાં	:	મક્કાની ફતેહ, ગઝવહ-એ-હુનૈન
૬૨ વરસ (હીજરી ૯)ની વયમાં	:	ગઝવહ-એ-તબૂક, મુસલમાનોનું હજ અદા કરવું, પ્રતિનિધિમંડળોના આગમન
૬૩ વરસ (હીજરી ૧૦)ની વયમાં	:	હુજ્જતુલ વિદાઅ, આખરી ખુતબો
૬૪ વરસ (હીજરી ૧૧)ની વયમાં	:	વિસાલ અને હુજરે-એ-આયેશા (રદિ.)માં તદફીન (દફનવિધિ)

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Honorary Editor:
Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia

Published by:
Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

October 2021 Rabi-ul-awal 1443 Hijri - Year 66 - Issue 10- Price 50 Rupees

હમ્દે બારી તઆલા

બિલાલ મેમન (મર્હુમ)

સર્વ મખ્લુકોનો સર્જનહાર તું
તું જ છે સત્તાર ને ગફાર તું

સૃષ્ટિની રજ-રજ઼ અને કણ-કણમાં તું
શહેરમાં, ઉદ્યાનમાં ને રણમાં તું

'કુન' કહી સૃષ્ટિનો સર્જનહાર તું
સર્વ સર્જેલાનો પાલનહાર તું

આપે તું કીડીને કણ હાથીને મણ
તું વહાવે સૂકેલા રણમાં ઝરણ

આગને ગુલઝાર તું કરનાર છે
દીન દુ:ખિયોનો દુ:ખો હરનાર છે

તારી મરજી વિણ ન હાલે પાન પણ
તુજ દયા ઉપર છે સૌની જાન પણ

તુંજ માલિક સર્વ તુજ સ્વાધિન છે
તારી મરજીને બધા આધિન છે

આત્મ ધરતી હમ્દમાં મશ્ગુલ છે
ઝિક્રમાં હર ખાર ને હર ફુલ છે

હે 'બિલાલ' હરદમ ખુદાની કર સના
છે બકા એને જ બાકી સહુ ફના

ના'તે રસૂલે મકબૂલ (સ.અ.વ.)

રાહત બાંટવાવી (મર્હુમ)

ન હો કાં મુહબ્બત મને એમનાથી
મુહબ્બત છે ખુદ રબને ખયરૂલ વરાથી

મળી શાન પછી શાહે અંબિયાથી
ફરી કાબા કાબા થયો બુતકદાથી

એ હો રંક કે હો પછી રાય જગનો
ફર્યું કોણ ખાલી દરે મુસ્તફાથી

જગત આવ્યું હસ્તીમાં એહમદના સદકે
બસરને મળી ઉચ્ચતા મુજતબાર્થી

ઝુકો તો ઝુકો માત્ર એ જ ખુદાને
સુણાવ્યો આ સંદેશ ગારે હિરાથી

ન હાસિલ થશે એને ખાલિકની કુરબત
જે રાખે છે દુરી રસુલે ખુદાથી

રહ્યું'તું ફકત બે કમાનોનું અંતર
મળ્યા આપ મેરાજમાં જો ખુદાથી

ન મળશે જગતમાં તને કયાંયે 'રાહત'
એ દિલ મળશે રાહત મદીના જવાથી